

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی اشتری من المؤمنین انفسہم بان لحم الجنة والرضوان والصلوة علی بن ولنا علی
 تجارة بتجنیاس العذاب والخسران وعلی الذین بايعوه بالصدق وابعوه بالاحسان اما بعد فیا ایہا
 الاخوان ایالکم من الحرام وشکبات الامور وعلیکم باصلاح الاعمال وتطهير الاموال وما حیوة الدنیا
 الاستماع الغرور فادوم المسلمین فتح فحیدرنا سبب کعرض کرتا ہے کہ وہ حقوق جسکا مواخذہ آدمی
 سے ہو گا وہ قسم کے ہیں حق اللہ حق العباد مگر اللہ تعالیٰ غنی و کریم ہے نہ امت اور توبہ سے
 معاف کرتا ہے اور بندگی کے حق ہے ادا کئی معاف نہیں ہوتے قرآن یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم نے کہ شہید کے سب گناہ معاف ہو جاتی ہیں مگر ذہن پس حق العباد کی رعایت زیادہ
 تر لازم ہے اور حق خواہ بدنی ہوتے ہیں خواہ مالی بدنی حقوق مختور ہو اور احکام انکے معلوم و
 مرقوم ہیں مگر حقوق مالی کثیر الشیوع اور مختلف الوقوع ہیں احکام انکے زمانے اور حال کے
 اعتبار سے بدلا کر سکتے ہیں اور مال باعث قوت و قیام جسم ہے ہر صلاح و فاسق اسکا محتاج
 ہر غریب و امیر اسکا خواستگار و آجب ہے کہ مالی مسائل نہایت تفصیل سے بیان کیے جائیں
 تاکہ عوام مسلمان ہی حلال و حرام سے مطلع ہو کر اپنی تدبیر معاش میں حکم خدا و رسول کے
 پابند رہیں اور دنیا میں آفات و ہلاک سے بچیں اور آخرت میں اجر عظیم پائیں خصوصاً
 اس زمانہ میں اسقدر نئے نئے صورتیں پیش آتی ہیں اور طرح طرح کے معاملات جاری

جس نے اپنے ہاں شریعت نفس لم یبارک فیہ وہ کان کاذباً ہی یا کل وہ لا یستیع (بخاری) اور فرمایا یا ماکل احمد
 خدا و خیر من ان یا کل من کل یہ (بخاری) اور ارشاد ہوا اعلی اللہ السبع اللہ سے خرید
 و فروخت ملال کی اور فرمایا التاجر الصدوق الامین مع البیہن و الصلیقین و الشہداء و یوم
 القیامۃ (ترمذی) تاجر سچا امانت و ارقیاست میں پیغمبروں اور صدیقوں اور شہیدوں کو
 ساتھ ہوگا پس ایسی عمدہ تجارت کی لئے جس کے فضائل مذکور ہوئے چند امور کا لحاظ ضرور ہے
 ۱۔ سرمایہ تجارت مال ملال سے ہوئے ایسی چیز کی تجارت نہ کرے جسکی زیادہ خریدار فاسق یا
 کفار یا اعداؤ متکبر یا حکام ظالم ہوں کیونکہ ان کی محبت نہ رہے اور ان کا مال بھی اکثر حرام کا
 شہوت ہے ۲۔ ایسی چیزیں بھی نہوں جو بالذات منوع اور بقایا ضرورہ حکم جو ازمنہ ہیں
 جیسے افیون اور سمیات یا وہ قصورین جو کہ کپڑے یا ظرف یا کتاب میں بیٹھا ہوں و در شہی
 اور زربار کپڑے چاندی سونے کی چیزیں جو زانیہ و دوستی استعمال میں آتی ہیں و کتب
 الخبیثہ مذہب باطلہ کے احکام یا تقویٰ ہو یا لہو لہو یا فاسقانہ قسٹی ہوں یا شریعت کے
 مخالف احکام ہوں کیونکہ یہ بھی اعانت باطل اور معاصی کے شہر سے خالی نہیں اور ارشاد
 ہوا است والا تعاونوا علی الاثم و العداوان یا جو گناہ کی مدد کرے ایسی تجارت اور پیشے ہوں
 نہوں جنہیں سخت مشغولی اور کمال محویت کی ضرورت ہو اور تحصیل حیات و حضور میں جانت
 و وعظ و سعادت مشن و مستحبات سے محرومی رہے دشمن مکن منافع بہ تحصیل مال ہا کہ ہم
 نزع گوہر نباشد سفال ہذا اور اسطیفات میں سبحان تعالیٰ نے ترغیب و تلافی ہے فیہم رجال لا یطمین
 تجارت و لا یسج عن ذکر اللہ ان میں ایسے مرد خدا کے ہیں کہ نہیں کفیل میں ڈالتے اور گونا گوت
 اور بیچ اللہ کے یاد سے یعنی ان سب کاموں میں اللہ کو نہیں بھولتے لیکن یاد رکھنا اور وقت گز
 رہے کہ آدمی زیادہ بکثیر و نہیں نہ پڑے ایسا مال بھی نہ ہو جو غالباً ناقص اور خراب ہے ہوا اگر تاجر
 اور بد دن فریب اور عجیب پوشی کے بکنا مشکل ہے کیونکہ انسان بمقتضائے نفس و بخوف
 نقصان ضرور ایسی صورتیں نیت بدل دیتا ہے مگر بوقت خرید و فروخت ایسی لفظ لکھو
 کہ جس سے فریب کی بو آئے جیسے یشتی فلان موسم یا شہر یا قوم میں زیادہ تر مطلوب اور عزیز
 ہے یا اس میں ایسا وصف ہے یا اسکی صد ہا خریدار ہیں یا ضرور گواہیں نفع ہوگا اگر نہ اسکی

۱۔ سرمایہ تجارت مال ملال سے ہوئے
 ۲۔ ایسی چیزیں بھی نہوں جو بالذات منوع
 ۳۔ ایسی چیزیں بھی نہوں جو بالذات منوع
 ۴۔ ایسی چیزیں بھی نہوں جو بالذات منوع
 ۵۔ ایسی چیزیں بھی نہوں جو بالذات منوع
 ۶۔ ایسی چیزیں بھی نہوں جو بالذات منوع
 ۷۔ ایسی چیزیں بھی نہوں جو بالذات منوع
 ۸۔ ایسی چیزیں بھی نہوں جو بالذات منوع
 ۹۔ ایسی چیزیں بھی نہوں جو بالذات منوع
 ۱۰۔ ایسی چیزیں بھی نہوں جو بالذات منوع

الطبرانی

اور فرمایا بستر وہ آدمی ہے کہ جو اداسی میں احسن ہے یعنی یا مقاصد دینی یا کپڑا زیادہ دمی
 اور آنحضرت سے اداسی قریش میں زیادہ دنیا نایب ہوا ہے لہذا معاملات میں خوب تفہیل
 کر لیا کرتے تاکہ انجام کار نزع اور اختراعت کا ہتھوال نہ رہے خصوصاً قریش کے معاملات میں
 تشریف فرما رہتے اذائدہ ایشتم بین الی اہل مسمی قالہ بود جب معاملہ کرو تم ساتھ قریش کے
 ایک مدت کی لیے پس کہ وہ اس کو ملا حسابات ہمیشہ مرتب رکھا کرتے کیونکہ فرمایا آنحضرت نے
 ماحق امر مسلم محمد علیہ السلام لیال الا و عنہ دیکھتے کسی مسلمان کی یہ شان نہیں کہ اوپر ترین
 راتیں گزریں اور اس کی پاس و محبت کسی ہو کی نہہ شایع اور اجارے میں نمونے اور وہ
 کے خلاف کفری بلکہ وہ کام کرے جس سے اہل معاملہ خوش رہیں اور بکشاوہ پیشانی معاملہ
 کو ختم کرے لکھ اگر جانب مقابل مجبور ہوا اس کا نقصان ہوتا ہو تو اقالہ کرے فرمایا رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے من اقال مسلماً اقال اللہ عشرۃ جس نے کسی مسلمان سے اقالہ کر لیا
 اللہ اس کا بوجہ ہلکا کر دیتا ہے ہجرت معاودہ اگر سے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے اخطوا لا جیر آخرۃ قبل ان یحیف عرقہ (ابن ماجہ) لہذا معاملات میں نرمی اور عفو اور سخاوت
 اختیار کرے جیسا کہ ارشاد ہوا ہے ان اللہ یحب سیم البیع و سح الشرا و سح القضا و سح
 دوست رکھتا ہے نرمی کو بیچ اور شرا اور حکم کو شین من التمر عشر او و سح کہ اطلاع اللہ
 یوم القیامۃ تحت ظل عرشہ یوم لا ظل الا ظلہ جہنی ممانت دی تنگدست کو یا کہ کم کر دیا اپنا
 حق اور مکے ذمی سے سایہ دیکھا اوسی اللہ قیامت کی دن اپنے عرش کے نیچے ایسی دینیں
 کہ نہیں سایہ او سدن مگر سایہ عرش کا اور جہنم دار وہ ہے کہ ایک مردنی اسرائیل سے بعد
 کے حساب کیا گیا پس کوئی نیکی نلی مگر یہ کہ وہ امیر تھا اور آدمیوں سے معاملات میں اپنی خادموں
 حکم کرتا تھا کہ تنگدست سے درگزر کریں پس فرمایا اللہ جل شانہ نے ہم متحق ترین اس
 عفو اور تجاؤ زمین اس آدمی سے یعنی جس طرح اس نے تنگدستوں سے رحم اور نرمی کی جو
 ہم اوپر اس سے زیادہ رحم کی نیکی پس داخل کیا او کو جنت میں اور فرمایا ہے اطل الغنی
 فاعلم و انا لیس علی سلع فاشیع یعنی امیر کیسے حق ادا کر نہیں اگر تساہل کرے تو یہ ظلم ہے
 اور جب چھپا کر ہے کوئی تم میں کا صاحب مال چر پس چاہے کہ چھپا کر ہی یعنی مفاسد اگر

یہاں پر ایک حدیث ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو آدمی اپنے مال میں سے ایک درہم کا حق دے دے اللہ اس کو ستر ہزار سال تک عافیت عطا فرمائے گا۔
 اور دوسری حدیث ہے کہ جو آدمی اپنے مال میں سے ایک درہم کا حق دے دے اللہ اس کو ستر ہزار سال تک عافیت عطا فرمائے گا۔
 اور تیسری حدیث ہے کہ جو آدمی اپنے مال میں سے ایک درہم کا حق دے دے اللہ اس کو ستر ہزار سال تک عافیت عطا فرمائے گا۔
 اور چوتھی حدیث ہے کہ جو آدمی اپنے مال میں سے ایک درہم کا حق دے دے اللہ اس کو ستر ہزار سال تک عافیت عطا فرمائے گا۔
 اور پانچویں حدیث ہے کہ جو آدمی اپنے مال میں سے ایک درہم کا حق دے دے اللہ اس کو ستر ہزار سال تک عافیت عطا فرمائے گا۔
 اور چھٹی حدیث ہے کہ جو آدمی اپنے مال میں سے ایک درہم کا حق دے دے اللہ اس کو ستر ہزار سال تک عافیت عطا فرمائے گا۔
 اور ساتویں حدیث ہے کہ جو آدمی اپنے مال میں سے ایک درہم کا حق دے دے اللہ اس کو ستر ہزار سال تک عافیت عطا فرمائے گا۔
 اور آٹھویں حدیث ہے کہ جو آدمی اپنے مال میں سے ایک درہم کا حق دے دے اللہ اس کو ستر ہزار سال تک عافیت عطا فرمائے گا۔
 اور نواں حدیث ہے کہ جو آدمی اپنے مال میں سے ایک درہم کا حق دے دے اللہ اس کو ستر ہزار سال تک عافیت عطا فرمائے گا۔
 اور دسویں حدیث ہے کہ جو آدمی اپنے مال میں سے ایک درہم کا حق دے دے اللہ اس کو ستر ہزار سال تک عافیت عطا فرمائے گا۔

مید جو کہ کرے تو مجبور ہی اور جب کسی امیر بر پختا راجت ہو تو او سپر قضاط اور ستمی گرفتار
 کچھ سچ نہیں کہ چونکہ وہ ظالم اور شریر ہے ہاں منسلک و مجبور پر نظر مثبت چاہیے سنا
 بیشہ نیت خیر کے اور سبکی خیر خواہی کری اور یہ قدر ہو کہ بچی کو نفع ہو اور دوسری کو نقصان پہنچے
 یہاں معاملات میں ذلت و خواری و خوار شدگی کیونکہ زراقت اللہ ہو اور اختلاف نفس نہایت برمی چیز
 اور شرف اسلام اور توکل اور یقین باللہ کی منافی ^{۱۹} فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی یا معشر التجار
 ان الشیطان والکافر یمنعکم عن البیع فلو بود بالصدقة یعنی شیطان اور کفار میں سے جو ہو وہ ہر وقت یہی کہتی
 کہ بچہ بچہ تجا و زہو بیا بی کیس چاہی کہ بچہ خیرات کر دیا کرو تاکہ او سکا کفار ہو جائی نہ سب سے زیادہ تر یہ کہ
 کہ جس قسم کا کام کرتا ہو اسکی متعلق مسائل خوب یاد کری تاکہ مخالفت شرع سے بچی فرمایا حضرت عمر فی البیع
 فی سوقنا الا من یتلفق فی الدین یتبعی ہماری بازار میں مگر وہی شخص کہ احکام دین سمجھتا اور جاننا ہو تاکہ
 جمیع شروط و قیود و فتویٰ کا جبکہ ذکر بالتفصیل آتا ہے لہذا رکھی اور یہ حدیث شریف جامع ضروریات تجارت ہے
 ان الطیب الکسب کسب التجار الذین اذا احدثوا الحکم ملکوا و اذا ائتمنوا الحکم یخونوا و اذا اؤدوا الحکم یخلفوا و اذا اشتروا
 یتسولوا و اذا باعوا الحکم یخونوا و اذا کان علیہم الحکم یطالوا و اذا کان لہم العسر و العسیر (یعنی سب سے زیادہ
 پاک کمائی اون ہو و گروں کی ہی کہ جب بولتی ہیں جھوٹے نہیں بولتی اور جب اونکی پاس دانت رکھی جائی
 خیانت نہ کریں اور جب وعدہ کریں خلاف نہ کریں اور جب مول لین تو اسکی مال کو ہر گھم میں لٹا کہ
 بالغ قیمت کم کر دی یہی ایک قسم کا مغالطہ ہے اور جب بچیں تو اپنی مال کی تعریف یہی نہ کریں تاکہ
 خریدار دھوکہ میں اگر خرید یہی بولی اور جب اونکی ذمی قرض ہو تو درنگ و سستی نہ کریں اور جب اونکو کسی سو
 لینا ہو تو او سپر سختی نہ کریں (او سکی طاقت سے زیادہ) حکمت تمام مخلوقات حضرت سبحانہ تعالیٰ کی متین
 طرح چھوڑ دے جو نہ مالک ہو سکتی ہیں نہ مالک جیسی فشتی ہو وہ جین مالک بنی کی صلاحیت عطا ہو
 جیسی انسان ہو و جبکو ملکیت کی استعداد و گیتی جیسی اور تمام اشیا مگر ان ملک اشیا سے بعض کو اپنی ملک
 میں داخل کر کے تمہارا اپنی بنا و پڑ نہ بچا جیسی دریا جنگل شکار وغیرہ اور بعض کو بند و کی ملک خاص میں
 کہ مالکین انسان ایسی طبیعت پر نہیں پیدا ہوا ہے کہ کسی وقت اون چیز و کی ملک ہو جائیگا خیال ہوا کہ
 قبضہ میں نہیں جو رومی یا ہر دم نئی قسم کی حاجت اوسے پیش نہ آئی اسلئے قسم قسم کی معاوضات
 اور ملک کی طریقہ اسی تعلیم فرمایا اور طرح طرح کی حقوق باہمی معین کی تاکہ اونکی ذمہ داری سہی جائی

ہوئے کہ یہ مال کی مال اور کمال اور تہی اور گشت اور دانت وغیرہ کی کا استعمال جائز نہیں ہے
 اقسام اموال مال خواہ دوسری چیز کی حاصل کر کے لے لی ہو منوع ہی جیسی چاندی۔ سونا وغیرہ
 بذات خود منوع ہی جیسی چاندی سونے کی سوای اور پتھر میں پس اول غیر متعین ہر اسلئے کہ جب بذات خود
 نہیں تو تعین بدست ہی ہو چکا امانت ہون یا کوئی مساعت کی جیسی زبور تو تعین ہر جائزگی اور ہم
 دوم متعین کی تعین ہر اسلئے کہ خواہ بتقدیر ہو گا اسی مثالی گشت میں جب تک کہ صنعت
 سی بشی دمی مستحق ہو جیسی غالی ہر قسم کی قیل کا غنہ بچونا۔ وغیرہ۔ دود وغیرہ خواہ عددی متعارف ہو
 جیسی کاغذ ایک درجن کی چاقو ایک ہنر کی لچیرین خواہ قیمتی ہوگا یعنی جب عدد اور وزن اور کیل کا اعتبار
 نہ ہو تو قیمت کی اعتبار سی تمیز ہوگی جیسی حیوانات اور ہر قسم کی مصنوعات وغیرہ پس اگر کسینی کسی کا
 مال لی لیا اور بعد میں موجود ہی تو غیر متعین میں شمار ہی کہ وہی راہی یا دوسری دمی اور متعینات میں
 وہی مال دنیا ہوگا اور اگر وہ مال موجود نہیں تو مثالی اور عددی قیمت واجب الادا ہوگی بلکہ ویسا ہی
 مال ادا کری اور قیمتی میں قیمت ادا کری اور معاوضات یعنی شے بیع یا اجرت وغیرہ میں قیمتی کی تعین
 اشاری وغیرہ سی ضروری اور مثالی اور نقد میں میں وقعت وغیرہ کافی ہی ہر پر یہ سب اموال چارہ نوع کو
 ہیں۔ مال غیر ملک جیسی عاریت کی چیزیں محال و ملک یعنی وہ مال جو صورتاً حقیقتہ و وجہ شرعی جیسی
 حاصل ہوں اور اسکی تفصیل باب مالک اور تمام رسالی میں مذکور ہے ملک غیر محال وہ اموال جنہیں
 صرف صورتاً وجہ شرعی پائی جاتی جیسی حاصل بیع و اجارہ فاسد یک غیر ملک وغیرہ مال جیہیں کوئی وجہ
 شرعی نہ ہو مالک راضی ہو یا نہ جیسی رہا۔ رشوت غصب۔ سرقہ بیع باطلہ وغیرہ پس جو مال ملک ہی
 اور مال نہیں وہ اگر دوسری شخص کی ملک میں جائز اور وہ بیع یا تاسر کہ یہ مال حرام ہی تو اس پر حلال
 ہوگی جیسی کبرے زید سے غلام بطور بیع فاسد یا پھر اوس ہی چا یا اوسکی زوجہ یا دوسری مستحقین نے اوس سے

مال کی مال اور کمال اور تہی اور گشت اور دانت وغیرہ کی کا استعمال جائز نہیں ہے
 اقسام اموال مال خواہ دوسری چیز کی حاصل کر کے لے لی ہو منوع ہی جیسی چاندی۔ سونا وغیرہ
 بذات خود منوع ہی جیسی چاندی سونے کی سوای اور پتھر میں پس اول غیر متعین ہر اسلئے کہ جب بذات خود
 نہیں تو تعین بدست ہی ہو چکا امانت ہون یا کوئی مساعت کی جیسی زبور تو تعین ہر جائزگی اور ہم
 دوم متعین کی تعین ہر اسلئے کہ خواہ بتقدیر ہو گا اسی مثالی گشت میں جب تک کہ صنعت
 سی بشی دمی مستحق ہو جیسی غالی ہر قسم کی قیل کا غنہ بچونا۔ وغیرہ۔ دود وغیرہ خواہ عددی متعارف ہو
 جیسی کاغذ ایک درجن کی چاقو ایک ہنر کی لچیرین خواہ قیمتی ہوگا یعنی جب عدد اور وزن اور کیل کا اعتبار
 نہ ہو تو قیمت کی اعتبار سی تمیز ہوگی جیسی حیوانات اور ہر قسم کی مصنوعات وغیرہ پس اگر کسینی کسی کا
 مال لی لیا اور بعد میں موجود ہی تو غیر متعین میں شمار ہی کہ وہی راہی یا دوسری دمی اور متعینات میں
 وہی مال دنیا ہوگا اور اگر وہ مال موجود نہیں تو مثالی اور عددی قیمت واجب الادا ہوگی بلکہ ویسا ہی
 مال ادا کری اور قیمتی میں قیمت ادا کری اور معاوضات یعنی شے بیع یا اجرت وغیرہ میں قیمتی کی تعین
 اشاری وغیرہ سی ضروری اور مثالی اور نقد میں میں وقعت وغیرہ کافی ہی ہر پر یہ سب اموال چارہ نوع کو
 ہیں۔ مال غیر ملک جیسی عاریت کی چیزیں محال و ملک یعنی وہ مال جو صورتاً حقیقتہ و وجہ شرعی جیسی
 حاصل ہوں اور اسکی تفصیل باب مالک اور تمام رسالی میں مذکور ہے ملک غیر محال وہ اموال جنہیں
 صرف صورتاً وجہ شرعی پائی جاتی جیسی حاصل بیع و اجارہ فاسد یک غیر ملک وغیرہ مال جیہیں کوئی وجہ
 شرعی نہ ہو مالک راضی ہو یا نہ جیسی رہا۔ رشوت غصب۔ سرقہ بیع باطلہ وغیرہ پس جو مال ملک ہی
 اور مال نہیں وہ اگر دوسری شخص کی ملک میں جائز اور وہ بیع یا تاسر کہ یہ مال حرام ہی تو اس پر حلال
 ہوگی جیسی کبرے زید سے غلام بطور بیع فاسد یا پھر اوس ہی چا یا اوسکی زوجہ یا دوسری مستحقین نے اوس سے

مال کی مال اور کمال اور تہی اور گشت اور دانت وغیرہ کی کا استعمال جائز نہیں ہے
 اقسام اموال مال خواہ دوسری چیز کی حاصل کر کے لے لی ہو منوع ہی جیسی چاندی۔ سونا وغیرہ
 بذات خود منوع ہی جیسی چاندی سونے کی سوای اور پتھر میں پس اول غیر متعین ہر اسلئے کہ جب بذات خود
 نہیں تو تعین بدست ہی ہو چکا امانت ہون یا کوئی مساعت کی جیسی زبور تو تعین ہر جائزگی اور ہم
 دوم متعین کی تعین ہر اسلئے کہ خواہ بتقدیر ہو گا اسی مثالی گشت میں جب تک کہ صنعت
 سی بشی دمی مستحق ہو جیسی غالی ہر قسم کی قیل کا غنہ بچونا۔ وغیرہ۔ دود وغیرہ خواہ عددی متعارف ہو
 جیسی کاغذ ایک درجن کی چاقو ایک ہنر کی لچیرین خواہ قیمتی ہوگا یعنی جب عدد اور وزن اور کیل کا اعتبار
 نہ ہو تو قیمت کی اعتبار سی تمیز ہوگی جیسی حیوانات اور ہر قسم کی مصنوعات وغیرہ پس اگر کسینی کسی کا
 مال لی لیا اور بعد میں موجود ہی تو غیر متعین میں شمار ہی کہ وہی راہی یا دوسری دمی اور متعینات میں
 وہی مال دنیا ہوگا اور اگر وہ مال موجود نہیں تو مثالی اور عددی قیمت واجب الادا ہوگی بلکہ ویسا ہی
 مال ادا کری اور قیمتی میں قیمت ادا کری اور معاوضات یعنی شے بیع یا اجرت وغیرہ میں قیمتی کی تعین
 اشاری وغیرہ سی ضروری اور مثالی اور نقد میں میں وقعت وغیرہ کافی ہی ہر پر یہ سب اموال چارہ نوع کو
 ہیں۔ مال غیر ملک جیسی عاریت کی چیزیں محال و ملک یعنی وہ مال جو صورتاً حقیقتہ و وجہ شرعی جیسی
 حاصل ہوں اور اسکی تفصیل باب مالک اور تمام رسالی میں مذکور ہے ملک غیر محال وہ اموال جنہیں
 صرف صورتاً وجہ شرعی پائی جاتی جیسی حاصل بیع و اجارہ فاسد یک غیر ملک وغیرہ مال جیہیں کوئی وجہ
 شرعی نہ ہو مالک راضی ہو یا نہ جیسی رہا۔ رشوت غصب۔ سرقہ بیع باطلہ وغیرہ پس جو مال ملک ہی
 اور مال نہیں وہ اگر دوسری شخص کی ملک میں جائز اور وہ بیع یا تاسر کہ یہ مال حرام ہی تو اس پر حلال
 ہوگی جیسی کبرے زید سے غلام بطور بیع فاسد یا پھر اوس ہی چا یا اوسکی زوجہ یا دوسری مستحقین نے اوس سے

پایا اور ان کو یہ معلوم ہو کہ یہ غلطی ہے جس کی وجہ سے اس نے خرید لیا تھا تو ان ہلالی و الوہین میں بھی نہ
 درنگی ملک میں ہی کیا گیا تھا شامی اور زید کو ان کی کچھ دھستہ نہ کیا (ہدایہ) اور یہ مال اگر نقدین سی ہر
 توجہ سے ان کی عوض لینا یا ان کی تین صورتیں میں سے کسی ایک میں نقد حرام عوض ہی قرار پائی اور میں
 یا باہمی جیسی یہ منہ بوق بعض ان پانچویں کی جو بیع یا اجارہ فاسدین میں ہیں (خرید اپہر کو بیع
 دیدی اب منہ بوق سی نفع اور بیع حرام ہر مسئلہ یہ روئی عوض قرار پائیں مگر دوسری روئی دیدی
 سے مطلق عقد کرنی مثلاً یہ منہ بوق پانچویں کو خرید اور میں ان روپیوں کی ادائیگی یا ہی ان دونوں
 صورتوں میں منہ بوق سی انتفاع حلال ہی مگر اس روئی ویشی کا اسپرگناہ ہوگا اور اگر غیر نقدین
 ہو تو معاوضی سے ہی حرمت مرفوع نہوگی (ہدایہ) ایسی مالوں کی ظاہر کرنیکی یہ صورت ہی کہ اگر ممکن
 ہو تو واپس کر دی ورنہ اگر نقدین سی ہی تو جس چیز یا جس عمل کا عوض ہی اور کسی اصلی قیمت سے
 جستہ زیادہ ہو وہ نقد کر دی اور اگر غیر نقدین ہی تو بیع الی اور اگر کچھ نفع ہو تو اوسے نقدی
 کر دے یہ مال پاک ہو جائیگا باقی رہا ایسی غیر مشروع عقد کا مواخذہ اس کا علاج توبہ اور انفصال ہے
 اور اگر مال نہ ملے تو حاکم ہر نہ حلال پس اگر ممکن ہو تو مال کا یا ذمہ وار تو کی حواسے کری اور منہ بوق سے تائب
 ہو ورنہ بالکل نقد کر دی جائے نہ ان مالوں میں نہ کوئی نہ کہ یہ طرح ملک میں آسکتی ہیں اور نہ پاک
 ہو سکتی ہیں البتہ اگر کوئی چیز خریدے اور ان مالوں کا اوسکی عوض میں دیا تو بالکل کے میں ہو سکتا ہے
 اور اوس معاوضی کا مالک اور اصلی مالک کا وشیار ہو جائیگا اور گناہ باقی اور معاوضات میں حرمت
 قائم رہی نہ ایسی مالوں میں نہ کوئی ہی نہ وارثوں اور متعلقوں کو جان بوجہ کر اسکا لینا جائز ہے مسئلہ درکار
 جب معاوضہ ہو کہ اگر مال مشرکہ کا ہے مگر یہ نہیں جانتے کہ حلال کون ہے اور حرام کون تو بطور
 ترک تقویٰ لینا اور کچھ جائز ہر مسئلہ شراب یا خمر کی قیمت سی سہاؤ نکو اپنا حق لینا جائز نہیں
 مگر جبکہ دینی و لازمی ہو پس شراب فروش سے کسی چیز کی عوض میں وہ پیسی جو اوسے قیمت شراب میں
 ملی ہیں لینا جائز ہی ایسی کہ یہ چیزیں ان کی حق میں مال ہیں بخلات زر و بوا اور شہوت وغیرہ کی کہ یہ علم
 یا فکر کی ملک میں نہیں آسکتی مسئلہ اس پر آشوب و فتنہ دعوت یا معاوضہ عمل یا بیع یا تنخواہ وغیرہ
 میں دوام کا لحاظ ضرور کر لیے کہ اسکی پاس کوئی مال حلال ہی ہو یا بالکل نہیں ہے جو بھی دیا جائے
 وہ بھینہ اور بالیقین مال حرام سی ہو یا نہ امید ہی کہ اسقدر احتیاط پر ہی حق تعالیٰ عفو فرمائے

۱۰ - خرید و بیع میں اگر معاوضہ ملے تو مال حرام سے پاک ہو جاتا ہے
 ۱۱ - اگر معاوضہ ملے تو مال حرام سے پاک ہو جاتا ہے
 ۱۲ - اگر معاوضہ ملے تو مال حرام سے پاک ہو جاتا ہے

خلاف مخرج ہو کر شرعاً طبع کامل چون یہ سب بیحد میں اگر نہ کر دین گناہ اور موقوف میں
 التزامی اور دفعہ شریعت کا اعتبار سے ملاقات میں بعض شرعاً طبع کی مخالفت یا کوئی نہ شرعاً طبع کا لزوم
 ہو سکتا باطل جو شرعاً طبع نہ سمجھ جائے واضح رہی کہ یہ صورتیں باہم جمع ہی ہو کر گئی ہیں شہدہ عائشہ
 موقوفہ مسلم فاس۔ مزار کعبہ باطل۔ اور عاقبت میں سات قسم کی ہیں۔ ۱۔ اسل جو اپنا ہی مال نہیں مانا
 پتی ہی الی خریدی۔ ۲۔ وکیل جو شرعی اجازت سے مختارانہ معاملہ کر سکی۔ ۳۔ سیدہ یہ مستحق ہر نہ
 مستحق سے جلی جو ناجائز طور سے مالکانہ معاملہ کر سکی جیسی غاصب۔ چور اسکی ملکات ناجائز ہیں
 اور اگر مستحق کے معلوم نہ ہو تو معذور ہی اور بیع پر تصرف جائز مگر جب مالک دعویٰ کری تو بیع اسکی
 حوالی کیا جائی فقط بائع پر دعویٰ رہیگا مکمل سکی یا نہ۔ ۴۔ فضولی جو مالک کی بی اجازت خرید
 تصرف کرے بیع اذن مالک پر موقوف اور قبل از استحقاق جائز ہی (مدایہ)۔ ۵۔ مجبور جی یا اگر
 معاملہ کرنا پڑی اس میں جب مجبور کو اختیار حاصل ہو جائے نہ کہ کسی کا اختیار ہی۔ ۶۔ مالک علم
 یعنی سلطان۔ یا قاضی۔ یا ولی جو بغرض تعمیل حکام شرعی تصرف مالکانہ کرے پس جو شخص
 شرعاً قاضی یا ولی ہو سکی یا بلا دلیل شرعی کہ تصرف کرے اسکی بیع جائز نہ ہوگی صحت بیع کی
 احکام شرعی میں پہلے اسکی بیاں یہ پہلی درجہ است جیسی خرید و بیع دوم قبول یعنی منظور
 ایجاب قبول کہیں نقاطی کے ذریعے سی ہی ہو جائے (مدایہ) یعنی قیمت دیدی اور مال اور مال
 اور بایع کی کچھ مزاحمت نکلی اور محال سے مجلس ہی یعنی ایک مجلس میں ایجاب و قبول تمام ہو جائے
 پس جب زید نے ایجاب کیا اور بعد مجلس بدلتی کی غرض سے قبول کیا تو زید کے ایجاب کا کچھ اثر باقی نہ رہا
 یا قبول ایجاب ابتدائی سمجھا جائیگا اور اگر مجلس نہ بدلتی یا زید انکار نہ کرتا اور قبول کر لیتا تو معاملہ
 ختم اور بیع لازم ہو جائی کیونکہ مجال انکار اور موقع انحراف نہ تھا مگر ایسی صورتیں احتیاط پر ہے کہ
 بعد قبول کے نہ کرے کہ یا جائی کہ بیع تمام ہو گئی تاکہ بیع وجہ اتباع حدیث ہو جائی اور وہیم مخالفت

[illegible]

ہو یا باقی رہی اور مجاہد بلیقی سے یہ لڑائی کہ منہ نہ دے سکتی تھی جو پیش سے اعتراض نہ کیا جاتا تھا کہ ایسا
شخص بلیقی کی دلی کترا ہو گیا یا خود سو گیا یا کسی اور کام میں مشغول ہو گیا بلیس چل کر ان دونوں ایک کسے
چلیں تو مجلس باقی رہی جب تک جہانوں (حاشیہ) یہ اور بیجا اور مختصر میں بھی ایسی ہی مثالیں
مستزید کر تحریر میں بعض غلط فہمیت مل سکتی ہے مثل خط کی جواب میں چند امور اور ایسی لکھنا تھی جو
فورا ممکن نہیں یا اوس وقت جواب کا ہیچنا مشکل تھا کیونکہ قاصد یا ڈاک کی کسی کہ یہ انتظار مطلق ہے
یا تحریر جواب کی دوا ایک وقت خاص مقرر ہے اب اگر مکتوب الیہ فی عذر کیا کہ میں سکا نہیں تھا یا فورا خط
پیش کی فرست نہ تھی یا جواب وقت پر دیا گیا مگر کسی وجہ سے دیر میں پہنچا ایسی شکوہ میں کاتب
مجبور نہیں ہو سکتا اوس اختیار ہے کہ ایجاب اول کو باقی رکھے یا نہ لکھے اور اگر لکھا کہ میں یا میری کار
یا منشی فی فورا خط میں نہیں پڑ یا جواب نہیں لکھا بلکہ جو وقت خطوط پڑھنی اور لکھنی کا معین ہے
اوس وقت تک توقف کیا گیا تو اس قدر وقت کے نسبت عذر مقبول ہو گا تاہم یہ لکھنا
جس کے دن بکر کو بیجا ملے لکھا کہ ہزار روپہ کا کپڑا فلان قسم کا میں خرید آیا ہوں وہ پھر بروز شنبہ معاف
تحریر کی اور بکری وہ کپڑا روانہ کیا تو اگر بکری اوس وقت تک جواب نہ دے تو تحریر جواب کے لکھ معین کیا
ایجاب کر لیا تو بکر معاف بیو ہوگی اگرچہ مال روانہ کر نہی پہلی ہی بکر کو اطلاع ہوئی ہوا اسلئے کہ بکر
فی مجلس میں قبول کر لیا اور بیچ تمام ہو گئی اور اگر قبول کر نہی پہلے یہ معاف بکر کو پہنچ گئی یا بکر نے
وقت معین کی بعد قبول کیا تو بیچ نہ ہوگی اور مال واپس کیا جائیگا اور خرچہ وغیرہ سب بکر کی ذمہ ہوگا
واقع رہی کہ ایجاب و قبول اور قیمت طے کرنا میں فرق ہے ایجاب و قبول بعد تصفیہ جملہ ضروریات بیچ
اختیار کی غرض سے ہوتا ہے اور اسکی بعد مال کے مشتری دو نو اس معاملی پر مجبور ہو جاتا ہیں اور
قیمت صرف اسلئے چکا جاتی ہے کہ اسکی بعد مال پسند کیا جائے یا مشتری اپنی مصلحت سے خرچ کرے اگرچہ
یہ سارا ملاحظہ رکھنا واجب و قبول ہو مگر مشتری کو اختیار رہتا ہے اسلئے کہ اگر مال دیکھا اور مفید نہ سمجھا
پھر قیمت چکا نہ ہو

[illegible]

نقدین بری تو انستیا رشتہ سے کا فہرستی اور اگر سب امور میں ہو گئی تب بھی اسکی امتیاز و ابواب
کسین ہو چہ پیشی میں شری نقد ثانی یا تبدیلی مقدار و غیرو کی صورت ہو تو نہیں اگر ہم مساوت سے بیچ لازم کرنا
تو شکل اول میں باطل یا فاسد ہوگی اور شکل ثانی میں رضائی مشتری یا مشتق ہوگی اگر باطل
اور ایسے امور کی ضرورت نہیں ہے ان جبکہ دونوں طرف مال ہو تو دونوں کو اختیار ہو گا پس اگر باطل و
مشتری دونوں استعمال ہو ابابانی کما کہ بیچ تمام ہوگی اور مشتری کتنا ہے کہ نہیں یہ قبول بطور مساوت
تو شکل اول میں مفق فاسد اور شکل ثانی میں اگر کوئی قرضہ اور تعامل معین قول مشتری ہو تو
فقدان بیچ لازم ہوگی واللہ انعام سووم مال یعنی وہ شی جس محفوظ و مقبوض کر سکین پس منافع
اور حقوق مال نہیں اور اس میں بیچ چیزیں ضرور ہیں یا منفعہ ہو پس بیکار اور بری چیزیں اور وہ چیزیں
جو ہاؤنٹا پھینک دیا جاتی ہیں جیسے اکثر سیوونگان چلی لکڑی کو راکھ وغیرہ مال نہیں مگر جبکہ کسی غرض کے
لیے فراہم کی جائیں تو بک سکتی ہیں یا مستقیم ہو یعنی مشتری اسکی قیمت قرار دیتا منفعہ ہوا و بحیثیت
بیچ منصوص و مفروض بھی جانی پس ضرور مال مستقیم نہیں ہے مگر کو کسیت کی صلاحیت ہو پس آزاد آدمی
نہ کہ یکا ملوک ہو سکتا ہی نہ اسکا بیچ جائز اور غیر ذال اگر بیچ چارسی ملک میں نہ ہو مگر کو کسیت کی قابل ہے
سے جائز الاستعمال ہو پس مردار اور پوست مردار قبل از دباغت اور خمر اور خمریہ اور سب حرام
اور نجس چیزیں نہیں بک سکتیں اسلیئے کہ نہ انشی نقد جائز ہی نہ استعمال جلال از قبیلہ مال بیح یعنی کسی ملک
میں نہ ہو بلکہ ہر شخص اس سے نقد اور ٹھانیکا حق رکھتا ہی ہو بیسی شکار جنگل کی لباس دریا کا پانی پر
یہ چیزیں بعد قبضی کے ہو چکے اور بیچ ہو جاتی ہیں سے جائز البیچ ہو پس حشرۃ الارض اور پتوں کا
بیچ جائز ہی ان جیکہ اونشی کو کو خاص نقد جائز ہے چار صوصت و مقدار مشتری یعنی اتنی اور
اونشی قسم کو روپی یا پیسے پس اگر نقد اور بیان کو توسیع فاسد ہی اور اگر صفت بیان نکلیا اور کو طرح کو شکے
ایک طرح کی راجح ہیں پس اگر رواج برابر اور قیمت متفاوت ہی تو بیچ فاسد ہے اور ایک سکے

لو ان را حرم
نقدین بری تو انستیا رشتہ سے کا فہرستی اور اگر سب امور میں ہو گئی تب بھی اسکی امتیاز و ابواب
کسین ہو چہ پیشی میں شری نقد ثانی یا تبدیلی مقدار و غیرو کی صورت ہو تو نہیں اگر ہم مساوت سے بیچ لازم کرنا
تو شکل اول میں باطل یا فاسد ہوگی اور شکل ثانی میں رضائی مشتری یا مشتق ہوگی اگر باطل
اور ایسے امور کی ضرورت نہیں ہے ان جبکہ دونوں طرف مال ہو تو دونوں کو اختیار ہو گا پس اگر باطل و
مشتری دونوں استعمال ہو ابابانی کما کہ بیچ تمام ہوگی اور مشتری کتنا ہے کہ نہیں یہ قبول بطور مساوت
تو شکل اول میں مفق فاسد اور شکل ثانی میں اگر کوئی قرضہ اور تعامل معین قول مشتری ہو تو
فقدان بیچ لازم ہوگی واللہ انعام سووم مال یعنی وہ شی جس محفوظ و مقبوض کر سکین پس منافع
اور حقوق مال نہیں اور اس میں بیچ چیزیں ضرور ہیں یا منفعہ ہو پس بیکار اور بری چیزیں اور وہ چیزیں
جو ہاؤنٹا پھینک دیا جاتی ہیں جیسے اکثر سیوونگان چلی لکڑی کو راکھ وغیرہ مال نہیں مگر جبکہ کسی غرض کے
لیے فراہم کی جائیں تو بک سکتی ہیں یا مستقیم ہو یعنی مشتری اسکی قیمت قرار دیتا منفعہ ہوا و بحیثیت
بیچ منصوص و مفروض بھی جانی پس ضرور مال مستقیم نہیں ہے مگر کو کسیت کی صلاحیت ہو پس آزاد آدمی
نہ کہ یکا ملوک ہو سکتا ہی نہ اسکا بیچ جائز اور غیر ذال اگر بیچ چارسی ملک میں نہ ہو مگر کو کسیت کی قابل ہے
سے جائز الاستعمال ہو پس مردار اور پوست مردار قبل از دباغت اور خمر اور خمریہ اور سب حرام
اور نجس چیزیں نہیں بک سکتیں اسلیئے کہ نہ انشی نقد جائز ہی نہ استعمال جلال از قبیلہ مال بیح یعنی کسی ملک
میں نہ ہو بلکہ ہر شخص اس سے نقد اور ٹھانیکا حق رکھتا ہی ہو بیسی شکار جنگل کی لباس دریا کا پانی پر
یہ چیزیں بعد قبضی کے ہو چکے اور بیچ ہو جاتی ہیں سے جائز البیچ ہو پس حشرۃ الارض اور پتوں کا
بیچ جائز ہی ان جیکہ اونشی کو کو خاص نقد جائز ہے چار صوصت و مقدار مشتری یعنی اتنی اور
اونشی قسم کو روپی یا پیسے پس اگر نقد اور بیان کو توسیع فاسد ہی اور اگر صفت بیان نکلیا اور کو طرح کو شکے
ایک طرح کی راجح ہیں پس اگر رواج برابر اور قیمت متفاوت ہی تو بیچ فاسد ہے اور ایک سکے

1990

لے جس سے قطعاً ایسا ہی خواجہ منجور نہیں سہرت اول میں قطع ممنوع اور دوم میں بیع ناجائز
تہہ اگر غرض ہے کہ بیع میں مناعت وغیرہ باتیں ہی بالکلیں سے منکوحہ نامی یا کسی کارندی یا دیگر کیل کے
پاس ہی تو وہ منہج جو مابعد وقت مشتری کی اس اختیار ہی اور اگر شرط لازمی قرار دی جائے
اور مشتری در میان و منکوحہ قبض و استعمال سے روکا جائے تو بیع فاسد ہی ہستم قدرت علی التسلیم
یعنی باقیدین معاوضی کی سپرد کرنی پر قدرت رکھتی ہوں پس وہ چیزیں جو سہرہ میں جیسی پہلے ذکر
کئے گئے اور فی ہوی یا نو یا دیگر یا کسی قبلیان یا وہ چیز جو اپنی قبضہ میں نہ ہو مین بک سہرہ میں التیہ
کافی الحال موجود ہونا شرط نہیں لیکن جب ایسی چیز میں قرار دیا جائے جو دنیا میں ممکن نہیں یا بیع
کی متاع سے ہی ہو بیع صحیح نہیں مثلاً ایک بکری خریدی اور ش اس کی بیچے قرار دی یا مالو خریدی
اور اس کا قبضہ یا سیلان میں قرار دیا اس کی کہ ان صورتوں میں بیع خود صحیح ہی اور در صورت ہلاک
بیع ادا نہیں ممکن احکام بیع اول نافذ فوراً لازم ہو جاتی ہے اور شرطیں اس کی بی
ہو کہیں وہ وہم موقوف جو فوراً لازم نہ ہو بلکہ کسی شرط کی پائی جائے لیکن بعد نافذ ہو اس کی چار قسمیں ہوں
نہ اختیار شرط بیع بشرط اوفات بیع مجبور سے بیع فتنوی پس خیار ادا صاحب کے نزدیک تین
دہنی زیادہ نہیں اور صاحبین کی نزدیک بقدر مدت مقرر کی جائے جائے مشتری جو وقت اوجھا
چاہے بیع تمام کر سکتا ہو مگر فتح کر نیکی ہی ضرورت ہے کہ بائع کو خبر ہو جائے مسئلہ مشتری نے واپسی کا قص
کیا اور بائع مکان یا دوکان پر اپنی معمولی وقتوں میں غلایا اس کا کوئی مکان معین و معلوم نہ تھا تو
بدلت خیار کی گزرنے سے خیار باطل ہو گا و مشتری بک خریدار میں اور ایک فی منظور کر لیا بیع تمام ہوئی

[illegible]

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

میں یہ بھی اور بیچ نہ تو کسی پر جازت ہوگی اور مالک مہربانی تو وارث ستمی سے کہ قبض قبض
ہو نہ تو انکی شہرت نہیں اور راسخ اور اجیر اور ساجر مال بہن یا مال کر گزشتہ فروخت کر کے قبضہ کر لیں اور
بیچ بیچ موقوف ہیں کیونکہ راسخ جیتاک زر رہن نہ اور اگر ملی اور رہن جیتاک گروہی کو خرید نہ لی ایسی
کرائی کی چیزیں جیتاک کر ایہ واسطی سے تاریخ نہو بائیں اور سوقت تک مالک شہرت نہیں ہو کر
ایسا ہی منہم ہو تاسی عالمگیری کے بیچ بیچ موقوف سی ایسی معاملہ کوئی نافذ کرنی پہلی راسخ اور
مالک مال کو اختیار ہے کہ بیچ اول فسخ کے مرتب یا کر ایہ دارکی بات یہی الی شل ازید کا مکان عمر کے
پاس رہن ہی پھر زیدی اوس بکر کے بات یہی اور لو جہد استحقاق مہون یہ بیچ فسخ کر کی عمر کو باقی
بیچ والا پھر فی وہ مکان بکر کو باقی بیچ اختیار زیدی کہ مالک مکان ہی اوس بیچ کو فسخ کر کرانی ہاں
سی عمر کی استہ بیچ کی اور یہی حکم ہے جبکہ زید مالک مکان اور عمر کر ایہ دار بیچ جہور مجبور وہ شخص ہے
جسی خوف والا یا جہی کہ اگر ایسا کر لیا تو قتل یا قید ہو گا رہن پر اپنی ظن غالب ہو والا جہد کہ عابر
اس بات پر قادر ہی پس اگر قتل یا قطع اعضا کا خوف ہو تو کا رہن باطنیان قلب بظاہر کہ دنیا
جائزہ اور عتق و با کھل غیر معتبر اور اگر سخت قید یا صرف دار کا دم تو فقط عتق و فاسد ہو سکے پس
شکل دوم میں جیس زیدی عمر کو کسی چیز یعنی یا خریدنی پر خرید کیا تو یہ مال اور سوقت تک نافذ ہو گا
جیتاک عمر کو اسن حاصل نہو اور اپنی رہن مانند سی ظاہر کری ان صورتوں میں مجبور ہمیشہ بری اور عابر
زید دار ہی اور بیچ پر بعد قبض بطور بیچ فاسد ملک آجیائے ہریش اگر بیچ مشتری دو نو مجبور
ہون تو قیمت جابر کو دمی ہی ست دو نو آخر کار راضی ہو گی تو بیچ جائز ہوگی سگھوت با بیع مجبور عابر
جابر مشتری دو نو سی قیمت لی سکنا ہو (شرح وقایہ) سگھوت مشتری مجبور ہی تو مختار دیا ہے
جابر سے سکنا ہو اور ان صورتوں میں مال اگر خود ضائع ہو تو قیمت جابر کی دمی ہو گی مجبور سے
کہ واسطہ نہیں اور حکم جبر کا مجبور کی اجبتار سے منشاء ہو گا بہت امور از فال کی حق میں جبر

اور اگر مالک مال کو اختیار ہے کہ بیچ اول فسخ کے مرتب یا کر ایہ دارکی بات یہی الی شل ازید کا مکان عمر کے پاس رہن ہی پھر زیدی اوس بکر کے بات یہی اور لو جہد استحقاق مہون یہ بیچ فسخ کر کی عمر کو باقی بیچ والا پھر فی وہ مکان بکر کو باقی بیچ اختیار زیدی کہ مالک مکان ہی اوس بیچ کو فسخ کر کرانی ہاں سی عمر کی استہ بیچ کی اور یہی حکم ہے جبکہ زید مالک مکان اور عمر کر ایہ دار بیچ جہور مجبور وہ شخص ہے جسی خوف والا یا جہی کہ اگر ایسا کر لیا تو قتل یا قید ہو گا رہن پر اپنی ظن غالب ہو والا جہد کہ عابر اس بات پر قادر ہی پس اگر قتل یا قطع اعضا کا خوف ہو تو کا رہن باطنیان قلب بظاہر کہ دنیا جائزہ اور عتق و با کھل غیر معتبر اور اگر سخت قید یا صرف دار کا دم تو فقط عتق و فاسد ہو سکے پس شکل دوم میں جیس زیدی عمر کو کسی چیز یعنی یا خریدنی پر خرید کیا تو یہ مال اور سوقت تک نافذ ہو گا جیتاک عمر کو اسن حاصل نہو اور اپنی رہن مانند سی ظاہر کری ان صورتوں میں مجبور ہمیشہ بری اور عابر زید دار ہی اور بیچ پر بعد قبض بطور بیچ فاسد ملک آجیائے ہریش اگر بیچ مشتری دو نو مجبور ہون تو قیمت جابر کو دمی ہی ست دو نو آخر کار راضی ہو گی تو بیچ جائز ہوگی سگھوت با بیع مجبور عابر جابر مشتری دو نو سی قیمت لی سکنا ہو (شرح وقایہ) سگھوت مشتری مجبور ہی تو مختار دیا ہے جابر سے سکنا ہو اور ان صورتوں میں مال اگر خود ضائع ہو تو قیمت جابر کی دمی ہو گی مجبور سے کہ واسطہ نہیں اور حکم جبر کا مجبور کی اجبتار سے منشاء ہو گا بہت امور از فال کی حق میں جبر

جن چیزوں کا قدر اور قیمت سب عرف مسلم و کافر و عجمین ہو سکتا جیسی حیوانات اور وہ تمام چیزیں جو وزن و پیمائش کی اعتبار سے ہمیں مگر حدودی متقارب یعنی وہ چیزیں جو عدد و اکتی ہیں سب برابر جیسی باقی جن ارجو کہ فرق ہی ہو جیسی ایک قسم کی انیشین ایک مبالغہ کی کتابیں یا ایک بزرگ یا تو سولیاں وغیرہ آئینہ ہی کہ ہماری نمانشیں جو چیزیں کا کارخانوں اور بزرگوں کی اعتبار سے ایک قیمت اور صورت کی بنتی ہیں وہ سب حدودی متقارب میں داخل ہیں اور عجمین مسلم و عجمین ہی ہیں ہر شے کو اس لالہ ناسکونین اگر مسلم نہ پانڈی سونا نہ سکتا ہی نہ اشیاء غیر معینہ جن کا ذکر ہو گیا کیونکہ پانڈی شہریت بصورت تاجیل سود اور بصورت تقابلین بیع و من ہوا جیسا کہ اور اشیاء غیر معینہ میں جماعت مشغول اسلئے انقطاع ہی اسلئے جو انہیں کسی خاص درخت یا کیفیت کی اناج یا مینہ عجمین مسلم نہ کہ شاید وہ ہوا کہ ہوں یا نہ پیدا ہوں۔ مسلم الیہ اگر مر جائے تو مدت ادا باطل اور ادائی مسلم فیہ فوراً واجب ہو جائیگی اس لالہ اور مسلم فیہ میں تصرف یعنی سی پہلی منع ہے پس زید فی عمر و سی سو تھان تخریب بطور مسلم خرید و پر قبضہ ہو گیا کہ نہ شریک کیا یا اسکی ہاتھ بچی تو تصرف جائز نہیں مسلم میں خیال رویت و خیال شرط جائز نہیں چارم قولیہ پنجم ہر کچھ ششم وضعیہ چونکہ اسکی بنا کمال دیانت پر ہو اسلئے کہ مشتری بائع پر اعتماد کرتا ہی اور شہد خیانت ہی انہیں ممنوع ہو لہذا اصلی لاگت کا علم و جمع شرط ہی نہیں ضرور ہے کہ وہ مال تقدین یا مثلی چیزوں کی محض میں خرید کیا ہو کیونکہ اگر بخوض اسباب کو خرید اتوا اصل لاگت معین نہ ہو سکی گی ہاں جب وہ اسباب بازار میں بلا لاگت ایک معین قیمت پر لگا کر تا ہو جائیگا خریدار کو پاس موجود ہو اور وہ عجمین قرار پا کر نہ کہ خریدار کی پشت نہ لگا کر نہ کہ لکیر عایت سی وہ ستر میں کے ویشی ہو جاتی ہے سے قرض خرید ہو کہ قرض کی قیمت اکثر گران ہوتی ہی سہ کوئی بنا عیب اپنی طرف سے نہ پیدا کیا ہو اگر کوئی عیب پہلی سے تھا یا از خود ہو گیا او سکا بیان ہی لازم نہیں چوبی کا کہ عیب اختیاری نہیں ہوا وٹھانے جٹھانے میں خراب ہو جانا عیب اختیاری ہے نہ کہ کوئی ایسا نفع نہ اوٹھایا ہو جس سے قیمت میں نقصان آوے جیسے کسے آب و تاب یا جزو اصلی میں کمی آجائے کچھ اچھا قیمت کم ہو گئی کتاب باصطیاط پڑھی تو کچھ ہرج میں اگر ایک چیز دس کو خریدے پھر چند رو کو

بیچکر اوس شخص سے پانچ یا دس کو خرقہ کی اب ضرورت اول میں منبت اور کچن تالی
 میں دھو اسکے اصلی لاکت رہنے کے ایسے مصارف جسے مال یا قیمت میں یاد کیا
 ہو جائے جیسے رنگ یا نقش یا بار بار سے وغیرہ لاکت میں شامل ہیں اور محافل
 اور بقاء مال کے مصارف داخل نہیں جیسے مکان کا کرایہ اور محافظ کی تنخواہ یا راند
 کماں وغیرہ اور بانی رضائے می سونہ کی قسم کی مصارف شامل کسی جائیداد میں یا نہ ہو
 یعنی فی روپیہ نفع کیسکی یا جتنی کو تھی خریدی ہو وہی قیمت یا اوسکی سوائی ڈیوٹی ہی دیکھی ایسی
 صورتوں میں اگر نقد و متن مجلس میں معلوم ہو کہ کسی توبیخ صحیح ورنہ فاسد ہو شکایہ دو سالہ فی روپیہ
 (د) نفع پر بعد ازان بیان کر دیا گیا کہ عیس کا خرید یہ اب بائیں آئی متن معلوم ہو اور اگر یہ قرار پایا
 کہ جو یہی کہلاتی ہیں تحریر ہو یا ہمارا کارند بیان کری یا بازار میں قرار پایا اوسکا حساب ہو گا تو ضرور
 کہ ان سب باتوں کو تصریح اوس مجلس میں ہو جائے ورنہ بیع فاسد ہو اکثر ہمارے زانیہ میں ایچ کے اس مال کو خرید
 بازار میں اوس سی فی روپیہ کم یا زیادہ ہم دیکھے پس یہ منہ بن اگر بطور وعدہ ہی تو بعد تحقیق
 قیمت بازار دونوں کو از سر نو اختیار ہو کہ معاملہ کریں یا کریں اور جو قیمت چاہیں قرار دیں وہ وعدہ والا
 نہیں اور اگر وہ شرط لازم اور مثال محاب و قبول کی متصور ہو تو بیع فاسد ہو مشتری کو جب معلوم ہو
 کہ کسی شرط میں مخالفت کی گئی تو توبہ میں واپسی بیع اور مراہجی میں کمی قیمت کا اختیار ہے اور
 امام محمد کے نزدیک دونوں اختیار اور مفتی ابویوسف کی نزدیک دونوں میں سقوط قیمت ہو مگر قاض
 اور عیب میں قیمت کم ہونگی اختیار کافی ہے جب بیع ہلاک ہو جائی یا کسی تصرف کی وجہ سے قابل ورنہ
 نہ ہے تو خریدار کو کوئی حق واپسی وغیرہ نہ ہا مال منسوب میں ملک و مراہجہ وغیرہ جائز ہے
 (۳) اگر کسی (مثلاً زید نے عرو کا چاچا تو غضب کیا جب عرو نے دعویٰ کیا چاچا تو کم ہو گیا اور قیمت
 کے بعد ازان پھر ملک یا اب زید با عتبار قیمت ادا کر دے

چونکہ مالک ہوا اور فسخ کی سکتا ہے جو چیز نہایت گران خریدی ہو پس نہایت اچھا ہے اور
اچھا نہیں خریدی ہون ان کیلئے اسکی کیفیت بیان کر دی (عالمگیری) ہفت قسم سے متعلق ہے یعنی
اسباب سے اسباب کا مبادلہ کر دے اور صورت تو یہیں بائع اول مستحق قبضہ کا ہو تا ہی مگر مقلد
ہیں دو نو کو برابر قبضہ پانچ کا حق ہے کیونکہ دو نو بائع اور دو نو مشتری ہیں مثلاً تھانی ایک تھان
لیکر کی ہاتھ پا چڑھو یہ کو بیچا اسب زید کو حق ہی کہ پہلی روپیہ لیکر تھان دے اور اگر یہ تھان بٹھا لیکر اسب
کی بیچا تو دو نو برابر مستحق قبضہ پانچ کی ہیں بیچ متعلقہ میں تعین نہیں شرط ہے مثلاً ہفت بخت بمقام
دس درمی کی اب دو نو چیزیں معین اور معلوم ہیں اور اس طرح کہ ایک بخت کی عوض یہ درمی تھی
جائز نہیں اگر دوزنی یا کیلی چیزیں ہوں تو احکام ربوہ کی رعایت لازم ہوگی ہفتم بیع صرف یعنی
سونا چاندی یا ہر بیچنا اس میں شرط ہے کہ ایک ہی مجلس میں بیچ تمام اور میں اور بیع مقبوض
ہو جائیں ورنہ بیع فاسد ہی کہنی اشرفی بعوض روپیہ خریدی اور کہا کہ گھر سے روپیہ لائی دیتا ہوں
یا جا کر لیتا ہوں اور قبل اسکی کہ بائع اور مشتری علیحدہ ہو جائیں روپیہ دیدیا یا بیع تمام کر دی تو
بہتر ورنہ بیع فاسد ہوگی مگر روپیہ و اشرفی بعوض انمان حکم یعنی خلوس - نوٹ وغیرہ خرید یا یا
خلوس و نوٹ بمقابلہ خلوس و نوٹ ہی تو صرف ایک ہر جانب سے نقد دنیا کافی ہوگا (عالمگیری) چاندی
سونے کے پتر بمقابلہ انمان حکم قرض باک سکتی ہیں کیونکہ یہ بیع صرف نہیں (عالمگیری) اگرچہ
سونا قرض یا بطور خیاریا دوسری ملکوں سے خریدیا ہو تو اسکی چار صورتیں ہیں ۱۔ بعوض

بیع سبکدوش
بیع سبکدوش
بیع سبکدوش

۲۔ بیع سبکدوش
۳۔ بیع سبکدوش
۴۔ بیع سبکدوش
۵۔ بیع سبکدوش
۶۔ بیع سبکدوش
۷۔ بیع سبکدوش
۸۔ بیع سبکدوش
۹۔ بیع سبکدوش
۱۰۔ بیع سبکدوش
۱۱۔ بیع سبکدوش
۱۲۔ بیع سبکدوش
۱۳۔ بیع سبکدوش
۱۴۔ بیع سبکدوش
۱۵۔ بیع سبکدوش
۱۶۔ بیع سبکدوش
۱۷۔ بیع سبکدوش
۱۸۔ بیع سبکدوش
۱۹۔ بیع سبکدوش
۲۰۔ بیع سبکدوش
۲۱۔ بیع سبکدوش
۲۲۔ بیع سبکدوش
۲۳۔ بیع سبکدوش
۲۴۔ بیع سبکدوش
۲۵۔ بیع سبکدوش
۲۶۔ بیع سبکدوش
۲۷۔ بیع سبکدوش
۲۸۔ بیع سبکدوش
۲۹۔ بیع سبکدوش
۳۰۔ بیع سبکدوش
۳۱۔ بیع سبکدوش
۳۲۔ بیع سبکدوش
۳۳۔ بیع سبکدوش
۳۴۔ بیع سبکدوش
۳۵۔ بیع سبکدوش
۳۶۔ بیع سبکدوش
۳۷۔ بیع سبکدوش
۳۸۔ بیع سبکدوش
۳۹۔ بیع سبکدوش
۴۰۔ بیع سبکدوش
۴۱۔ بیع سبکدوش
۴۲۔ بیع سبکدوش
۴۳۔ بیع سبکدوش
۴۴۔ بیع سبکدوش
۴۵۔ بیع سبکدوش
۴۶۔ بیع سبکدوش
۴۷۔ بیع سبکدوش
۴۸۔ بیع سبکدوش
۴۹۔ بیع سبکدوش
۵۰۔ بیع سبکدوش
۵۱۔ بیع سبکدوش
۵۲۔ بیع سبکدوش
۵۳۔ بیع سبکدوش
۵۴۔ بیع سبکدوش
۵۵۔ بیع سبکدوش
۵۶۔ بیع سبکدوش
۵۷۔ بیع سبکدوش
۵۸۔ بیع سبکدوش
۵۹۔ بیع سبکدوش
۶۰۔ بیع سبکدوش
۶۱۔ بیع سبکدوش
۶۲۔ بیع سبکدوش
۶۳۔ بیع سبکدوش
۶۴۔ بیع سبکدوش
۶۵۔ بیع سبکدوش
۶۶۔ بیع سبکدوش
۶۷۔ بیع سبکدوش
۶۸۔ بیع سبکدوش
۶۹۔ بیع سبکدوش
۷۰۔ بیع سبکدوش
۷۱۔ بیع سبکدوش
۷۲۔ بیع سبکدوش
۷۳۔ بیع سبکدوش
۷۴۔ بیع سبکدوش
۷۵۔ بیع سبکدوش
۷۶۔ بیع سبکدوش
۷۷۔ بیع سبکدوش
۷۸۔ بیع سبکدوش
۷۹۔ بیع سبکدوش
۸۰۔ بیع سبکدوش
۸۱۔ بیع سبکدوش
۸۲۔ بیع سبکدوش
۸۳۔ بیع سبکدوش
۸۴۔ بیع سبکدوش
۸۵۔ بیع سبکدوش
۸۶۔ بیع سبکدوش
۸۷۔ بیع سبکدوش
۸۸۔ بیع سبکدوش
۸۹۔ بیع سبکدوش
۹۰۔ بیع سبکدوش
۹۱۔ بیع سبکدوش
۹۲۔ بیع سبکدوش
۹۳۔ بیع سبکدوش
۹۴۔ بیع سبکدوش
۹۵۔ بیع سبکدوش
۹۶۔ بیع سبکدوش
۹۷۔ بیع سبکدوش
۹۸۔ بیع سبکدوش
۹۹۔ بیع سبکدوش
۱۰۰۔ بیع سبکدوش

موجودہ کسی اور رعایت نہ کر کے لازم ہو ورنہ بتجارت چارٹر و انفرم از شاہی کے تحت احتیاط یہ ہے کہ بلحاظ حدیث نہ
 ہو جو و منکر قیمت نقدی و یکالی اور صورت اسکی شکل اعتبار و غیرہ نقدی کے بر و اللہ اعلم سداۃ اسکی ہر صورت میں
 بقدر پانسی یا سو نیکی (جو ہوں) احکام سے صحت باقی رہے اور کوئی چاندیکی اسکی اگر دوز نامروج ہوں
 تو دوز نامروج ہو تو عدد و بکین کی لیکن جبکہ اپنی بچس سے بھی بائین تو مساوات تو
 رعایت احکام سے صرف لازم ہو بخلاف فلوس وغیرہ کی کہ وہ جب عددی ہو جاتے ہیں ہر وزن کا
 ملا نہیں رہتا اسلیٰ کہ فلوس میں قیمت محض اصطلاحی ہو اور ان میں خالص ایک ڈبل کو ایک سو تو
 بیسی سے چنانچہ دوز نام تفاوت ہو جائے سوا ان اور چاندی سو سے کسی شے میں شرط لکھنا ایک سو
 ہی اول وہ شرط او میں سے نکال کر سوال ربو یہ سی ہو تو اپنی جنس کے ساتھ نہ بھی جائے مثلاً تانبہ کی کوکان
 بعض تانبہ کی اور بوسی کوکان بعض بوسی کوکان کی اور اگر ایسا کیا تو اور کوئی شے اس کے ساتھ کر دی اور یہ
 بھی خوب سمجھ لے کہ ضبطت دوسری چیز ملی ہو اصل شے کو کم ہو مثلاً سو نیکی مٹی سو نیسی پتے اب اگر اوس
 شے کے ساتھ کچھ لو باہمی شریک کر لیا تو ضرور ہو کہ جو سونا مٹی سے نکلی وہ اس سو نیسی کم ہو جو خالص ہے
 اور اگر اسطرحی سونا اور لو یا دیا گیا تو یہ خالص سونا اوس سو نیسی کم ہو جو اوس مٹی میں جو دوزم کو چاندی
 کی کان یا مٹی بعض سو نیکی یا سو نیکی مٹی بعض چاندی کی بھی تو قیمت نقد و بیجا و صوم اوس مٹی یا
 کانین چاندی یا سونا یا جبکہ اگر کیا گیا ہو ضرور نکال دینا بیس معہم اور بیس باطل ہوگی کیونکہ
 بیان مٹی نہ بیس ہو نہ مقصود اسلیٰ کہ بیس اگر شرط کرے کہ بیس چاندی نکال لینے کے مٹو واپس لیجاو
 تو جائز ہی جیسو جو اس صندوق میں بیجا مگر صندوق میں بیجا اختیار ویت اس میں حاصل ہو (عالمگیری)
 چونکہ ان معاملات میں اختیار ویت محلی مقصود ہے بہترین ہے کہ مٹو مٹی مٹی مسات کر کے دکھا دیا جائے یا
 کوئی اور چیز ساتھ کر دی تاکہ اختیار ویت کا خدشہ نہ ہو اور اگر باقی مٹی سے کچھ نکالی تو بھی بیس بیس نقصان
 نہ ہو اور تاہم کو یہ ہو جان لینا ضرور ہے کہ اس میں کچھ مال میرا ہی ہے اور معاف کر دینے کے چار شرطیں ہیں
 یہ کہ مقام معین کر کی اوس مٹی یا جو اس میں سے نکالی پھیلے ہے وہ مقام اس کے مالک ہو سکتا ہے
 بیان کر دی کہ کتنا اگر کو دیا گیا تاکہ مقدار معلوم نہ ہے اگر زمین جنگل یا کہستان وغیرہ کہ ہے بیس
 ملک نہیں تو او میں جس دمی جیسا کہ ہم آئیدہ ذکر کر چکی نہ ہم بیس مٹو و لینا یا مالہ کرنا
 جیسے کسی قسم کی شرعی کراہت ہو اور اوس کا بیس صورتیں ہیں ۱۔ باعتبار بیس جیسی آلات لہو و

ملکہ و اس کے اگر بعض کا دوز نام تفاوت نہ کر کے لازم ہو ورنہ بتجارت چارٹر و انفرم از شاہی کے تحت احتیاط یہ ہے کہ بلحاظ حدیث نہ ہو جو و منکر قیمت نقدی و یکالی اور صورت اسکی شکل اعتبار و غیرہ نقدی کے بر و اللہ اعلم سداۃ اسکی ہر صورت میں بقدر پانسی یا سو نیکی (جو ہوں) احکام سے صحت باقی رہے اور کوئی چاندیکی اسکی اگر دوز نامروج ہوں تو دوز نامروج ہو تو عدد و بکین کی لیکن جبکہ اپنی بچس سے بھی بائین تو مساوات تو رعایت احکام سے صرف لازم ہو بخلاف فلوس وغیرہ کی کہ وہ جب عددی ہو جاتے ہیں ہر وزن کا ملا نہیں رہتا اسلیٰ کہ فلوس میں قیمت محض اصطلاحی ہو اور ان میں خالص ایک ڈبل کو ایک سو تو بیسی سے چنانچہ دوز نام تفاوت ہو جائے سوا ان اور چاندی سو سے کسی شے میں شرط لکھنا ایک سو ہی اول وہ شرط او میں سے نکال کر سوال ربو یہ سی ہو تو اپنی جنس کے ساتھ نہ بھی جائے مثلاً تانبہ کی کوکان بعض تانبہ کی اور بوسی کوکان بعض بوسی کوکان کی اور اگر ایسا کیا تو اور کوئی شے اس کے ساتھ کر دی اور یہ بھی خوب سمجھ لے کہ ضبطت دوسری چیز ملی ہو اصل شے کو کم ہو مثلاً سو نیکی مٹی سو نیسی پتے اب اگر اوس شے کے ساتھ کچھ لو باہمی شریک کر لیا تو ضرور ہو کہ جو سونا مٹی سے نکلی وہ اس سو نیسی کم ہو جو خالص ہے اور اگر اسطرحی سونا اور لو یا دیا گیا تو یہ خالص سونا اوس سو نیسی کم ہو جو اوس مٹی میں جو دوزم کو چاندی کی کان یا مٹی بعض سو نیکی یا سو نیکی مٹی بعض چاندی کی بھی تو قیمت نقد و بیجا و صوم اوس مٹی یا کانین چاندی یا سونا یا جبکہ اگر کیا گیا ہو ضرور نکال دینا بیس معہم اور بیس باطل ہوگی کیونکہ بیان مٹی نہ بیس ہو نہ مقصود اسلیٰ کہ بیس اگر شرط کرے کہ بیس چاندی نکال لینے کے مٹو واپس لیجاو تو جائز ہی جیسو جو اس صندوق میں بیجا مگر صندوق میں بیجا اختیار ویت اس میں حاصل ہو (عالمگیری) چونکہ ان معاملات میں اختیار ویت محلی مقصود ہے بہترین ہے کہ مٹو مٹی مٹی مسات کر کے دکھا دیا جائے یا کوئی اور چیز ساتھ کر دی تاکہ اختیار ویت کا خدشہ نہ ہو اور اگر باقی مٹی سے کچھ نکالی تو بھی بیس بیس نقصان نہ ہو اور تاہم کو یہ ہو جان لینا ضرور ہے کہ اس میں کچھ مال میرا ہی ہے اور معاف کر دینے کے چار شرطیں ہیں یہ کہ مقام معین کر کی اوس مٹی یا جو اس میں سے نکالی پھیلے ہے وہ مقام اس کے مالک ہو سکتا ہے بیان کر دی کہ کتنا اگر کو دیا گیا تاکہ مقدار معلوم نہ ہے اگر زمین جنگل یا کہستان وغیرہ کہ ہے بیس ملک نہیں تو او میں جس دمی جیسا کہ ہم آئیدہ ذکر کر چکی نہ ہم بیس مٹو و لینا یا مالہ کرنا جیسے کسی قسم کی شرعی کراہت ہو اور اوس کا بیس صورتیں ہیں ۱۔ باعتبار بیس جیسی آلات لہو و

مسوچین کوئی چیز ناکرود جو کیند تا اس میں فریب ہی کرسی زیر براد و سلامت کہ سے مضائقہ نہیں اور اگر کسی جاندار کی تصور چنیا یا خریدنا یا بیگانہ کہ نہ سستی و بیرونی (کوئی کی مٹو خریدنا کرود جو عاقل کی سہ جزو کات میں معلوم کرود جو بیرونی مٹو نہ ہو بلکہ انگوٹھ چنیا کرود جو عاقل کی اور بیرونی جزو جو بیرونی کا ہی ہو حکم جو سلا ایسوی چیز چنیا جس کو گناہ ہر عادت ہو جو چیز شر و حرام و بائس تا کرود خست معلوم کی چیز میں مٹو اسیر کرچکے ایسوی معصیت پر اعانت نہو کی جیسی سکڑ یا انور کہ جیب او کی شراب تین توپنی واسے گناہ ہوں ورنہ شو ظاہر و محال ہے یا کسی فاعل مختار کے فعل پر او کی تہائی بدلائی موقوف ہو جیسی تار کرود خست کہ او کی لکری اور پتوں سی جائز نفع بھی لڑ سکتی ہیں یا ایسوں ورنہ ہر پارچہ ریشمی و زیور طلا و نقد اگرچہ بعض محل پر منوع ہیں مگر استعمال انفاذ دیا ر کی فعل اختیار سی پر موقوف ہو ممکن ہے کہ وہ اور غور تو تنگی لباس میں خرچ ہوں اور ممکن ہے کہ ممنوع استعمال میں آئیں اگر ہی دکان یا مکان ملو الفت یا شراہ فروش کو بکرایہ دنیا بشاہر و اسے اور زر کا کرایہ حلال مگر ان معاملہ میں دیا نہا ویکو کہ بیع با اعتبار رواج و مقام و قصد و عادت خریدار کی ممنوع استعمال میں آتا ہو یا نہیں اور ظن غالب پر عمل کری اور باوجود غالب ظن اگر معاملہ کیا تو بظاہر و اسے اور عند اللہ موافقہ ہی وائے اعلام ہم کہہ سکتی ہیں کہ جو چیزیں اکثر ممنوع عاتین خست ہوتی ہیں او میں سمجنا چاہی کہ گو با فعل فاعل مختار در میان میں نہیں کیونکہ عادت و رواج کو بہت اثر ہو جیسی طوافت یا کابل کو مکان کرانے پر دنیا یا غیر مختلط آدمیوں کی ہائے خصوصاً جو تار می پتی یا چینی میں پاک نہیں کرود تار کرود خست چنیا ہمارے شہر میں ایسویں چنانچہ کیا یقین ہے کہ ضرور ممنوع عاتین استعمال ہوگا پس احتیاط شرط سی واجب علت کر امت بیع کسی و جو کسی غیر مقرب یا مغلوب ہو یا اس سے سفر نہو تو صرف کر امت تنزیہی یا محالفت احتیاطی باقی رہی مثال رفع علت جیسی آلات حرب کفار اور یا خیر کی اعتراف چنیا اس وجہ سی منع ہو کہ بخلاف مسلمانوں کی احدی دینگی اعانت ہوگی مگر جبکہ اس

مسوچین کوئی چیز ناکرود جو کیند تا اس میں فریب ہی کرسی زیر براد و سلامت کہ سے مضائقہ نہیں اور اگر کسی جاندار کی تصور چنیا یا خریدنا یا بیگانہ کہ نہ سستی و بیرونی (کوئی کی مٹو خریدنا کرود جو عاقل کی سہ جزو کات میں معلوم کرود جو بیرونی مٹو نہ ہو بلکہ انگوٹھ چنیا کرود جو عاقل کی اور بیرونی جزو جو بیرونی کا ہی ہو حکم جو سلا ایسوی چیز چنیا جس کو گناہ ہر عادت ہو جو چیز شر و حرام و بائس تا کرود خست معلوم کی چیز میں مٹو اسیر کرچکے ایسوی معصیت پر اعانت نہو کی جیسی سکڑ یا انور کہ جیب او کی شراب تین توپنی واسے گناہ ہوں ورنہ شو ظاہر و محال ہے یا کسی فاعل مختار کے فعل پر او کی تہائی بدلائی موقوف ہو جیسی تار کرود خست کہ او کی لکری اور پتوں سی جائز نفع بھی لڑ سکتی ہیں یا ایسوں ورنہ ہر پارچہ ریشمی و زیور طلا و نقد اگرچہ بعض محل پر منوع ہیں مگر استعمال انفاذ دیا ر کی فعل اختیار سی پر موقوف ہو ممکن ہے کہ وہ اور غور تو تنگی لباس میں خرچ ہوں اور ممکن ہے کہ ممنوع استعمال میں آئیں اگر ہی دکان یا مکان ملو الفت یا شراہ فروش کو بکرایہ دنیا بشاہر و اسے اور زر کا کرایہ حلال مگر ان معاملہ میں دیا نہا ویکو کہ بیع با اعتبار رواج و مقام و قصد و عادت خریدار کی ممنوع استعمال میں آتا ہو یا نہیں اور ظن غالب پر عمل کری اور باوجود غالب ظن اگر معاملہ کیا تو بظاہر و اسے اور عند اللہ موافقہ ہی وائے اعلام ہم کہہ سکتی ہیں کہ جو چیزیں اکثر ممنوع عاتین خست ہوتی ہیں او میں سمجنا چاہی کہ گو با فعل فاعل مختار در میان میں نہیں کیونکہ عادت و رواج کو بہت اثر ہو جیسی طوافت یا کابل کو مکان کرانے پر دنیا یا غیر مختلط آدمیوں کی ہائے خصوصاً جو تار می پتی یا چینی میں پاک نہیں کرود تار کرود خست چنیا ہمارے شہر میں ایسویں چنانچہ کیا یقین ہے کہ ضرور ممنوع عاتین استعمال ہوگا پس احتیاط شرط سی واجب علت کر امت بیع کسی و جو کسی غیر مقرب یا مغلوب ہو یا اس سے سفر نہو تو صرف کر امت تنزیہی یا محالفت احتیاطی باقی رہی مثال رفع علت جیسی آلات حرب کفار اور یا خیر کی اعتراف چنیا اس وجہ سی منع ہو کہ بخلاف مسلمانوں کی احدی دینگی اعانت ہوگی مگر جبکہ اس

مسوچین کوئی چیز ناکرود جو کیند تا اس میں فریب ہی کرسی زیر براد و سلامت کہ سے مضائقہ نہیں اور اگر کسی جاندار کی تصور چنیا یا خریدنا یا بیگانہ کہ نہ سستی و بیرونی (کوئی کی مٹو خریدنا کرود جو عاقل کی سہ جزو کات میں معلوم کرود جو بیرونی مٹو نہ ہو بلکہ انگوٹھ چنیا کرود جو عاقل کی اور بیرونی جزو جو بیرونی کا ہی ہو حکم جو سلا ایسوی چیز چنیا جس کو گناہ ہر عادت ہو جو چیز شر و حرام و بائس تا کرود خست معلوم کی چیز میں مٹو اسیر کرچکے ایسوی معصیت پر اعانت نہو کی جیسی سکڑ یا انور کہ جیب او کی شراب تین توپنی واسے گناہ ہوں ورنہ شو ظاہر و محال ہے یا کسی فاعل مختار کے فعل پر او کی تہائی بدلائی موقوف ہو جیسی تار کرود خست کہ او کی لکری اور پتوں سی جائز نفع بھی لڑ سکتی ہیں یا ایسوں ورنہ ہر پارچہ ریشمی و زیور طلا و نقد اگرچہ بعض محل پر منوع ہیں مگر استعمال انفاذ دیا ر کی فعل اختیار سی پر موقوف ہو ممکن ہے کہ وہ اور غور تو تنگی لباس میں خرچ ہوں اور ممکن ہے کہ ممنوع استعمال میں آئیں اگر ہی دکان یا مکان ملو الفت یا شراہ فروش کو بکرایہ دنیا بشاہر و اسے اور زر کا کرایہ حلال مگر ان معاملہ میں دیا نہا ویکو کہ بیع با اعتبار رواج و مقام و قصد و عادت خریدار کی ممنوع استعمال میں آتا ہو یا نہیں اور ظن غالب پر عمل کری اور باوجود غالب ظن اگر معاملہ کیا تو بظاہر و اسے اور عند اللہ موافقہ ہی وائے اعلام ہم کہہ سکتی ہیں کہ جو چیزیں اکثر ممنوع عاتین خست ہوتی ہیں او میں سمجنا چاہی کہ گو با فعل فاعل مختار در میان میں نہیں کیونکہ عادت و رواج کو بہت اثر ہو جیسی طوافت یا کابل کو مکان کرانے پر دنیا یا غیر مختلط آدمیوں کی ہائے خصوصاً جو تار می پتی یا چینی میں پاک نہیں کرود تار کرود خست چنیا ہمارے شہر میں ایسویں چنانچہ کیا یقین ہے کہ ضرور ممنوع عاتین استعمال ہوگا پس احتیاط شرط سی واجب علت کر امت بیع کسی و جو کسی غیر مقرب یا مغلوب ہو یا اس سے سفر نہو تو صرف کر امت تنزیہی یا محالفت احتیاطی باقی رہی مثال رفع علت جیسی آلات حرب کفار اور یا خیر کی اعتراف چنیا اس وجہ سی منع ہو کہ بخلاف مسلمانوں کی احدی دینگی اعانت ہوگی مگر جبکہ اس

دوم بیع و شرط یا بیع و شرط منفصل و متعلق کہ درین نیز ایک مستحقین و دو معاملی اور او سکو چار صورتیں بین
جسمین با بیع یا بشری یا بیع مستحق یا نفع ہو جس پر یہ مکان بین بشری یا کہ مشتری او سکو ایک زمین غریب
کرائی پر یا منت ریز دی یا بیع او شرطی یا اگر کسی یا یہ غلام فرست سی صحت رکھا جائی ہے بین
غیر کو حق قائم ہو جس پر بیع بین شرط کہ زید کو یا یا یا مکان بیخود الو یا کہ زید کو رکھ لو سکو و بشری چنانچہ
یکس کا نفع ہو نہ کوئی دوسرے کے اور نہ متعارف ہوں نیز یہ کہ کسی فرسخ نہ کی جائی یہ مکان نہ کوئی دوائی سکو
متعارف ہوں یعنی ہوں جن امور کہ بیع غیر شرطی کے متعلق ہوں پس کھلا چکن قالب پر چربا دویا یہ کپڑا
تہ کر دویا یہ ادویہ وغیرہ چربا میں باندھ دو یا کتاب کو درق پیچہ کر دو و سوم فساد نقصان یعنی بعض ضرر یا
بیع کا ترک کرنا جس مال کا غیر متقدور تسلیم ہوا یا غیر و مال بس پر وہ یا او سکو قائم مقام قابض ہو پس مال
و متعلقہ اور منقولہ اور بیع قبل از قبض اور دین اور مرہون کو بیع فاسد ہے اسلئے کہ اسلئے قابض مال کو
قائم مقام نہیں بن۔ یا مدت ادائیگی میں مجبور ہو جس پر جب کسیت کئے یا نخواہی یا زید سفر سے
آئی یا پانی برسی میں او اگر نیکی یا کسی اور امر کی تصریح نہ کی گئی جو اخراج بیع میں داخل ہے جس کو گوشت یا
کپڑا یا اور منقہ قطع نہ میں کیا الغرض جو امور اقتضای بیع کو خلاف ہیں یا کسی قسم کو شائع پیدا کر نی
والی ہیں وہ سب موجب فساد ہیں اور اقتضای بیع یہ کہ مشتری بیع کا اور بیع میں کا پورا مالک
ہو جائی پس جو امر اس کمال مالک کو ساقط یا کسی دوسرے امر کو ثابت کرے وہ مفسد بیع ہے اسلئے کہ
بیع فاسد یا فساد اصل کی بیع مرتفع نہیں ہو سکتا شرط اول فساد نقصان اگر قبل از منقہ بیع ضمانت
مرتفع ہو جائی تو بیع صحیح ہو جائی ہے جس پر وہ شرط زائد جو لازم کیے گئے تھو ترک کر دی جائی یا مدت
مجبور بیان کر دی جائی یا ثمن نقد دید یا جا یا مال منقولہ و مرہون قبضہ میں آجائے سکو شرط
دوم و سوم اگر لازم و ضروری نہ متصور ہو تو خود بخود ساقط ہو جائیگی اور بیع ثابت ہوگی اسلئے
کہ جن شرط امر جو خلاف شرط اول ہے کہ او میں ایک مستحق مدعیت اور او سکو اسے غرض و معاملا کیلئے
اور شرط دوم و سوم ایسی نہیں اور شرط چارم موافق مقتضای عقد و قائم بیع ہے اس سے کہ ضرر نہیں

بیع و شرط یا بیع و شرط منفصل و متعلق کہ درین نیز ایک مستحقین و دو معاملی اور او سکو چار صورتیں بین
جسمین با بیع یا بشری یا بیع مستحق یا نفع ہو جس پر یہ مکان بین بشری یا کہ مشتری او سکو ایک زمین غریب
کرائی پر یا منت ریز دی یا بیع او شرطی یا اگر کسی یا یہ غلام فرست سی صحت رکھا جائی ہے بین
غیر کو حق قائم ہو جس پر بیع بین شرط کہ زید کو یا یا یا مکان بیخود الو یا کہ زید کو رکھ لو سکو و بشری چنانچہ
یکس کا نفع ہو نہ کوئی دوسرے کے اور نہ متعارف ہوں نیز یہ کہ کسی فرسخ نہ کی جائی یہ مکان نہ کوئی دوائی سکو
متعارف ہوں یعنی ہوں جن امور کہ بیع غیر شرطی کے متعلق ہوں پس کھلا چکن قالب پر چربا دویا یہ کپڑا
تہ کر دویا یہ ادویہ وغیرہ چربا میں باندھ دو یا کتاب کو درق پیچہ کر دو و سوم فساد نقصان یعنی بعض ضرر یا
بیع کا ترک کرنا جس مال کا غیر متقدور تسلیم ہوا یا غیر و مال بس پر وہ یا او سکو قائم مقام قابض ہو پس مال
و متعلقہ اور منقولہ اور بیع قبل از قبض اور دین اور مرہون کو بیع فاسد ہے اسلئے کہ اسلئے قابض مال کو
قائم مقام نہیں بن۔ یا مدت ادائیگی میں مجبور ہو جس پر جب کسیت کئے یا نخواہی یا زید سفر سے
آئی یا پانی برسی میں او اگر نیکی یا کسی اور امر کی تصریح نہ کی گئی جو اخراج بیع میں داخل ہے جس کو گوشت یا
کپڑا یا اور منقہ قطع نہ میں کیا الغرض جو امور اقتضای بیع کو خلاف ہیں یا کسی قسم کو شائع پیدا کر نی
والی ہیں وہ سب موجب فساد ہیں اور اقتضای بیع یہ کہ مشتری بیع کا اور بیع میں کا پورا مالک
ہو جائی پس جو امر اس کمال مالک کو ساقط یا کسی دوسرے امر کو ثابت کرے وہ مفسد بیع ہے اسلئے کہ
بیع فاسد یا فساد اصل کی بیع مرتفع نہیں ہو سکتا شرط اول فساد نقصان اگر قبل از منقہ بیع ضمانت
مرتفع ہو جائی تو بیع صحیح ہو جائی ہے جس پر وہ شرط زائد جو لازم کیے گئے تھو ترک کر دی جائی یا مدت
مجبور بیان کر دی جائی یا ثمن نقد دید یا جا یا مال منقولہ و مرہون قبضہ میں آجائے سکو شرط
دوم و سوم اگر لازم و ضروری نہ متصور ہو تو خود بخود ساقط ہو جائیگی اور بیع ثابت ہوگی اسلئے
کہ جن شرط امر جو خلاف شرط اول ہے کہ او میں ایک مستحق مدعیت اور او سکو اسے غرض و معاملا کیلئے
اور شرط دوم و سوم ایسی نہیں اور شرط چارم موافق مقتضای عقد و قائم بیع ہے اس سے کہ ضرر نہیں

ہوگی اور ماضی بدولت خصوصیت و قیام مدعی کی حکم نہیں کر سکتا مثل جہم کو ایک کتاب دینگی مستحق
 کہ لکھنے لکھنے کے لیے وہ شرط اسحاق یعنی وہ دے جسے جو کسی فعل یا معاوضہ پر معلق ہوں اس میں
 دوسری طرف سے قبول شرط پر واجب شرط یا بالی ہے تو تخیل دینا تو قضا لازم کیونکہ گائیہ عقد
 ہو اور ایک معاوضہ کی وجہ سے مستحق و فائسی زید و عمر کو کما کر تم دریا دیا جا کر و بشرط صحت و ستر
 و شکی یا میرے مقدمہ میں و کالت کرو بشرط کا سیالی سو روپیہ کو یا ہمارا مال بطور ہا کر لیا گیا
 اپنا مال میں بدو و صورت واپسی خرچ آمد و رفت ہم دیکھ یا فلان حتیٰ جو ہوتا رہا ہمارے یا ایک کے
 ذمے ہو دست بردار ہو یا مال ہم نے بیچا ہم اس قیمت پر خریدتے یا تم ایک کے سے بیچ رہے ہو
 جسے اس قیمت پر بیچا اپنا مال ہمارے ساتھ لیا اگر ہم خریدیں تو نکلا اس آمد و رفت کا نقصان
 دین الغرض جو بشرط مشروط کہ قبول کرے پر موقوف ہو وہ لازم ہے یہ وہی ہے ہمارا فلان کام ہو جائے
 تو اس قدر دیکھ کہ محتاج قبول ہے نہ قضا لازم زید نے ایک طبیب سے علاج کرایا کسی کو اپنے
 مقدمہ میں وکیل کیا اور یہ قرار پایا کہ زید جملہ مصارف علاج و مقدمہ سے بری ہو البتہ بشرط
 کا ایسی ہی اس قدر دیا جائے گا اب اگر مجموعہ معاوضہ محنت و مصارف ایک رقم ہے جس پر ہمارے
 بالصف یا ثالث مال تو شرط صحیح اور معاوضہ مذکور لازم ہے اور جملہ مصارف و مواضع ہمیں
 جائے گا اور اگر معاوضہ مصارف علیہ اور محتانہ علیہ قرار پایا جیسے سو روپیہ بابت دو اکو اور دو
 حق معاوضہ تو یہ شرط فاسد غیر معتبر ہے اور قیمت و مصارف بطور بیع فاسد لازم اسلام کہ اگر وہ
 مال ہے تو شرط ادائیگی اور اگر قرض ہے تو شرط عید ادائیگی اور دوا وغیرہ میں قرض ہے صحیح نہیں
 جیسا کہ باب القرض میں معلوم ہو گا اگر کوئی نظیر معاہدہ نہ رعایت ہو جیکہ زمین بدین شرط لیا جائے
 کہ جب قدر پیرا ہو گا اس کا نصف یا ثالث مالک زمین کا ہو اور مصارف مزارع کے ذمے ہیں
 واضح ہو کہ یہ ایک بڑی اصل جامع اور واسع ہے جو ایک عمدہ الغامات سبحانیہ و فیضان الہی
 سے اس رسالہ میں ہے اس سے ہر قسم کی معاملات کا جواز نکل سکتا ہے چاہے کہ جو معاملہ ہو اور سو
 پہلو دوسری حق و کفر و دیکھیں اگر کسی عقد مشروع کو موقوف ہے تو اس کو احکام کی پابندی
 کریں ورنہ غور کریں کہ اصول شرعی مخالفت ہے یا نہ اگر مخالفت ہے تو مشرک و مردود و ورثہ
 اسباب سے متعلق و معدوم ہو گا اس کو فروغ و تفرقات میں مذکور ہو گا میراث بعد تہذیب و تہذیب

ملک یا مال مثلاً جو مال ایک شخص کو دیا جائے اور وہ مال کو فروخت کرے اور اس سے حاصل ہونے والا مال اس شخص کو دیا جائے تو اس شخص کو اس مال کا مالک ہونا چاہیے نہ کہ اس شخص کے مالک ہونا چاہیے

اس میں شرط کو کبھی میں کہ تبدیل و تغیر نہ پایا جائے یہ تفصیل بیان سن کر اور دوسری ہوا تو پھر پانی سے
فقط غلامی میں جائز ہے جو شریعت میں ناجائز ہو یا بیع سلم کو جائز نہ دیکھی یا استحان کو کبھی حکم عام و مطلق
میں نہ حاصل ہو جو شرط شریعتی و غیرہ اور میں استحان شرط نہیں سونگہ لیتا یا جائز لیتا اور غلام کے
دیکھ کر تو غیر مطلق نہیں ہوتا (عام المکیر) پس غلام یا لونڈی یا اور چیز کی تصویر عکسی اور زمین و
مکان وغیرہ کا نقشہ دیکھ لینا کافی نہیں اور صرف رضائے خیار و رویت ساقط نہیں ہوتا یعنی اگر
بے دیکھی مشتری نے لے لیا کہ جو خیار نہیں ہو تو اس سے کہ نہیں ہوتا البتہ اگر کوئی ایسا تصرف کرے
جس سے بیع قابل رد نہ ہے یا مشتری مر جائے یا بیع عیب دار یا پاک ہو جائے تو خیار و رویت
نہیں لگتا یعنی بعد دیکھ کر اسی واپسی کا اختیار نہیں پس شک جب نافی ہو جائے تو لگایا خیار
رویت نہ لگتا تو اسی کا دیکھنا معتبر نہیں بان وکیل کا دیکھنا کافی ہے نہ خیار و رویت کی مدت کو ایسے
امر پر موقوف کرنا جبکہ ہونا ہونا ضروری ہو جائے نہیں جیسی جب تک زید آئی یا جب تک پانی پر
آوے کہ عید فطر یا رمضان تک خیار ہو جائے نہ اسلئے کہ پانی برسا یا زید کا آنا ضروری نہیں ہوگا
عید اور رمضان کو مسئلہ زید نے ایک صندوق عمر فسی مول لیا اور کہا کہ اسی فلاں مقام پر لپٹا
پس جب صندوق اس مقام پر پہنچ گیا خیار و رویت ساقط ہوا اور یہ فقہیہ پولیٹ کا قول ہے اسلئے
کہ یہ حمل و نقل و تحلیف و ماوث ہے اگرچہ صندوق مقام میں پہنچے تو پھر بلکہ راہ میں ہو تب بھی خیار
ساقط ہو جائیگا صفت و واضح رہے کہ تفریق صفتہ جائز نہیں مثلاً چار برتن یکشت بیچے یا
خریدے اگر کو یہ اختیار نہیں کہ بعض برتن خریدے اور بعض نہ خریدے اگرچہ قیمت ہر ایک کی علیہ
ہو ہو لیکن جب بیع پر قبضہ ہو گیا صفتی کا حکم نہ رہا پس جب تک بیع قبضہ میں نہ آئے اور
چارونسی ایک معیوب یا سستی نکلا تو خواہ چارون پہرے جائیں یا چارون خریدار کے
پاس رہیں اور قبضہ کے بعد البتہ وہی حیب دار یا سستی چیز پر جائیگی کیونکہ قبضہ سی صفتہ تھا
ہو گیا البتہ اگر قیمت علیہ علوہ نہ بیان کی جائے یا ایسی چیز ہو جسکی تفریق میں نقصان ہے جیسے
دری - تھان - گوڑی - کدو کا بین - دوسوزی وغیرہ تو تفریق نہ ہوگی کیونکہ یہ حکم استثنائی
نہ خیار شرط یا خیار رویت وغیرہ جب تک ساقط نہ ہو نہ قبضہ کامل ہوتا ہے نہ صفتہ تمام
کیونکہ جب تک خیار باقی ہے بیع لازم نہ ہوگے قبضہ اس المال سلم اور بیع منقولہ میں

اور نہ وزن کرنا لازم ہوگا ایک لکڑی کی تانویا ٹوک چکر ازیر سے لکر کے اکتھ بیچا پر کر سٹ بدخواست
 چنانچہ شروع کیا اور جب سب بک گیا تو جتنے بچے متفرقات مجموعہ وزن ہوا وہی قیمت
 ہر مشتری نے اپنی بائع کو دی اب ناویا چکر اگر بائع کا ہے تو اجارہ اور کرانی کا ہے تو لکڑی
 ازیر خرید کر دینا یا بچا سے قبضہ کر کے ہے اور یہ بار اولت پست کرنا ضرور نہیں کیونکہ اس میں سخت
 نقصان ہے مگر یہ اجازت وغیرہ مناسب سختی میں داخل کر سکتے ہیں فاسد ہوگی اور ایک روٹی
 جو آئین ہو اسب کی طرف سے کافی ہوگا اگر بوقت وزن وہ سب بیچنی والیاں اذکی قائم مقام ہو جو
 سون ورنہ نہ بیچ بل من نیز میری نیلام دیکر تہیہ اور جب بولی ختم ہو بائع بیچنے نہ بیچنے کا اختیار
 ہے کیونکہ یہ بولی بائع کی طرف سے نہیں ہوتی بلکہ خریدار کی طرف سے ہے یاں جبکہ بائع نے اولاً
 اپنا ارادہ ظاہر کیا کہ یہ چیز ایک روٹی کو سب پر خریدار نے قبول کر لیا بیچ تمام ہوئی اور بیچ دیکھا گیا
 تو اختیار رویت باقی ہے آج کل نیلام میں اکثر چند امر ضرور ہے بین آخر بولی پر ضرور ختم ہو جائیگا
 یہاں تک کہ اگر قیمت بحسب رضای بائع ہو تو بیکشیت خریدار اپنے نام چتر کے لکر بیچ ضرور ختم
 یہ شرط لغو ہے اور حوال اس شرط کے ساتھ بیچا جائے اسکی بیچ صحیح نہیں ہے نیلام کرنا والا
 اجرت ضرور لے لیا گیا نیلام ہو یا نہ یہ شرط بیکشیت سے ہے اسلئے کہ وہ اجرت ہے اثر مرتب ہو یا نہ اور
 اگر اجرت بشرط نیلام قرار پائی تب ہی جائز ہے کہ اگر بائع نے خود خرید لیا تو اجرت نقص ورنہ
 اصل یہ شرط لغو ہے جیسا کہ احکام اجازت میں مذکور ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ ہاں بطور وعدہ پیش
 کی کا اختیار ہے اور بائع کا خود چتر الیا اور نیلام نہ ہونا ایک ہی شرط ہے یہ کہ اگر بائع نقد روپیہ
 تو اجرت نیلام فی صدی عہ اور بیکشیت کر کے تو اجرت فی صدی عہ ہر یہ شرط تب درست
 ہے کہ بائع قبل نیلام لیکس ورت اختیار کر سٹ جیسا کہ بیچ میں ہے کہ نقد میں یہ چیز و کو اور فرض
 میں عہ کو اور ایک امر طر ہو گیا تو جائز ہے ورنہ اجرت مجبول اور معادلہ فاسد ہو جائیگا
 پس اگر نیلام کرنے والی نے یہ شرط مشتر کر دی ہو تو قبل نیلام کرانی امر قرار چکا
 ہو تو اجرت مجبول اور یہ اجارہ فاسد ہوگا اور اجرت بل جو اشتہار سے زائد نہ ہو جائے ہوگا قیمت
 بڑا نیلے غرض سے بائع کا یا کسی دوسرے شخص کا ہونا نہیں اور عہ و اور عہ و کمرہ اس شخص
 کوئی چیز ہونا اس میں ہل منسا لکھ کار گیر کا جو دوسرے متاعل پایا جائے یعنی آدمی اور چیز کو

اگر بائع نے
 خود خرید لیا
 تو اجرت نقص
 ورنہ اصل یہ
 شرط لغو ہے
 جیسا کہ احکام
 اجازت میں مذکور
 ہوگا انشاء اللہ
 تعالیٰ ہاں بطور
 وعدہ پیش کی کا
 اختیار ہے اور بائع
 کا خود چتر الیا
 اور نیلام نہ ہونا
 ایک ہی شرط ہے
 یہ کہ اگر بائع نقد
 روپیہ تو اجرت نیلام
 فی صدی عہ اور
 بیکشیت کر کے تو
 اجرت فی صدی عہ
 ہر یہ شرط تب درست
 ہے کہ بائع قبل نیلام
 لیکس ورت اختیار کر
 سٹ جیسا کہ بیچ میں
 ہے کہ نقد میں یہ
 چیز و کو اور فرض
 میں عہ کو اور ایک
 امر طر ہو گیا تو
 جائز ہے ورنہ اجرت
 مجبول اور معادلہ
 فاسد ہو جائیگا
 پس اگر نیلام کرنے
 والی نے یہ شرط
 مشتر کر دی ہو تو
 قبل نیلام کرانی امر
 قرار چکا ہو تو
 اجرت مجبول اور یہ
 اجارہ فاسد ہوگا
 اور اجرت بل جو
 اشتہار سے زائد نہ
 ہو جائے ہوگا قیمت
 بڑا نیلے غرض سے
 بائع کا یا کسی
 دوسرے شخص کا
 ہونا نہیں اور عہ
 و اور عہ و کمرہ
 اس شخص کوئی چیز
 ہونا اس میں ہل منسا
 لکھ کار گیر کا جو
 دوسرے متاعل پایا
 جائے یعنی آدمی اور
 چیز کو

بنوایا کرتے ہیں جیسے جو تالے و غیرہ سے حضرت عائشہؓ کی خدمت تک پہنچا کر دیا کرتے تھے۔
 چہرہ آخر میں اس کے گناہ تھے نہ مامور حضرت یزید بن ابیہریرت گناہ تھے اور انہیں صاحب گناہ تھے ایک دو تو
 مختلف ہیں جیسا کہ مسطور ہے کہ وہ ایک ہی ہے کہ ایک کو کسی اور کو باریک بینی سے اختیار کرنے کے واسطے
 اختیار تھا کہ اوسے ہی چیز کو دیکھو و سب کو دیکھو کہ وہی لازم ہے بنوالت و اسے کو اختیار رویت مال
 ہوا (یہ) اور مختار ہوا فتح رہے کہ اگر اختلاف بہت مروج ہو اور بہت سی چیزیں بنوالت کے جائز ہیں
 کیونکہ کیا یہ چیزوں کا بنوالت ضروری امر ہے اور جو چیزیں بکثرت پائی جائیں اور نہیں ہو کہ کسی کوئی
 محنت تمام باطن سے مطلوب یا منافع مقصود ہوتا ہے اس بنا پر ان سے کیا استغناء داخل ضرورت
 و شامل تھا بلکہ یہ چیزیں میں مشغول ہو کر انحضرت سے منبر جو بی بنوالت چلا کر اوس زمانہ میں صرف
 کیا شاید کسی کو معلوم ہو کہ بنوالت ضرورت و کثرت معاملات استغناء میں تعین مدت سے بھی
 چارہ نہیں اسلئے کہ اگر مدت معین ہو تو وقت وصول معلوم ہو گیا کہ مقدار خرچہ بیان ہو گیا اور
 اگر مدت قیصر مشروط ہو تو ایسی چیزیں جو جلد میں بنوالت یا مطلوب نہیں وقت ہوگی لہذا
 تجارت و عدم تعین مدت شرط ضروری نہیں ہے اور مہنوعا کی دو تعین ہیں بلکہ جسکی لینے
 لینے سے مصالح کا نقصان شامل اعتبار نہیں کیونکہ وہ شواکثرت مستعمل و فروخت ہوتی ہے
 اوس میں کوئی چیز تہی یا خاص طور کی نہیں بنوالت کہ اور کارگیر بدولت فرمایش ہی اوسے بنایا اور
 بھی کرتا تھا اس میں مشتری کو اختیار رویت حاصل ہے جسکی واپسی سے کارگیر کا کمال نقصان
 ہو گا خواہ پاک نہیں سکتا بلکہ خواہ قیمت کم یا کی سزا خداد اس قدر روپیہ اوس میں صرف ہوا کہ
 فی الحال نہ وصول ہو تو بیع ثانی کے انتشار تک اسکی دوسرے کاروبار میں نقصان و بوج ہو گا
 خواہ یہ بدولت فرمایش ایسا مال کہ نہ بنانا تھا علی بنوالت یا ایسی شکل کو معین بدولت حجت بنوالت
 والیکو اختیار رویت و بنایا بابت استغناء ہے اور اسی پر اقوال فقہاء دلالت کرتے ہیں کیونکہ وہ
 استغناء میں شامل کو شرط فرماتے ہیں اور قائل سیطرہ جاری ہے ہاں یہ امر کہ قائل ان
 زمانہ حجت نہیں تھے کہ اس مخالف قیاس یا مثبت امر جدید ہو اور یہ اولی چیز نہیں ہے
 چنانچہ صحیح نمونہ بنایا گیا یا ممکن ہو اور اگر نمونے پر فیصلہ ہو تو اختیار رویت ساقط ہو گا اسلئے
 معاملہ میں جلد شرط کا طر کر لینا بلکہ کہ لینا ضروری ہے مگر اکثر جہ سے کارخانہ و یا سرکار و زمین سے ضرور

بنوالت کے لئے جو چیزیں
 بنوالت کے لئے جو چیزیں
 بنوالت کے لئے جو چیزیں
 بنوالت کے لئے جو چیزیں
 بنوالت کے لئے جو چیزیں

کہ بعض چیزوں کی قیمت ایک معاہدہ ہو جاتا ہے کہ اس قدر مال یا قسط واد و صاف قیمت معلوم
 مقامات معلوم ہو جو دیکھا جائے پس اس کے کل قیمت فوراً نقد دیدی گئی اور بیع بائع کے
 پاس یا بازار میں موجود ہو اور مقدار اور قیمت وغیرہ ممکن ہے تو بیع سلم ہر سال اگر بیع بنوایا
 جائے تو استغناح اگرچہ مدت طویل بھی ہو سکتا ہے اگر بیع نہ ہو تو بیع بنوایا گیا ہو بلکہ صرف ہونے
 وغیرہ پر فیصلہ ہو جو قویہ معاہدہ بیع وشراب ہے اور قضا لازم شل ازید نے بیکر سے کہا کہ ہم یہ بندہ وق
 عہد خریدنی لے اور بیکر نے بیچ کا وعدہ کر لیا اب اگر نہ رویت بیع کی رعایت اور تفصیل کر دی گئی ہو
 اور صلح اور شف مسدود خالی ہو تو اس معاہدہ کی تکمیل دونوں پر لازم ہے اور اگر باہم کسی خوش صلح
 کی گئی تو صلح ساقط اور عوض عائد ہوگا پس جب منظور ہو کہ مال مرہون یا معصوب یا غیر مقبوض
 یا ناقار یا غیر معین بھی جائے تو بیع الکی جائز نہیں اسلئے کہ بیع کا معین کرنا شرط ہے مگر خرید و فروخت کا
 معاہدہ صحیح ہے اسلئے کہ نہ انہیں کسی اصل شرعی کی مخالفت ہے نہ بے ایسی معاہدہ وکی کارروائی
 ممکن اور ولائ الی سیکر شرط سلفہ ہیں گذر گئے ہیں اکثر ایسا ہوتا ہے کہ بہت مال مطلوب ہے اور اس کا
 ملنا بدولت ایک مدت دراز کر ممکن نہیں یا ایک بار خرید لینا یا کل قیمت دیدینا اور انتظام و نگرانی
 کرنا دشوار ہے خصوصاً سلاطین اور احرار اور بڑے بڑے تاجروں کے ایسے معاہدہ وکی ہمیشہ ضرورت
 رہتی ہے جو لوگ ملکی انشامات اور تجارتی وسعت اور جنگی ضرورت اور حقوق کی حاجت سے
 واقف ہیں وہ کبھی ایسے معاہدات کی ضمانت میں شک نہیں کر سکتے اگر اس معاہدہ میں تعداد
 کل بیع کی معین نہ ہو بلکہ یوں قرار پائے کہ جب تک زید بیمار ہے ہم تو لی شربت انار روز دیا کرو
 یا جس قدر اس تقریب میں صرف ہو اس صورت میں ہر روز بیع جدید ہو جائے یا اگر یگی اور زید
 بطور عہدہ دیا جاتا ہے تو قضا و مجبور نہیں ہو سکتا اور عقد بیع اور معاہدہ بیع میں یہ فرق ہے
 کہ بیع بعد بیع کر ملک مشتری ہو جاتا ہے قبضہ یا یا مشتری جو وقت اسکے نش و نگہ ہو سکتا ہے
 یا بیع مسودہ و زائد ہو یا نہ اور ان حقوق میں جو بائع کو ذمی پہلے سے تھے یا اب ثابت ہوئی
 اس بیع کو کچھ تعلق نہیں اور اس سے نفع حرام ہے اور مشتری کو نفع حلال اور معاہدہ بیع
 میں وہ مال نہ بیع قرار دیا جائیگا نہ مشتری کو اس سے کچھ تعلق نہ ہو سکتا مرنے کے بعد وراثت پر
 نہ ملے گا اور نہ در صورت قبضہ یا یا مشتری تصرف جائز ہے مسئلہ زید نے ایک چیز بیکر سے خریدی

کہ جس میں بیاد تینہ پایا پر کسی وقت کی طرح سو فیقہ نہیں ہو گیا اور اسی استثنیٰ میں آیا تو یہ
 ضرورت نہ پڑتا تھا کہ وہ کسی کا حق نہیں اور معاہدہ بیع کی صورت میں یہ تصرف نہ
 ہے اور اگر کوئی واپس حاصل کرے معاہدہ کنزوالہ و فاسی احمد کرے تو وہ دست اسکان بہ قدرت تکمیل کر لے
 جائیگی اور یہ صورت مجبوری خواہ مارعی انتشار کرے یا معاہدہ کرے و گزری کسی اور قسم کا مال و مال
 ہو گا اور نشیہ اسکی بیع مسلم ہے جبکہ مسلم الی مجبور ہو اقالہ یعنی بیع تمام و صحیح ہو جانے کی بعد ایک دن تو
 در خواست سی برضا مندی بیع و کس واپس کرنا جو من و یا نہ اس سے بیش کنی نہ ہو گی مگر جبکہ
 بیع ناقص یا کم یا زیادہ ہو جائیگی ثلث باقی نہ ہو یا نہ مگر بیع کا بعینہ موجود ہو یا نہ اور یہ مگر بیع ناقص
 میں ایک طرف سوال کا باقی رہنا کافی نہیں اسلیکے کہ دونو طرف مال پر ستر قیمت بیش و کم ہوئے
 یا بیع ہلکا ہو یا قابل رد نہ یا تو یہ بیع جاریہ ہر اقالہ نہیں کلیہ جن معاملہ میں مالی معاوضہ ہر جیسو
 بیع۔ اجاد۔ عذر عت۔ بیع فضولی کی اجازت۔ ویشی بری کرنا یا ستر مالی وکیل وقت پنچایت
 تقسیم۔ یہ سب معاملی تعلیق و شرط فاسدہ سے فاسد ہو جاتے ہیں اور جن میں معاوضہ مالی نہیں
 بلکہ محض احسان ہر جیسی قرض۔ ہبہ۔ وصیت۔ شرکت۔ مضاربت۔ اقالہ یا شرط اور تعلیقات
 فاسدہ سے فاسد نہیں ہوتے (کنز) مسئلہ جب بیع بک گیا اور قبضہ میں آئیے پہلے کہ زیادہ ہوا
 مثلاً درخت میں پہل کی یا جانور کے بچ پیدا ہوئے وہ ایک خریدار پہنچا دیا مسئلہ مالک بعد ثبوت کے
 اگرچہ رفع ہو جائے مگر بقدر تصرفات کسی وہ باقی رہیگی اور جو منافع اوٹھائی وہ مٹال ہوگی جیسو
 بیع مستحق تھا یا اقالہ کیا گیا تو جو فائدہ اس سے حاصل کیے گئے وہ سب حلال ہیں پس جبکہ زید
 نے ایک گھوڑا خریدا اور چند ہی اوپر سوار ہوا کیا پہر بک کر دیا مگر کے پاس وہ گھوڑا خریدا
 بعد از ان خالہ نے دعویٰ کیا کہ میں اس مالک ہوں اور عمر نے فریب یا لا علی سے بیچا تھا اب زید کو
 وہ منافع جو حاصل کیے حلال ہیں اور وہ تصرف یعنی ہبہ وغیرہ جائز اور قیمت گھوڑا کو عمر کے ذمہ
 عائد ہوگی اور گھوڑا زندہ ہو تو باوجود جواز تصرف وہ گھوڑا مالک کو ملا یا جاتا اور عمر سے قیمت
 بیجائی دلائی اور اسکی اجرت جائز نہیں (در مختار) مگر شرط یہ ہے کہ دلال جس سے اجرت نہ
 اسکا طرفدار و خیر خواہ ہو اور دونوں اجرت ملنا یا فریب ہی خریدار کی طرف ہو کر درپردہ یا بیع
 کی خیر خواہی کرنا مفاد اور ممنوع ہر دلال پر تقاضا ہو سکتا ہے کہ ثمن یا بیع وصول کرادے

بشری اگر سب داپس کرے تو بائع دلالی پھر سکتا ہے اور اگر خود بائع مال داپس لے یا کسی اور
وجہ شرع ہو تو دلالی داپس نہیں ہو سکتی (عقود الدیہ) رشوت خواہ محض ظلم و حق تلفی کے
لیو و بجائی ہو یا اپنے غلامی اور مخالفت حق کے واسطی یا صرف اپنا نفع بدون ضرر غیر مقصود ہو
اور یعنی دالا خواہ خود حاکم ہے خواہ ایسا ذلیل کا جس کو اس معاملہ خاص میں بوجہ اپنے منصب یا
کے مداخلت ہو خواہ محض اجنبی یعنی اس امر خاص میں کہ بدخلت نہیں ہے جیسی دلال وکیل مزدور
پس ظلم کرنے یا ظلم کرانے پر رشوت لینا جیسے زید سے دوسرے رشوت لے کر کہہ کر کے دوسرے میں بکھر
برسی کرونگا یا اپنی آقا کو اسکی ترغیب دلاؤنگا یا ایسی کوئی بات کرونگا کہ جس سے میرا آقا کو تیری
طرف داری لازم ہو یا تیرے دعوے کو حقیقت یا دعویٰ کو دروغ کو سیکھا یقین آجائی یا ایسا عہد و یا کام
جسمین میرے آقا کا نقصان یا کسی دوسرے شخص کا ضرر ہے دلاؤنگا یا اپنے آقا کے حقوق و اموری
کے مطابق اور مخالفت میں تجھے اعراض کرونگا یا ایسا کام میں کسی مقام پر سعی کرونگا
یہ سب امور ممنوع اور رشوت لینے و دینے والی دو تو ماعون ہیں اسلیو کہ یہ محض ظلم ہے اور
میں اور قریب ان کا ظلم نہ اوں حقوق کے ادا کرنا پر رشوت لینا جو اس پر اصالۃ التا یا تبتا ہے
الاداپن جیسے زیدنی دوسرے رشوت لی کہ تیری خواہ یا اجرت یا قیمت یا قرض یا حقوق
و اجری جو میرے ذمہ ہیں یا ایسے شخص کے ذمہ ہیں جسے مجھ کو ان امور کا انتظام اور نگرانی پر میں
اور ذیل کیا ہوں دلاؤنگا اس صورت میں جو مظلوم اور بری ہو اور زید یا خود ماعون ہو اور
اگر یہ حقوق ایسے شخص کے ذمہ ہیں جسے زید کو اس امر خاص میں بدخلت نہیں دی ہو اور
زید پر اوکا داراد یا شرعاً واجب نہیں ہو یا تو جو لیا دیا جائیگا وہ اجرت اور حلال ہے بلکہ
ایسے امور میں حق اسے جو اسکو ذمی واجب نہیں جیسے وکالت دلالی سفارت اجرت و غیر
پس یہ اگر فریب اور اثبات باطل اور ظلم کے بنا پر ہے تو اسکی نصبت اور ممنوع ہو نہیں
کیا شک ہے جیسے جان بوجہ کسی کی جوئی دعویٰ کو ثابت کرانے کے کوشش یا کسی ظلم کو

بشری اگر سب داپس کرے تو بائع دلالی پھر سکتا ہے اور اگر خود بائع مال داپس لے یا کسی اور
وجہ شرع ہو تو دلالی داپس نہیں ہو سکتی (عقود الدیہ) رشوت خواہ محض ظلم و حق تلفی کے
لیو و بجائی ہو یا اپنے غلامی اور مخالفت حق کے واسطی یا صرف اپنا نفع بدون ضرر غیر مقصود ہو
اور یعنی دالا خواہ خود حاکم ہے خواہ ایسا ذلیل کا جس کو اس معاملہ خاص میں بوجہ اپنے منصب یا
کے مداخلت ہو خواہ محض اجنبی یعنی اس امر خاص میں کہ بدخلت نہیں ہے جیسی دلال وکیل مزدور
پس ظلم کرنے یا ظلم کرانے پر رشوت لینا جیسے زید سے دوسرے رشوت لے کر کہہ کر کے دوسرے میں بکھر
برسی کرونگا یا اپنی آقا کو اسکی ترغیب دلاؤنگا یا ایسی کوئی بات کرونگا کہ جس سے میرا آقا کو تیری
طرف داری لازم ہو یا تیرے دعوے کو حقیقت یا دعویٰ کو دروغ کو سیکھا یقین آجائی یا ایسا عہد و یا کام
جسمین میرے آقا کا نقصان یا کسی دوسرے شخص کا ضرر ہے دلاؤنگا یا اپنے آقا کے حقوق و اموری
کے مطابق اور مخالفت میں تجھے اعراض کرونگا یا ایسا کام میں کسی مقام پر سعی کرونگا
یہ سب امور ممنوع اور رشوت لینے و دینے والی دو تو ماعون ہیں اسلیو کہ یہ محض ظلم ہے اور
میں اور قریب ان کا ظلم نہ اوں حقوق کے ادا کرنا پر رشوت لینا جو اس پر اصالۃ التا یا تبتا ہے
الاداپن جیسے زیدنی دوسرے رشوت لی کہ تیری خواہ یا اجرت یا قیمت یا قرض یا حقوق
و اجری جو میرے ذمہ ہیں یا ایسے شخص کے ذمہ ہیں جسے مجھ کو ان امور کا انتظام اور نگرانی پر میں
اور ذیل کیا ہوں دلاؤنگا اس صورت میں جو مظلوم اور بری ہو اور زید یا خود ماعون ہو اور
اگر یہ حقوق ایسے شخص کے ذمہ ہیں جسے زید کو اس امر خاص میں بدخلت نہیں دی ہو اور
زید پر اوکا داراد یا شرعاً واجب نہیں ہو یا تو جو لیا دیا جائیگا وہ اجرت اور حلال ہے بلکہ
ایسے امور میں حق اسے جو اسکو ذمی واجب نہیں جیسے وکالت دلالی سفارت اجرت و غیر
پس یہ اگر فریب اور اثبات باطل اور ظلم کے بنا پر ہے تو اسکی نصبت اور ممنوع ہو نہیں
کیا شک ہے جیسے جان بوجہ کسی کی جوئی دعویٰ کو ثابت کرانے کے کوشش یا کسی ظلم کو

بشری اگر سب داپس کرے تو بائع دلالی پھر سکتا ہے اور اگر خود بائع مال داپس لے یا کسی اور
وجہ شرع ہو تو دلالی داپس نہیں ہو سکتی (عقود الدیہ) رشوت خواہ محض ظلم و حق تلفی کے
لیو و بجائی ہو یا اپنے غلامی اور مخالفت حق کے واسطی یا صرف اپنا نفع بدون ضرر غیر مقصود ہو
اور یعنی دالا خواہ خود حاکم ہے خواہ ایسا ذلیل کا جس کو اس معاملہ خاص میں بوجہ اپنے منصب یا
کے مداخلت ہو خواہ محض اجنبی یعنی اس امر خاص میں کہ بدخلت نہیں ہے جیسی دلال وکیل مزدور
پس ظلم کرنے یا ظلم کرانے پر رشوت لینا جیسے زید سے دوسرے رشوت لے کر کہہ کر کے دوسرے میں بکھر
برسی کرونگا یا اپنی آقا کو اسکی ترغیب دلاؤنگا یا ایسی کوئی بات کرونگا کہ جس سے میرا آقا کو تیری
طرف داری لازم ہو یا تیرے دعوے کو حقیقت یا دعویٰ کو دروغ کو سیکھا یقین آجائی یا ایسا عہد و یا کام
جسمین میرے آقا کا نقصان یا کسی دوسرے شخص کا ضرر ہے دلاؤنگا یا اپنے آقا کے حقوق و اموری
کے مطابق اور مخالفت میں تجھے اعراض کرونگا یا ایسا کام میں کسی مقام پر سعی کرونگا
یہ سب امور ممنوع اور رشوت لینے و دینے والی دو تو ماعون ہیں اسلیو کہ یہ محض ظلم ہے اور
میں اور قریب ان کا ظلم نہ اوں حقوق کے ادا کرنا پر رشوت لینا جو اس پر اصالۃ التا یا تبتا ہے
الاداپن جیسے زیدنی دوسرے رشوت لی کہ تیری خواہ یا اجرت یا قیمت یا قرض یا حقوق
و اجری جو میرے ذمہ ہیں یا ایسے شخص کے ذمہ ہیں جسے مجھ کو ان امور کا انتظام اور نگرانی پر میں
اور ذیل کیا ہوں دلاؤنگا اس صورت میں جو مظلوم اور بری ہو اور زید یا خود ماعون ہو اور
اگر یہ حقوق ایسے شخص کے ذمہ ہیں جسے زید کو اس امر خاص میں بدخلت نہیں دی ہو اور
زید پر اوکا داراد یا شرعاً واجب نہیں ہو یا تو جو لیا دیا جائیگا وہ اجرت اور حلال ہے بلکہ
ایسے امور میں حق اسے جو اسکو ذمی واجب نہیں جیسے وکالت دلالی سفارت اجرت و غیر
پس یہ اگر فریب اور اثبات باطل اور ظلم کے بنا پر ہے تو اسکی نصبت اور ممنوع ہو نہیں
کیا شک ہے جیسے جان بوجہ کسی کی جوئی دعویٰ کو ثابت کرانے کے کوشش یا کسی ظلم کو

تقریب یا ایسی تہذیب جس سے کوئی امر ممنوع مقصد اور مرتب ہو کر دو سکواس امر کے
 اطلاق نہ ہو اور نہ ظن غالب ہو کر خواہ مخواہ نزدیک کا ذب و ظالم ہے اور تہذیب جو زمین کوئی امر
 خلاف شریع نکلیا ہو یا کہ محض و کالت یا دلال کو خیر و عذر تفسیر دین اور عاقلانہ کوششوں
 اور مستحکم تہذیب کی ہو تو اس اجرت کو محال سوچیں کہ شبہ نہیں اگرچہ زید با عتبات نیست
 اور واقعہ کے عاصی ہو مسئلہ کسی فریق یا گولہ یا وکیل کو اپنے چہر بیان کے یقین طلاق یا ثابت
 کرے یا مخالفت کرے اعتراض یا حکم سے شبہ کی اونٹھانے یا گھر سے ہو عنوان کے بتانے کے لیے اگر
 تفسیر کو الفاظ مفید اور عنوان شایعہ و ظاہر کرنا جتنک کذب محض ہو جائز جائز ہے اس لیے کہ
 اثبات حق میں کوئی شخص ملزم نہیں ہو سکتا اور امر حق کہیں بحسب ظاہر و الفاظ باطل اور شرک
 نظر آتا ہو اس وقت ایسی الفاظ اور عبارت سے جو اس حق کو ثابت کریں تفسیر کرنا اگر ممنوع
 ہو تو بنا و کالت اور جملہ علوم استدلالیہ لغو ہو جائیں وقت اسکی تعریف میں فقہا مختلف
 ہیں امام صاحب کو نزدیک جو مال وقف کیا و اسے وہ وقف کو ملک سے نہیں نکلتا اور صاحب کے
 نزدیک جناب باری تعالیٰ کے ملک میں آجاتا ہے لیکن بالفاق منافع اس مال کو حق اقتداء وقت
 اگر کسی خاص چیز کا لیے وقف کرے تو دوسرے کام میں صرف نہیں و نہ عموماً خیرات میں صرفت ہوں اور
 وقف خاص میں جب مصارف وقف باقی زمین تو عام فقر مستحق ہو جائیں اور اگر کہ متولی وقف
 کا فاسق و غیر متدین ہو وقف کا مال کا باقی رہ کر مال لازم اور اس سے ایسے منافع جو اصل مال کو
 ہلاک نہ کریں اور ان کو کوئی جائز نہیں جتنکے حق میں وقف کیا گیا پس وقف کو جائز و نکاد و نہ اذبال
 وقف کو درخت تو کھیل بھول خشک لکڑیاں بچکر بحسب وصیت وقف صرف کرنا جائز ہے بلکہ
 متولی وقف کو ایسی وقت تک بلا عذر توقف و تساہل کرنا کہ یہ چیزیں خراب یا کم قیمت ہوں
 یا اونٹنوں کو خریدار نہ رہے روا نہیں ہے اور وہ اصل مال بھوجو بالکل خراب یا بیکار ہو گیا ہو چنا
 جائز ہے جبکہ سو کے درخت یا مسجد کی پرانی چٹائی چونا لکڑی اینٹ جیکے ضرورتیں نہ ہوں (اعمالیہ)
 عقود الدرس) اصل مال وقف بضرورت و مصلحت بیکسکتا ہے جیسے لکڑی یا مکان و غیرہ
 منافع اسکا اسکا مرمت کو کافی ہے اور نہ بے ضرورت اسکا باقی ہونا مگر اس وقت میں ایک
 ضرورت کے بانی کے حفظ و بقا میں صرف کرنا و باقی مسئلہ جیکے مسجد شکستہ ہو اور کوئی اسکا مرمت

تقریب یا ایسی تہذیب جس سے کوئی امر ممنوع مقصد اور مرتب ہو کر دو سکواس امر کے

100

[illegible]

کا متکفل نہ تو لڑا و نہ پزیرن جو ناسمج مسیح بن جبر سے و غیرہ اور آخر کو بعض صراحتوں سے اس میں
میں جو اس کو بقا و خوشحالی کے لیے ضروری ہوں صرف کئی باب میں یا بیچکر اور کئی قیمت سے مرست کی جا سکتی
مسئلہ ایک شکستہ مسیح کو دوسرے شکستہ مسیح سے مرست کرنا یا ایک درست مسیح بن دوسرے شکستہ
کی چیز میں بوقت حاجت سخت صرف کرنا اسپین علماء مختلف ہیں سنا میں جڑ جناب استاد غفر
کہ اگر ایک شکستہ غیر آباد ہو اور اس کی حفاظت نہ ہو سکے تو دوسری مسجد آباد میں بوقت حاجت
صرف کرنا بضرورت و مصلحت بہتر ہے جیلہ عقل و نقل ثابت ہے اور حکما اس کی دو صورتیں ہیں
اول منوع جبکہ ظاہر بیت کی نیت ہو اور حقیقت میں حق اللہ راجع العباد کا کچھ خیال نہ کیا جاوے
مشرع جب معاملہ جائز کی سہولت یا وسعت منظور ہو یا حرام سے بچنی کا قصد کیا جاوے یا
یا اضطراب یا ابتلا سے عام یا اور کوئی بڑا نفع یا یا حرامی اور حلالی دو قسم کے ہوتی ہیں ۱۔ تفسیر عرف
جیسے گیسوں اور جو مال کو بمقابلہ گیسوں یا جو کو پیش و کرینا یا دوسرے شرع سے زور یا چاہے سو یا سنگار
بغرض مستحوط یا ریا القاضی البدین یا بیع کے کسوت متبر کو وکیل کر دیا ہے تجدد یہ عقد جیسے
کام مرثیہ کو معاف کر دیا یا بعد بیع اثمار وخت کو اکیسرت تک بطور ہبہ یا اجارہ دیا پس ۲۔
مکان رہن کے کمر رہن سے صفت رہن کی اجازت سے لی یا نہایت سخت کر یا یہ مقرر کر الیا
نے ہے رہن پر سے قرض لیکر ایک اشرفی قیمتی عسکی دی یا شرعاً تولی چاندی اور تین گن
پسی اثمارہ روپی کو بیچکر باہم مقاصد کر لیا تو یہ معاملہ بلحاظ درعایت اور بوا یا اثنا و جب
ہیں اور اگر کسینی اتفاقیہ یا کسی سخت ضرورت میں علانیہ حرام سے بچنی کے لیے ایسا کیا تو کوئی
نہیں کیسکہ زید نہایت بیمار ہے یا دوسرے قرض خرابوں نے تنگ کیا ہے یا مصارف ضروریہ
سخت تکلیف ہے اور کوئی صورت نہیں مگر ایک مکان رکنا ہو جسکا بیچنا خواہ نہایت
یا تمت پوری نہیں ملتی اور کوئی شخص بیوہ اور یتیمہ گرو نہیں رکنا ایسی اضطراب کی حالت
پہلے مکان رہن رکنا بعد از ان حق سکونت ہبہ کیا یا پہلے حق سکونت معاف کر دیا بعد از ان
تو عند اللہ ہوا امید محفوظ ہے کہ زید کو پاس بشار کا مال بیوع فاسدہ یا ربوا یا رشوت وغیرہ
پر او سنی الیگز از قرض لیکر اس مال سے او کو روپا پس اگر نیت دفع اتمام و طعن ظاہر ہے
ماخوذ ہوگا اور اگر قرض خدادار تھا اور کوئی صورت ادائیگی ممکن تھی یا کسی امیر خیرین اور سکوا عا

کریا کے متعلق یہ ہے کہ اسی مال کے لیے بہت سے لوگوں کو کچھ فرمایا گیا ہے اس سے تو یہ کہی اور یہی
تو ہے کہ یہ عیسیٰ نہیں کہ مال سے دست بردار ہو چکا ہے سخت و اجتناب کی اجازت ملے ہو
یا اس مال کی زکوٰۃ اور اگر وہ مال سے تو نہیں بچو رہی اس حیل کے اجازت دے سکتی ہے کہ اگر
اس مال کو توڑنا یا دوسرا مال میں تبدیل کرنا کہ روزِ شکر میں پیرین ایام سرِ عامین بدعات و فسادات کو
بیشک گنہگار ہو اور اگر ضرورت واقع ہو یا بحسب اتفاق یا بطور تسخیر سفر کرے گرنہ بیست
نہ تو مصلحت اللہ نہیں ہے خوف و جوب زکوٰۃ مال تجارت میں بہ تجارت کی نیت کی یا دوسری نیت
یہ نیت سے فسخ کر دیا دوسرا مال تھا تو یہ ختم سال و غیرہ نصاب کسی مفید کو سید کر دیا
یا کوئی مال خرید لیا ان سب صورتوں میں اگر ضروری یا اتفاقاً منہوں پر تو یہی در نہ باخود ہو کہ
و مکر و ایما کر اللہ و اللہ خیر الکریم ہر نفس الموت یعنی جس مرتبین بدون صحت و انتقال کرے
میں اگر زید یا ریا زخمی ہو کر چاہے کچھ ہی وقت چلے کسی اور وجہ سے مر گیا ہے بعد صحت پر فسی مرتبین
خو کر آیا تو یہاں مرض الموت نہیں اگر مرض کے چند وارث ہیں اور ایک کے ہاتھ کوئی شے چھو
یہ بیچ دوسرے ورثہ کی اجازت پر موقوف رہی اور غیر وارث کی ہاتھ نیچے تو اس کا حکم حکم و بیست
کا ہے پس جبکہ وراثت سے زیادہ ہو خریدار اور اگرے یا بیچ فسخ کر دے مثلاً زید مرضی ہو اور ایک
مکان جسکی قیمت یا سو سو روپے ہو کہ ہاتھ بچ کر مر گیا اور بعد تجزیہ و تکفین کل قیمت سو کا مال
زید کا مشرکہ ہے اگر کی قیمت مکان چوبیس سو ہو مگر نو سو ہو ہے اب عمر کو وہ مکان اسی دو سو
و یا پانچ سو کا کل مشرکہ زید نو سو روپے جسکی تہائی تین سو ہو اور وراثت مال تک و قیمت ہاتھ
اور اگر اس میں دو تین مکان ایک سو چالیس کو لیا تو کل مشرکہ نو سو ساٹھ ہو بقایا سی ترکہ چھ سو
اور کی قیمت تین سو ساٹھ کل نو سو ساٹھ اسکی تہائی تین سو بیس عمر کو بطور وصیت چھ
دیے جائیگی باقی چالیس اور اگرے یا مکان پیر و ایسی ہی اگر با بیع و قرضدار ہے اور مال مشرکہ
اور قرض کو کافی نہیں تو وہ روپیہ جو عمر نے قیمت مکان سی کم دیا ہو اگر باقیات قرض سے کم یا
ساوی ہو تو بالکل اور اگر زیادہ ہو تو اس زیادتی کی ایک تہائی چھوٹ جائیگی مثلاً
زید مرضی نے ایک باغ عمر کے ہاتھ بیس روپیہ کو بیچا اور قیمت اسکی چالیس تھی کی قیمت
بیس سو اور کل قرض بیس یا تیس زید کے قرض اسی کو سکر مال مشرکہ سے فاضل ہے اب عمر کو

فرد سے لکرو ایک اشرفی یا من بہرہ بغرض خرید یا بیچہ دلو گبر سے اپنا مال سے کچھ خرید یا بیچہ
یا بیچہ یا دیکھتے سے خرید کیا اب زیادہ سے لینے کا اختیار ہے (ہاں اگرچہ دیکھ کر دیکھ کر
تبدیل یا فرض و اجازت دیکھی ہو کیلئے تباہ این ہے اور جب شرط گرفتار نہ کرے یا جب
مکمل بیع طلب کرے اور وکیل دینے سے انکار کرے اگرچہ یہ انکار اس پر ہو کہ مکمل نہیں دیتے
لیکن مناسبت سے جواب دیا جائے) نیز مال اگر خود وہی تلف ہو تو اس میں نیچر کا جب زیادہ سے لکرو ایک
میں کوئی بھی سکے خرید یا مکمل کیا لکھ کر یا بیچہ یا بیچہ کیلئے نہیں ہو سکتا۔ وکیل کو
اختیار و ریت و رد عیب کا مشتری کیطرح اختیار ہے مگر جب بیع مکمل کو سپرد کیا وکیل کا اختیار
نہا وہ اختیار مکمل کو حاصل ہونے کے حصول پر نہ تھا خدا ہو سکتا ہو نہ وہ کسی طرح کا اختیار
رکتا ہو صرف درمیانی اور پیغام رسان ہر (ہاں) مال مباح میں شرکت اور وکالت باطل ہے
یونکہ یہ امور استحقاق اور ولایت سے متعلق ہیں اور مال مباح میں قبض و تقدیم سے حق جاد
ہو تاہر بحالات اجرت لکھ کر اسکی منافع مستاجر کیطرت رجوع کرے ہیں باب الربوا اور
لیا دنیا حرام قس ہے اسکا منکر کافر اور مرتکب سخت گناہگار و فاسق ہے قال جل شانہ و حرم
الربوا۔ وقال الذین یا کلون الربوا الا یقومون الا ما یقوم الذی یحیطہ الشیطان من الربوا قال
حق اللہ الربوا اور لی الصدقات وقال یا ایہ الذین امنوا اتقوا اللہ و ذروا بقی من الربوا ان
مؤمنین فان لم تقبلوا فادفعوا بحرب من اللہ و رسول اللہ و من اللہ علیہ وسلم کل
الربوا و مملوگہ و شاہد و کاتبہ (تیسرا اصول) وقال الذین علی الناس زمان لا یبغی احد لا اکل
الربوا فان لم یاکلوا صایہ من تجارتہ او تجارتہ (ابو داؤد) سو جب طرح قرانی و حدیث سے حرام
ہو ایسی ہر عقل پر اسکو برا سمجھتے ہیں اور کبھی اسکی حوازا فتویٰ نہیں دیتی کیونکہ بیع اسکی
موضوع ہر کہ بائع و مشتری نفع کے ساتھ اپنے حاجت کے اسباب حاصل کر سکیں اگرچہ انہیں کا
نفع نہ تو تا وہاں تاجر و زمین معالہ کی کیا صورت تو اور حاجت نہ تو تو غیر تاجر کو خرید و فروخت
کیا ضرورت تھی اس صورت میں معاملات بیع و شراکے ملک کا عدم ہونا ہے اور اس حکمت
بالفہم اور تدبیر تنظیم فرق آتا مگر نفع اور حاجت کا یقینی ہونا ضروری نہیں بلکہ احتمال بھی کافی
ہے کیونکہ بیع و شراکے ہر معاش کے میں اور تدبیر کا یقینی ہونا ضروری نہیں بلکہ احتمال کا احتمال

تو کہلا ہوا ہے کہ کسی کو نقد کیسے مال کو ضرورت ہوتی ہے اور نفع بھی مسلم ہے کیونکہ وہ مختلف
 چیز دینے پر بھی دیکھی و برابر ہی معلوم نہیں ہو سکتی ہیں ہر شخص اپنی رعیت و حاجت کو اعتبار
 سے اپنے معاش کو فائدہ مند سمجھتا ہے اور جب یہ اور معلوم ہو گیا اور ربوہ میں دو نو شرطیں ہوتی
 ہیں پس عین نقد کا باطل ہوتی اور عقل الیہ میں وہ پاک محل تصور و عقود کو کسی طرح نہیں
 پسند کر سکتی غنت ربوہ اگر دوسری چیزیں ہیں۔ اتحاد قرار ہے اتحاد جنس یعنی ذات اس اعتبار سے
 کل مالون کی چار قسمیں ہیں۔ ۱۔ متحدہ القدر و الجنس جیسے گندم بمقابلہ گندم یا آبن بمقابلہ آبن
 ۲۔ متحدہ القدر فقط جیسے چاندی سونا آبن نہیں۔ سرخی چونا۔ ۳۔ متحدہ الجنس فقط جیسے
 تنزیب بمقابلہ تنزیب یا کتاب بمقابلہ کتاب جبکہ دو ایک ہر قسم اور قیمت کی ہوں سے مختلف
 الجنس و القدر جیسے زعفران کیون یا لہوہ اور انیسٹ وغیرہ پس شکل اول میں فضل و نسا دو نو
 حرام میں اسلیو کہ جو زیادتی ہے عرصہ میں ہو رہے اور نقد میں تو زیادتی حقیقتہً موجود ہے
 اور قرض میں حکماً زیادتی ہے اسلیو کہ نقد کو قرض پر تفوق ہے دیکھو تاجر جو شہر قرض آکر دیکھ
 کو بیچتے ہیں نقد میں (۵) اس کو بخوشی دیتی ہیں اور شکل دوم و سوم میں فضل حلال ہے کہ
 بدون قدر و جنس کے کسی پیشی معلوم نہیں ہو سکتا اور نسا حرام ہے اسلیو کہ تقدیریت کے تحت
 زیادتی کا قرض پر ثابت ہے اور باب ربوہ میں شبہ بمنزکہ حقیقت ہر خلاف فضل کر کہ اس کا شبہ تقدیریت
 سے ضعیف ہو کر ساقط ہو گیا اور یہ خیال کہ قرض لینے والا کہ زیادہ دے تاکہ زیادتی نقد کی ایسے عرصہ
 متصور ہو لو ہے کیونکہ زیادتی نقد کی حکمی اور شبہ ہے اور یہ زیادتی حقیقتی و متعین ہے شکل چہارم
 میں فضل و نسا دو نو حلال ہیں اور احکام ربوہ ایسی مالونہ و متعلق ہی نہیں کہ کیا استیحا و
 جنس الیکہ ہر کم کی چیزیں مراد ہیں جیسے گندم بمقابلہ گندم اور جو بمقابلہ جو پس مختلف جانور و سنگے گوشت
 کھالین مختلف درختوں کو پھل پھول۔ لکڑیاں۔ مختلف جواہرات جیسی الاس۔ یا قوت۔ زمرہ۔ سونے
 یا لوہ۔ تابنا پتیل۔ رائگا گاربا۔ تنزیب۔ نین۔ مکہ۔ گلبان۔ اطلس۔ یا مختلف کتابیں گلابان
 بوستان۔ مینار۔ شہب۔ مختلف عطر۔ اور تیل وغیرہ باہم غیر جنس ہیں مگر وہ چیزیں جو واحد
 استقرار ہیں شکیلی نہ ہونی اس حکم میں داخل نہیں بلکہ او کا قرض باہم پادوسرے وجہ سے منع ہے
 جس کا ذکر پہچ متناقضہ میں کیا گیا اعتبار او صاف واضح رہے کہ ہم جنس اشیاء میں جو فرق اور

میں اور اس کے اعتبار سے اس کا ہونا اور اس کی دو قسمیں ہیں۔ ایک تو یہ کہ اگر کسی سے غلو جو مقامات

یا فصل وغیرہ کے اعتبار سے مختلف واقعات یا قیمت یا صورت کی ہوتی ہیں انہیں دھن کے اعتبار سے باہم بشی و کی ممنوع ہے۔ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جید باور و دیا سوار کے کسی بیغزوہ دھن جو چاروں سمت خاص سو پیدا ہوئی ہوں پس اگر وہ دھن اصل و مادہ یعنی باقی رہے اور کوئی شے سو اسی صناعت کو ایسی زیادہ ہوئی ہو جسکی ملائشہ کو طر اثر یہ ہو جسوت اور کثیر یا ریشم اور اخلاص یا لکڑی اور لوہے اور تانبے اور چھڑی وغیرہ کے اشیاء یا تیل اور تلی یہ سب ہم جنس ہیں اسلیک کہ اصل و مادہ یعنی موجود پر اور سو و صناعت کو کچھ زیادتی نہیں ہے اور اگر اصل و مادی پر کوئی شے زیادہ کر لیں جیسے کاجل اور روشنائی یا روکی اور سوت اور کپڑا یا رس اور شکر اور شنائی یا انار سیب بھی لکڑی اور انکی شربت اور مربے وغیرہ یہ سب غیر جنس ہیں اسلیک کہ انکی اصل یعنی باقی نہیں رہی مگر سونا چاندی اگر کسی دوسری چیز میں مل جائے تو بھی اسکا اعتبار ہوگا اسلیک کہ سونا چاندی قلیل ہو یا کثیر مقصود و مقبر ہوتا ہے۔ اجمالت اور انکی یہ غنیمت کسی حال میں باطل نہیں ہو سکتی بخلاف اور اشیاء کے کہ وہ حالت کتب میں دوسرا کہ پیدا کرتی ہیں پس جائز نہیں کہ کہوٹی اور کمری چاندی یا سونکی یا ہم بیچ و خریدن بشی و کی کرین مگر یہ کہ چاندی ایک حصہ ہو اور تیل دو حصہ و دم قدر اس میں اتحاد شرط ہے یعنی جو دو چیزیں ایسا چائی یا باشت سی تولی جائیں باہم تھی قدر میں پس چاندی سونا۔ سوے۔ تانبہ کا ہم قدر نہیں ایسی پر کیلی ورنی میں اتحاد نہیں ہو و اخصر رہے کہ ہر شے میں ایک ادنی مقدار ہوتی ہے جسکا معاملہ ان میں لیا و حساب ہوتا ہے او اس سے کم کا حساب نہیں ہوتا اور اسی ادنی مقدار کو اعتبار سے اتحاد قدر ہوتا ہے پس ہوسا۔ لکڑی۔ کانپ۔ کوئلہ وغیرہ ہوں بین۔ اور ہر قسم کے الاج جو توڑ جاتی ہیں ہوزن میں ہر قسم کے ٹھنڈا یا ان سوخن زرد شہد بالائی ہوزن ہیں۔ لوبہ۔ تانبہ۔ سیبہ۔ پستل۔ لاکھا۔ وغیرہ ہوزن میں چاندی سونا ہوتا ہے ہر روغن جو شبو ہوزن ہے عطر۔ مشک۔ عسبر۔ زعفران۔ وغیرہ ہوزن ہے الماس یا قوت ایک میزان سے ایسی ہی کیا چیزیں بھی مختلف و متن ہیں اور صرف نیز انکا متی ہونا کافی نہیں اسلیک کہ بعض ٹکی بالکل مثلاً نہیں شریک جنسین جیسے لوہا چاندی اور بعض الیاء

ایک ہی ترازو اور بانسوں سے کتنی چین مگر ان کی مقدار بطور ظاہر اختلاف ہے بڑا جودانی مقدار کو تو بڑا ہی
 میں غلط و محسوب ہوتی ہے وہ شیرینی میں غیر محسوب ہے اور جو شیرینی میں محسوب ہے وہ غلامی
 غیر معتبر ہے اور جو مقدار الماس میں غلط ہے وہ چاندی سوئین میں غلط ہے اور جو مقدار الماس میں غلط ہے وہ چاندی
 معتبر ہے اور جو مقدار الماس میں غلط ہے وہ چاندی سوئین میں غلط ہے اور جو مقدار الماس میں غلط ہے وہ چاندی
 مقدار مستعمل ہو جاتی ہے کسی چاندی سوئین ایسا نہیں ہوتا اور جو مقدار چاندی سوئین ایسا
 کسوٹی یا لکڑی میں صنایع ہوتا ہے الماس میں ایسا نہیں ہے مگر تمیز و فرق ایسا شیا کا جو
 غور اور کمال تفقہ سے متقی ہو موم کو مقدار شرع نہیں کیونکہ گرسے طول و عرض میں ہوتا ہے
 مساوات ذاتی حاصل نہیں ہوتی چہاں ہم جب عمدہ اور بڑی چیز نکالیں ہم سب کو نہ منظور ہو تو وہ چھوٹا
 جو حدیث سے مخصوص ہے یہ ہر شیا کے گندم سے بدلیں گندم کو بیش و کم کہ جڑی بلی میں ہوتا ہے
 ہو منظور بیش و کم کا طور یہ سائے گندم کو تو لاکھ اور ہزار تا واقعہ پھر یہ ہو معیوب ہو دوسرے کو جو جنین
 ہو محسوب ہو سیم و وزن میں جو غش زیادہ ہو یا بیج حسب طور سے ارادہ ہو یا ایسی مالوئین جب سب
 ہو یا اور تخمینہ معاملہ ہوتا ہے تلی سے تیری اگر طہاشم یا ایسی صیغ و شراہین تھہر حرام مسئلہ عالمگیر
 ایک چیز کے دو تیل ایک خوشبو دار دوسرا بے خوشبو کا ہم برابر نہ کہیں بلکہ کہ خوشبو دار ایک میں زیادتی اگر اموال
 مباح یعنی جنگا کوئی مالک نہیں اور ہر شخص کو نفع اور ٹھانی کا حق ہے انہیں بعض و بعض
 جنگا دام اور لقا اور صرف انتفاع مقصود ہے جیسے شارع عام جنگل دریا مسجد پبل سب قابل مالک
 اور قبض نہیں اور بعض نہیں قبضہ و ملک مقصود ہے جیسے سبیل یا دریا کا پانی خشک کر گاس وغیرہ
 انہیں استقدیم و ترتیب کا لحاظ کرنا چاہیے مثلاً ایک شخص مسجد میں بیٹھ گیا یا راہ میں چلا جاتا ہے یا
 طرف وضو و نماز یا سبیل یا دریا کا پانی اپنی برتن میں کر لیا یا خشک کر پڑ لیا یا گاس کو ملی یا پڑھ
 حماقت و مراحت کا حق نہیں ہے۔ پہلا آدمی مستحق اور قابض ہو گیا ایسی ہر خرمی یا شکر وغیرہ کہ

ایک ایک چیز کے دو تیل ایک خوشبو دار دوسرا بے خوشبو کا ہم برابر نہ کہیں بلکہ کہ خوشبو دار ایک میں زیادتی اگر اموال
 مباح یعنی جنگا کوئی مالک نہیں اور ہر شخص کو نفع اور ٹھانی کا حق ہے انہیں بعض و بعض
 جنگا دام اور لقا اور صرف انتفاع مقصود ہے جیسے شارع عام جنگل دریا مسجد پبل سب قابل مالک
 اور قبض نہیں اور بعض نہیں قبضہ و ملک مقصود ہے جیسے سبیل یا دریا کا پانی خشک کر گاس وغیرہ
 انہیں استقدیم و ترتیب کا لحاظ کرنا چاہیے مثلاً ایک شخص مسجد میں بیٹھ گیا یا راہ میں چلا جاتا ہے یا
 طرف وضو و نماز یا سبیل یا دریا کا پانی اپنی برتن میں کر لیا یا خشک کر پڑ لیا یا گاس کو ملی یا پڑھ
 حماقت و مراحت کا حق نہیں ہے۔ پہلا آدمی مستحق اور قابض ہو گیا ایسی ہر خرمی یا شکر وغیرہ کہ

ایک ایک چیز کے دو تیل ایک خوشبو دار دوسرا بے خوشبو کا ہم برابر نہ کہیں بلکہ کہ خوشبو دار ایک میں زیادتی اگر اموال
 مباح یعنی جنگا کوئی مالک نہیں اور ہر شخص کو نفع اور ٹھانی کا حق ہے انہیں بعض و بعض
 جنگا دام اور لقا اور صرف انتفاع مقصود ہے جیسے شارع عام جنگل دریا مسجد پبل سب قابل مالک
 اور قبض نہیں اور بعض نہیں قبضہ و ملک مقصود ہے جیسے سبیل یا دریا کا پانی خشک کر گاس وغیرہ
 انہیں استقدیم و ترتیب کا لحاظ کرنا چاہیے مثلاً ایک شخص مسجد میں بیٹھ گیا یا راہ میں چلا جاتا ہے یا
 طرف وضو و نماز یا سبیل یا دریا کا پانی اپنی برتن میں کر لیا یا خشک کر پڑ لیا یا گاس کو ملی یا پڑھ
 حماقت و مراحت کا حق نہیں ہے۔ پہلا آدمی مستحق اور قابض ہو گیا ایسی ہر خرمی یا شکر وغیرہ کہ

اور نہ سبب غلب زمین کے حرام مگر جربانی بارش یا کڑوئین یا دریا کا برتن یا حوض وغیرہ میں محفوظ کیا جائے اور

جس میں یا تخت میں نشانی ہوتے ہیں انہیں قبض سے ملک میں آجاتی ہیں نہ مالکیر ہی ہر غریب و فقیر
 کو نہ ہر شخص کے لیے مسابح کی گئی ہو اور اسی کام میں صرف ہوتی جیسی طعام دعوت کا جماعت
 خاص کے ساتھ کیا جاتا ہے نہیں جانتے نہیں ہے کہ طعام دعوت میں دوسرے کو خود شریک کرنا
 یا بیچ کر یا ہب کرنا یا بھرتی کرنا یا بھرتی کرنا (مالکیر ہی) یا کسی ساکلی یا خادم کو یا اسکو جواب میں
 خون بہا کر یا ہب کر دے اور یہ بھی اختیار نہیں کہ دوسرے شخص کے سامنی سے کھانا اور مال جیکے دے یا
 ہون (شیعہ البرکات) کہ یہاں وہ خاص اور کچھ ہے اگرچہ صاحب دعوت مختار ہے مسئلہ اگرچہ
 کوئی شریک جماعت کو یہ کی اور جس طرح کہ تو نام صاحب کو نزدیک یہ ہب جائز نہیں (شرح وقایہ
 در اگر مسابح کی جیسا کہ دعوت میں ہوتا ہے تو اسکا استعمال سکون جائز ہے بدون قبض و ملک کے
 سے مصلحت و ضرورت کی رعایت ہوگی بشکاک کسی تنگ راہ میں ایک طرف چکر اور دوسری طرف
 اور آتا ہے اب ہیکڑی کے پیر نہیں نکلتے ہر سواریہ لگایا ایک گاڑی وسط راہ میں جاتی ہے جس
 پہی کے راہگیر کو ٹکڑا جانے اور اپنی متوسط رفتار کا موقع نہیں ملتا پس ضرور ہے کہ گاڑی ایک طرف
 گزری جائے اگر کوئی دوسرا گاڑی کو مقرر ہو اسے اضرار عام میں نہ ہو مستعار فائدہ نہ لے سکے اس لیے کہ
 انتفاع یا کام کا حق نہیں ہے جس سے عموماً ضرر ہو جیسی راہ میں کوئی بدبو یا نجاست پھینکا
 یا وزنی یا سوزی یا نور چھوڑنا یا ایسا بیہودہ غل کرنا جو موجب ہرج و مرج و فحشیت ہوتا ہے یا لا بین
 یسی کوئی چیز الناحیہ سے سبب پھیلان ہر جائین یا پانی بدبو بد مزہ ہو جائے یا جھگڑ کر گھاس
 خشک ہو جائے یا صف و دعوتین اس طرح کہ اناجس سے خواہ خواہ دوسرے کو متفرق ہو اور طبیعت ماضی
 کرے یا استحقاق عام متنع ہیں اور مسابح اسوال کا بچنا اور اجاری پر دنیا قبل ملک جائز نہیں مگر جبکہ
 جیسی ظالم نے قبضہ کر لیا اور بی تو اوسی خریدنا پہر بیچارہ اسے یا کسی شخص نے اپنی محنت و صرف
 خاص سے ایسے مقامات تیار کیے تو معاوضہ اسکا صحیح ہوگا جیسی بیل مالاب تھر شرک چرگا گاد
 وغیرہ اب حق عام ساقط اور تصرف و معاوضہ جائز ہو اسکا گھاس اپنی زمین میں بکرایا دوسرے کو
 رکے تو مملوک اور قابل بیچ ہو جائیگی (مجلد) مسئلہ بخشی جانور کسی مکان میں رہیں یا بچر
 زمین تو صاحب مکان مالک نہ ہوگا بلکہ جو کچھ لودہ مالک پر یا ان کیس کو یہ حق نہیں کہ اونکو شکار کے
 لیے اسکی گھیر میں کسی قسم کی مداخلت کرے اور اگر یہ مکان اسی عرض سے تیار کیا گیا ہوتا

عفو و عود باطل ہو سیکر کہ ان سے کیا مدار سب اور قربت پر تو رور و غیر منتقل ہوا و قلعہ جبر سے
 اور معاوضہ لازم اور جب مال معین و مقرر ثابت ہو یا تو اس مال کا منتقل کردنیہا جہاں شہری
 جائز ہو و طائف سلطانیت اور تختہ زمین جو بلا منت رجا یا ملا کرتی ہیں نہ حق انہا سے ملحق
 خطیہ خوانی سے ملحق ہو و فی سکا حق کجای خوانی و غیرہ انکا انتقال اور معاوضہ بھی بشرط رضا و سلطان
 و مقتدرین و غیرہ جائز ہے جیسا کہ تصریح کی اسکی شامی نے مسئلہ نزول و طائف میں اسناد حسنہ
 اور دلائل مرجحہ سے حق تفتیش یہ مسئلہ دنیا اور کثیر الشیوع ہو اور قول سہل اس میں بابا بنین جانا
 فرمائیے نزدیک اسکا معاوضہ و انتقال صحیح ہے اور یہ شبہ کہ جب مصنف نے کتاب جمع یا بہ
 کی تو مالک کو ہر قسم کے تصرف کا اختیار پر مرتفع ہو بدین طور کہ مشتری کو اصل کتاب اور اسکی ہر جزو
 پر ہر انداز سے بیچنے پر کمال اختیار ہو اور چاہتا امر آخر ہے کہ کتاب کی منافع و نقل منتی ہو گئی اور قابل
 عفو و عود نا سلیقہ ہے کہ جب ہر حق منع مسلم ہے پس اجازت دنیا اس حشکا انتقال ہے
 اور نقل مستغرق ہو و غرض کہ پس جب زید نے عمر و مصنف سے کہا کہ اگر تم سو اعرہ ہمارے تمام عالم
 کو اس کتاب کی چاہیے تو منع کرو تو ہم اسقدر مال دینگے اب یہ اجازت عمر و کی مخصوص زید کی نسبت
 اور مخالفت اسکی تمام عالم کی نسبت کیا ایسا فعل نہیں ہے جو مستحق معاوضہ سمجھا جائے اور یہ شبہ کہ
 اس اجازت سے زید کو حق منع و اجازت کا فائدہ پیدا ہو اسی طرح نہیں اسلئے کہ جب عمر و نے زید کو
 اجازت اور اختیار تمام دیا تو زید اپنے حق کو محافظت پر مختار ہے اور اسکی طرح اوسے اپنے حق کو
 جو طور دنیا بعض یا کمال میں اختیار ہے اور ظاہر ہے کہ حاجت اور ضرورت اسکی مخصوص کتاب
 عنیم کہ اسکا شائع ہو اور تعامل اسکا شائع اسلئے کہ ہر مصنف یا کسی امر کے سوجدہ کو دو دقتیں پیش
 آتی ہیں پہلی اگر نہ چھپائی اور شائع نہ کرے تو بالکل محنت ضائع ہو اور خلق کو نفع نہ مل سکے
 بخلاف سلف اگر کفایت نقل و کتابت کی رکت نہ تھی لے اگر چھپو اگر اور غیر مقبول ہوئی تو نقصان
 ظاہر ہے اور مقبول ہوئی تو دوسرے تاجر فوراً چھاپ لیتے اور وقت کا رجا نہ ہوین کہ مصنف
 طبع اول بطبع آخر میں زیادہ ہو اگر تہمین پس اس بچار کی نقصان ہوگا اور منافع اسکی
 ہی روئے آخر میں و منافع میں برکات اسدرجہ کہ نہیں جنکو حکمت شرعی سے بری نظر سے دیکھو
 اگر کہ شبہ ہم جو زید ابھی ہو سکی تو دلیل جو انکی حاجت اور انتفاع خلق اور نظر حقین

لکھنؤ سے پتھر آج تک پانی پینا حق اصل پانی پینا حق لکھنؤ کی برکات ہوئے بنائے اور رہتے گاتاق ۱۱

اور جو ملک ملک سے شغل و سبب و سبب جو کوئی نہ پہنچ سکیگی اسلئے انعامات و احسانات کو
 دوسری یہ قبیلہ و مدد جو اور نہ قبل قبیلہ ملک میں اس ملک پورا کرنا مستحسن اور دنیا دار لازم ہے
 نہ قنار اور حبیب و دودار کوئی شرمین تو انتقال و عین کیسی اسطرح شمال بنیمت جو دارالاسلام
 میں نہیں آیا حکم عدم زمین جو واجب دارالاسلام میں لایا گیا نہ قبل تقسیم ملک نہیں ملک جو در
 و شکیل ملک شریعت اس ملک کو ملک خودست و ملازمی کے حقوق زمین داری انی بیع جائز نہیں
 اسلئے اگر ملک حق حاصل ہو اور ملک دوسرے شخص کی ہے تو حق جو غیر ملک ہو جسکا زمین نہیں
 (شام) اور اگر ملک بھی ہے تو یہ نافع ہی اجاریں محسوب ہو گا و ان متغایہ بیع جائز ہو گا جیسے
 اگر مول لیا اب اوس بنا یا لا تاب پر جو غیر ملک میں اور اوس گھر کے رہنے والا اور دوسرے چاہے حق و پانی
 او بیطرف بنائے یا ان سوانی لیتے تھے اس شریعت کو بھی ہی حقوق حاصل ہو گا یا گھر چاہے اور اوپر کچھ بنا
 ہوا جو تاب اوپر کا استنفاص حق علو جائز ہے اور اگر اوپر کچھ نہیں تو نہ استنفاص جائز نہ بیع و عین عدم جواز نہ
 یہ طلب نہیں کہ یہ معاوضات حرام ہیں بلکہ اگر باہم ایسی معاوضات قرار پا جائیں تو معاوضہ حلال اور
 فضا و غیر لازم ہو گا اسلئے کہ حق و وعدہ ہر تحقیق ان مسائل میں یہ ہے کہ جو فقہانے حقوق مجرودہ کو معاوضہ
 ناجائز قرار دی ہیں اوس سے وہ حقوق مراد ہیں جو مجرورین ملک سے اور ان کے احکام کی تفصیل مذکور
 ہوئے مگر یہ مسائل مشکل التاویل اور مختلف فیہ ہیں اور ارفی و اولی یہ ہے جو عاجز نے منصب کیا اسلئے
 کہ عرف و حاجت و مطالبات اصول اس میں زیادہ ہے و اقدار حکم صلح میں وجہ بیع ہر اسلئے کہ اب
 انعقاد صلح دعوی ساقط اور عوض لازم ہو جاتا ہے اور عوض اگر مستحق نکلا تو بقدر استحقاق دینے
 والے کے ذمہ عائد ہو گا مثلاً زیادہ صلح میں دو مکان دیے ایک مستحق نکلا اوسکو قیمت ادا کرے اور
 بدل میں روحیب اور قسین اور تسلیم کے قدرت شرط ہے اور یہ کہ انوال ممنوعہ محرم سے نہ ہو مگر سبب
 منہ میں کوئی شرط نہیں اسلئے کہ وہ ساقط کیا جا تا ہے اور جب حقوق کو مقدار یا ثبوت میں اضافہ میں ہو تو
 جب قدر کم یا زیادہ دیا جائے عقود احسان ہے مگر سبب واپسی کا حق نہیں اسلئے کہ دعوی گویا بنا حق کم
 کرتا ہے اور مدعا علیہ مال خرچ کر کے ذمہ پاک کرتا ہے اس صورت میں واپسی کیونکر ہو سکتی ہے مسئلہ
 حق مالی جس قسم کا ہو اوسی قسم کا عوض لینا چاہیے تاکہ شہر ہو اسے بچر مثلاً زید و عمر و نے ایک قیمت
 کیوں کا ہو یا اور صرف زید نے اوس کا لیا اب ایک مقدار غلہ پر صلح ہوئی تو کیوں نقد ہوں یا قدر

قدری جائیں اور دوسری قسم کو غارت قرار دیا جائے تب ان اگر یکدیگر میں کہ اس قدر بیکریاتی بیشی رکھی جائے
 سر مشورہ سے اپنے ہر متعلقہ میں حق تعلیم تو سوار و شہر والین کا کینچہ ساقط نہیں ہوتا ہر متعلقہ
 والا اپنے اپنے کے حقوق سے ہمیں جواہر اپنے بعض بندہ کے طرف سے سبب کر دینی مسئلہ
 دستار یا پائے لگا کر اپنے تعلقہ یا دست یا تو میں واپس کر دینی تو بھی ایسے فعلوں میں جو نہ تعلقہ
 میں نہ ہیں لہذا ہر جگہ اور ہر صورت ترک خیریت کی ہے تو سوا دوسرے ہر جگہ تعلقہ یا شہر
 ہر جگہ ہر چیز میں جن میں مالک کا اذن شرط نہیں اس کی قطعاً نہیں ہوتی وہ انتفاع جو نہ مقید نہیں
 ملک کو کسی طرح کی روشنی عطا وغیرہ کی لہذا اگر کسی چیز کو مالک کسی اور جگہ سے
 جو نہ وجود ملک و مقبوض ہو نہ ہو لہذا نسبت ضرورت انتفاع سے شتی میں جسے پانی آف روز و
 ضروری استعمال کی چیزیں نہ انکا سوال عارض و منقول ہر جگہ انکا جواز ہے وہ اشیاء ہر جگہ جواز
 انتفاع و حرمت و روال بطور قرابت کو بدولت اجازت یا ہر مستحق ہوا اگر شہر میں اس میں اشیاء نہیں
 کو اعتبار نہیں بلکہ اس میں حرکت ظن غالب ہونا چاہیے کہ باعتبار اس کے حرمت کو مالک ہر جگہ حرمت
 رکھے یا نہیں یا مالک نے جگہ اجازت دیدی ہے ہر جگہ تعلقہ یا شہر انتفاع و اجازت کو استعمال جواز ہوگا
 قسم میں نہ مالک ہر جگہ حق منع اور دوسری قسم میں باوجود مالک منع مگر ناجائز ہے و منعون الماعون اور
 تیسری قسم میں اجازت عادی کا اعتبار ہے اور حرمت کو لحاظ سے غلبہ ظن قائم مقام اجازت
 کے کیا گیا شریعہ وہ اس پر جواہر مل معاملہ کے اس امید اور خیال کو مٹانی ہو نہ جواز کو کسی قسم سے یا
 سر حاصل ہو مثلاً شہر آٹھ آٹھ فی سیر قرار پایا اور خریدار نے لہذا کہ اس میں میل ہے باوجود دوسرے
 غالا اور کہا اگر عمدہ منظور ہو تو دیکھ سیر لہذا اس قدر سے ضرورت خالص ہو نہ خیال ہوگا یا تازی
 مٹانی اور پرنی اور باسی تازی جس سے کل مٹانی تازی نظر آتی ہے یہ سب امور داخل
 غریب میں مگر جبکہ بوجہ رزائی قیمت یا کمال رواج و شہرت یا ضرورت صناعیت یا تجارت وغیرہ
 کسی قسم کا میل یا عیب کیا جائی اور بوقت استفسار خلاف بیانی نہو اور نہ خود یہ کہ اس میں جو
 نقصان نہیں اور نہ یہ کہ میں اس کی خرابی سے خبر از نہیں تو باعتبار عرف اور شہر کو غریب نہو
 شہری مطلع ہو نہ ہو یا عیب کو یا عیب رشتہ یا ضرورت ہو نہ یا جواز کو یا عیب میں یا عیب کو یا ضرورت ہو نہ
 یا عیب میں یا عیب کو یا عیب رشتہ یا ضرورت ہو نہ یا جواز کو یا عیب میں یا عیب کو یا ضرورت ہو نہ

[illegible]

و۔ رمضان کی پیشانی پر مکی سے شرف میں ہرگز نہیں ہوتا۔

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

اور بیشی حسن خلاف اولاد ہو اور اگر یوں کہنا کہ یہ چیز اس قدر راس قیمت پر چچی تو بصورت کی مشتری
 بخیر اور بقدر مشتری بائع کو اختیار نہیں اور قیمت بیش و کم نہ ہوگی کیونکہ بیان و صفت بعد مقدار
 مستفود نہیں پس اسکی وجہ سے حسن بیش و کم نہ ہوگا البتہ ایک غلام بیچا اور کہا یہ کاتب ہوا
 اور وہ کاتب نہیں تو خریدار واپس کا حق رکھتا ہے اور اگر کاتب ہی ہے اور شاعر ہو تو بائع کا حق کوئی ہے
 نہ ہوگا اسے ایسی بانٹ اور پیمائش چاہیہ موجود ہوں اور مقدار معلوم نہ ہو اور بیع فی الفور دیا تو
 تو جائز ہے جیسو ایک آنی کے جو اس بچہ کے برابر یا گھوڑی بہر نیچے کیونکہ گو مقدار معلوم نہیں
 مگر بیع اشار سے معین ہو گیا خلاف سلم کہ اگر اوسین بیع قرض ہوتا ہے پس اگر یہ پیمانے یا
 وزن مثل کعب یا ناقص ہو تو اثر از بیع کا غیر ممکن ہو گا اور جامع صیغہ بیع قاضی یا سلطان کو نرخ
 کوئی حق نہیں ہے مگر جبکہ فرعام اور عین فاحش ہوتا ہو اور قاضی مسلمانوں کو حق فکلی محاطت
 عاجز ہو جائے مثلاً نرخ مقرر کر نہیں کہ مضائقہ نہیں بلکہ اجرت وزن وکیل شہادت بیع
 وغیرہ دوسرے بیع ہر اور وچر کا کنا پر کھنا اور تحریر پیمانہ وغیرہ بندہ مشتری ہر وچر جو شہد و پس نہ ہو
 دوسکا چہنا منع ہے نہ دو ہم جنس مال جیسے گندم بغوض گندم یا جو بمقابلہ جو اس طرح نہ بیچے
 جائیں جس سے اونکی مساوات کا یقین نہ ہو سکے جیسو اشارۃ تخفیف وغیرہ کے بائع و مشتری کو طرہ
 کی ہر شے وکیل نہیں ہو سکتا مگر خارج میں جائز ہے پس ولی یا وصی یا وکیل اپنے لیے اپنی توسط اور
 ولایت سے نہ بائع یا وکیل کا مال نہ خرید سکتا ہے نہ اپنا مال اونسکے ہاتھ بیع سکتا ہے مگر صیغہ کے
 باپ کو یہ سب اختیارات حاصل ہیں (بہر ایہ کتاب الرہن) مسئلہ زیر کو مکر نے ایک مکان
 خرید لیا وکیل کیا اور عرصہ ایک مکان بیچ کر وکیل کیا اسب زیر عرصہ کا مکان مکر کے لیے نہیں لے
 چلتی و النبا تمہار ہے اور بیع اسکو فریعی سے باطل ہے ضرور ہے کہ بائع مال کا مالک یا وکیل
 ہو ورنہ بیع موقوف رہے گی جو مال بوجہ خیاری عیب یا خیاری روت یا خیاری سید کی واپس کیا جائے
 اسکو بار بار یکبار مصارف مشتری کے ذمی ہوگی (عالمگیری) مگر جبکہ بائع سے قرار کیا ہو اور
 جبکہ مال بائع یا اسکو گماشتہ کو نہ لیا و مشتری ذمہ دار ہے اور جس چیز کے لیے بار بار ذری
 ضرور ہے وہ اوسے مقام پر پہنچی جائے جو جہان خریدی تھی (شامی) یا جس مقام کا قرار کیا گیا ہے
 الاہم محمد کے نزدیک نہ اشتریک جہلوم کے بیع جائز ہے نہ اونکی ہلاک کر لینا ہے پر ضمان (عالمگیری)

۱۲۱ مشرقی نام یا کچھ گیتی بیجا جائز نہ اور اسکی تین صورتیں ہیں اول قبل ظہور ایسے پانچ تا ستر سو سال تک
 کچھ سے پہلے مستحب پکنا شروع ہو لیکن شکل بدل میں باتفاق بیجا جائز ہو ورنہ اگر کسی
 پہل بیجا ہو تو کھل بے سود و میں بار و سبب و اور مدت وہ میں کہتے حسین غار با پہل کب با میں صورت
 میں کوئی مشاک نہ بیجا شکل دوم میں اگر کثرت لینا کا وعدہ کیا تو باتفاق جائز ہوا اگر یہ شرط نہ ہو کہ
 پر پہل رہیگی تو اس میں ہر روز چار کا حکم دیتے ہیں مگر حلال اور فضیلت سے جو ان پر فتویٰ دیا ہوا
 یہ استحسان مروی ہو غرض سے اور ترجیح دی اسو شامی نے اور فتویٰ نقل کیا عالمگیری نے اور ہر ایہ دو بیجا
 میں ہر کہ اگر اچھ نہ کس پہنچ گئی ہوں تو امام محمد کے نزدیک شرط ترک جائز ہے اور یہ اصل ہے
 کہ تحلیل و سدوم کثیر و موجود کی تاج سمجھے جائینگے اور یہی حکم ہے کہ اب کا اگر چاہو اسکے پتے وقتاً فوقتاً کھا
 کرتے ہیں گناہ شامی نے کہ ہمارے مذہب میں سخت ضرورت ہر اسکی اور روکنا آدمی کا عادت سے مشکل
 ہے لیکن ہمارے ملک میں یہ صورتیں کہ صرف پہل آیا اور پہل کب گئے تک نہایت چھوٹے
 چھوٹے پہل بشرط ترک اسکی عدم جوا میں کوئی مشابہ نہیں بان اگر چہ کہ پہل بھگوانیے بخوشی کیا کہ
 جو پہل اور پیدا ہوں یا جو نموان میں آئے وہ چھنے کمر غلو کیا یا تا بہ پختگی شمار قطع نہ کرو تو باتفاق جائز
 اور اگر بعد ظہور شامی سے واقع ہوئے اور باقرار صریح یا بمقتضا عرف یہ قرار پایا کہ کچھ پہل خست
 رہینگے اور مشتری پہلوں کی محافظت وغیرہ کے لیے درختہ بر قبضہ رکھیں گے تو اسکے جواز میں اختلاف ہر
 جیسا کہ ابھی مذکور ہوا اور شکل سوم میں باتفاق بیجا ہر مسئلہ از بد لڑا ایک شو خریدی اور قبضہ کر لیا
 اور قبل از امر قبضہ کر گیا اور سوا اس شو کے اور مال نہیں تو با بیع اور دوسرے قرض خواہ ہر
 (محبہ) اور اگر با بیع نے بیع نہیں دیا اور دشمن وصول کر لیا اور مر گیا تو بیع مخصوص حق مشتری ہو ورنہ
 قرض خواہ اس میں شریک نہیں ہو سکتا کیونکہ بیع معین و موجود ہوا دشمن غیر معین ہوا اور رضی بہ ثابت
 (محبہ) ۱۲۲ ایجاب و قبول کسی خاص طریقہ سے قرار دینا موجب مناسبت ہے جیسا کہ زمانہ جاہلیت میں
 تھا کہ مال چکا یا سپر با بیع تو بیجا و قبول کو مال مشتری کی طرف پسند آیا یا مشتری نے اس پر لکھی
 پسند کی یا ہاتھ رکھ دیا ایسے ہر اس زمانہ میں در امور بھی جاری ہیں سبب منع میں اسلئے کہ ان میں انکار
 یا نزاع کا احتمال باقی ہو لہذا جو مال ریل یا ڈاک وغیرہ پر بھیجا جاسے وہ مرسل الیہ کے قبضے میں
 نہیں آتا اور در صورت ہلاک پہنچنے والا ذمہ دار ہر جیسے حوالہ کہ محال نقص جوا نہیں کر سکتا

۱۲۱ مشرقی نام یا کچھ گیتی بیجا جائز نہ اور اسکی تین صورتیں ہیں اول قبل ظہور ایسے پانچ تا ستر سو سال تک
 کچھ سے پہلے مستحب پکنا شروع ہو لیکن شکل بدل میں باتفاق بیجا جائز ہو ورنہ اگر کسی
 پہل بیجا ہو تو کھل بے سود و میں بار و سبب و اور مدت وہ میں کہتے حسین غار با پہل کب با میں صورت
 میں کوئی مشاک نہ بیجا شکل دوم میں اگر کثرت لینا کا وعدہ کیا تو باتفاق جائز ہوا اگر یہ شرط نہ ہو کہ
 پر پہل رہیگی تو اس میں ہر روز چار کا حکم دیتے ہیں مگر حلال اور فضیلت سے جو ان پر فتویٰ دیا ہوا
 یہ استحسان مروی ہو غرض سے اور ترجیح دی اسو شامی نے اور فتویٰ نقل کیا عالمگیری نے اور ہر ایہ دو بیجا
 میں ہر کہ اگر اچھ نہ کس پہنچ گئی ہوں تو امام محمد کے نزدیک شرط ترک جائز ہے اور یہ اصل ہے
 کہ تحلیل و سدوم کثیر و موجود کی تاج سمجھے جائینگے اور یہی حکم ہے کہ اب کا اگر چاہو اسکے پتے وقتاً فوقتاً کھا
 کرتے ہیں گناہ شامی نے کہ ہمارے مذہب میں سخت ضرورت ہر اسکی اور روکنا آدمی کا عادت سے مشکل
 ہے لیکن ہمارے ملک میں یہ صورتیں کہ صرف پہل آیا اور پہل کب گئے تک نہایت چھوٹے
 چھوٹے پہل بشرط ترک اسکی عدم جوا میں کوئی مشابہ نہیں بان اگر چہ کہ پہل بھگوانیے بخوشی کیا کہ
 جو پہل اور پیدا ہوں یا جو نموان میں آئے وہ چھنے کمر غلو کیا یا تا بہ پختگی شمار قطع نہ کرو تو باتفاق جائز
 اور اگر بعد ظہور شامی سے واقع ہوئے اور باقرار صریح یا بمقتضا عرف یہ قرار پایا کہ کچھ پہل خست
 رہینگے اور مشتری پہلوں کی محافظت وغیرہ کے لیے درختہ بر قبضہ رکھیں گے تو اسکے جواز میں اختلاف ہر
 جیسا کہ ابھی مذکور ہوا اور شکل سوم میں باتفاق بیجا ہر مسئلہ از بد لڑا ایک شو خریدی اور قبضہ کر لیا
 اور قبل از امر قبضہ کر گیا اور سوا اس شو کے اور مال نہیں تو با بیع اور دوسرے قرض خواہ ہر
 (محبہ) اور اگر با بیع نے بیع نہیں دیا اور دشمن وصول کر لیا اور مر گیا تو بیع مخصوص حق مشتری ہو ورنہ
 قرض خواہ اس میں شریک نہیں ہو سکتا کیونکہ بیع معین و موجود ہوا دشمن غیر معین ہوا اور رضی بہ ثابت
 (محبہ) ۱۲۲ ایجاب و قبول کسی خاص طریقہ سے قرار دینا موجب مناسبت ہے جیسا کہ زمانہ جاہلیت میں
 تھا کہ مال چکا یا سپر با بیع تو بیجا و قبول کو مال مشتری کی طرف پسند آیا یا مشتری نے اس پر لکھی
 پسند کی یا ہاتھ رکھ دیا ایسے ہر اس زمانہ میں در امور بھی جاری ہیں سبب منع میں اسلئے کہ ان میں انکار
 یا نزاع کا احتمال باقی ہو لہذا جو مال ریل یا ڈاک وغیرہ پر بھیجا جاسے وہ مرسل الیہ کے قبضے میں
 نہیں آتا اور در صورت ہلاک پہنچنے والا ذمہ دار ہر جیسے حوالہ کہ محال نقص جوا نہیں کر سکتا

بیع نامہ خرید و مالگیری اگر نقد اور دین کی قیمت میں تفاوت جائز ہے مگر اس طرح بیچنا کہ اگر نقد و دیگر تو دین و دیگر دین کو خرید و دین کو قیمت ہو اور خرید اگر کچھ تصفیہ نہیں کیا اور مالہ قسم ہو گیا جائز نہیں اور اگر ایک قیمت معین ہو گئی تو جائز ہر زید (بزرگ) یا فقیر ایک مال و سکویہ یا اور قبل و بعد و من مال کا بکریہ کہ مال اکثر روپو کو تو اس وقت ویدون یہ کمی ابراہو اور صحیح ایسی ہر زید بکریہ یا ایک کتاب کی خرید کا فی جرد ۲۴ اجرت پر فیہ بکریہ یا ہر کر سے اجرت قبل وقت مال کی بکریہ ہو کہ اگر ۳۰ روز کے حساب سے راضی ہو تو کیا مستانفہ اور مستی راضی ہو گیا یہ بھی جائز ہے ۳۱ اکثر غلہ فروش چکر سے غلے کے بین شرط مول الیہ دین کہ غلہ آخر بازار تک بکا کرے اور آخر قیمت مول سے ہر روپہ اور اوپر مشتری اول کا قطع و تب کیا جائے مثلاً زید ایک چکر غلہ کا لایا اور عرو سے کہہ کر چکر راہ و اس شرط پر مول لیا کہ جس من سے غلہ تمہارا بازار میں بکے گا اس سے آدھ سیر یا پانچ روپہ زید روپہ ہم زیادہ لینے اور جس قدر شام تک بکے گا وہی وزن خریدار تکو و منع دیا جائیگا اور باقی ماندہ بھی تو لکر حساب مذکورہ لینے یہ بیع بوجہ جمل بیع و من ناجائز ہے اور اگر نرخ معین کر لیں و وزن کے وقت بائع و مشتری اول یا او کو وکیل موجود رہیں تاکہ ایک ہر وزن و قبضہ ہو پھر نسبت مشتری اول پر مشتری ثانی ثابت و منتقل ہوتا جائے تو مستانفہ نہیں البتہ اگر بائع اول نے مقدار غلے کے بیان نکی تو بیع کل کی لازم نہ ہوگی ۳۲ جس چیز میں ذمہ داری نہیں اس کا قطع حرام ہے لایع مالا یضمن ۳۳ قیمتیں ملنے سے پہلے بائع کو یا اس بیع ہلاک ہو تو بیع منسوخ ہو جائیگا (عقود الدریہ) اور اگر بائع خود ہلاک کر ڈالے تو قیمت عائد ہوگی ۳۴ مشتری کی موت سے مدت اور و من باطل ہو جاتی ہے اور بائع کے موت سے باطل نہیں ہوتی سسکہ زید نے عمر و سے ایک مکان بوجہ دو ماہ خرید کر ایک عینے کے بعد مر گیا اب عمر و زید کے ورثا سے روپیہ نورالو سکتا ہو اور اگر عمر مر گیا تو اس کے ورثا زید سے نہیں لے سکتا عقود الدریہ ۳۵ زید نے زمین بیچ کر اپنا درخت کاٹ لیا مگر کچھ جڑ باقی رہ گئی بعد چند سال وہ جڑ زمین ہوئی یہ مال مشتری کا ہو اس لیے کہ جڑ بحسب رفا سے بائع رہی تھی ورنہ تسلیم کامل و تفریع مبیع نہوتی ۳۶ زید نے کسی تاجر سے ایک درجن چاقو کسی خاص قسم کی خریدی اور قیمت کا ذکر نہیں کیا اگر اس قسم و نمبر کے قیمت عاقدین کو خوب معلوم ہے یہاں تک کہ ایک دوسرے سے فریکے قدر بھی نہیں کر سکتا تو بیع جائز ورنہ فاسد ہر ۳۷ زید نے بکر سے ایک بارے کر لیا کہ غلام غلام

۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

فصل اول در بیان اقسام بیع و شرائین و تفاوت آن

قسمت اول بیع است بر چنانچه در دیگر نوک و اور بر بار کاغذ چسب لای جا بستن اور کچ گفتگو قیمت
 در میانین بین آتی است و بر تین کاغذات معینکی بیع جائز باقی ناسد است مگر معینہ و وہ سب
 کاغذ اور دین جو اون دو نوک کی نزدیکی ایک ہی قیمت کر دین اگر چه تجارت و غیرہ پیش و کم مختلف
 ہو اسلیکے وہ تغیر مقبضہ میں کاغذ قیمت پر پہنچ دور نہ ہو نہ زید نے بکر سے ایک چیز خریدی سی اور
 یہ چیز ایا یا کہ قیمت بازار ہوگی یا جو بائع مانگیگا یا جو مشتری دینگے یا جو قطلان شخص معین کر دینگے
 یا جو حجاب میں لکھا ہو گا و یا بائیس کا بیع فاسد ہے لکے زید نے بکر سے اس شرط پر مال خرید کر
 اگر قیمت بازار سر کران ہوگی تو قیمت کم یا بیع واپس کر دینگے بیع فاسد ہے لکے زید نے
 ایک چاقو کی قیمت ایک روپیہ لکائی اور مالک زور و سپہ سالار بکر پر زید یہ کہتا ہو لیگیا کہ میں
 ایک ہی روپیہ دو لگا اور بائیس مزاحم نہواں گشتار ہا کہ میں دو ہی روپیہ دو لگا اس صورت میں رضائے حق
 ثابت اور بیع جائز اور ایک ہی روپیہ واجب ہو آتی سی اگر زور سے اختلاف رہا اور کام تمام ہو
 تو وہی اجرت جو امر نے معین کی مایگی غرض کہ تسلیم مقبضہ علیہ بائیس و مزدور کے طرف سے دلیل بر منافع
 زید نے بکر کو خط لکھا کہ قطلان موضع میں ہزار روپیہ کو بیچا ہوں بکر نے قبول کیا اور جواب لکھا
 مگر وہ خط زید کو غلا یا خدا نہ لکھا صرف اپنی جگہ پر قبول کر لیا بیع منقطع نہ ہو اسلیکے اثر قبول کا
 مرتب ہوتا ہے جب دو ہزار روپیہ بیع منقطع ہو یہ قبول بمنزلہ نیت کو ہے لکے زید نے بکر کے ہاتھ
 اس قسم کا مال بیچا جو اسکی پائیں متعدد موجود ہو اب زید نے خوف از زانی نرخ بکر سے وعدہ لیا
 کہ اس مقدار سے قیمت کم نہ کرنا یا بکر نے زید سے ایسا معاہدہ کر لیا یا یہ قرار پایا کہ سو ہاتھ تار اور
 کو ہاتھ نہ بیچے کہ یا قطلان مدت تک یا قطلان شہر میں نہ بیچے یہ سب شرط فاسد ہیں اگر اصل بیع
 میں داخل ہیں تو بیع فاسد اور اگر بطور وعدہ ہیں تو وفادار نہا واجب ہو نہ تضاعف لکے زید نے
 بکر کے ہاتھ بدین شرط مال بیچا کہ بکر اس سے سو روپیہ یا ہانہ یا سالانہ کا مال لیگا یا ہزار روپیہ
 کا مال بدفعات لیگا تو اسکی چیز صورتیں ہیں یہ شرط داخل عقد ہو نہ داخل نہیں مگر
 مال سب ایک قسم کا جو جسمیں حاجت قیمت و پسند جدید کو نہیں سے مال مختلف اقسام میں جنکی تعلق
 و تعیین شوار ہو اور بشرط جو او دین کو دوسرے غرض کی گئیں یا کسی غرض پر نہیں ہیں جیسو از زانی
 قیمت یا معاہدہ غرض وغیرہ پس شکل اولین مطلقا بیع فاسد ہے اور شکل دوم میں اگر غرض

شرط ہو تو وہ عدم ہو اور کسی وجہ سے شرط ہو تو شرط معلق ہو اور واجب التعمیل اور شکل سوم
میں بہر حال یہ شرط ہے اس لیے کہ شرط معلق ہے واجب العمل ہے اور امر محض ہے نہ تحصیل غیر ممکن اور
وجوب امر مشکوک الوجہ ہوگا نہ کیفیت مالا لیلیاق ہو اور نہ کیفیت مرتفع ہو اگر الیہ مساویوں کو جو جائز
کہ اولاً قیمت و قسم و مقدار میں بعض منہجین ہو جائے کہ ہر مشتری مدت معین میں باقسط سینہ
لیا کرے تو جب معاہدہ بیع منہجین منہجین ہونے کے بعد نیز عمر و سوا ایک کتاب کی ہزار جلد خریدی
پھر بالفعل تیار ہونے میں بعد تیار ہی یہ بیع بطور شرط معلق لازم ہوگی جس کے عادت ہر کہ
مبتذل چیز نہیں گمانا دینے بعد قبضہ کیچہ زیادہ لینا اور عمدہ سوال میں دستوری لیا کر تو میں
پس یہ اگر عاقلین میں شرط یا فروغ معلوم ہوتا ہے تو اگر ایسی ہو اور دستوری جزو شرط
ہو یعنی خریدی ایک آنہ دستوری تھری تو جب خریدنے سے سولہ روپہ کا مال لیا یہ سب لیا گیا کہ پندرہ
کا من قرار پایا تھا اور اگر نہ کہ قرار پایا نہ دوسرے معمولی قرائن سے معلوم ہے تو اگر با بیع
برضا و یا بطور افزونی بیع و کمی من جائز ہر ذرہ جبر و ظلم ہر گز بدو نہ شرط ایسی گفتگو نہ ہوتی
سوال یا شاید ظلم سو خالی نہیں لیکن جبکہ با بیع و مشتری میں جبکہ آہو تو بیع صحیح و لازم بہر
اس لیے کہ بعد ایجاب و قبضہ کی گسو نزاع اور شرط کا اثر مرتب نہیں ہوتا ہے جن چیزوں کی ناپ یا
تیل یا شمار میں زیادتی یا اصل طلاح عام معروف ہو وہ چیزیں اوسے حساب سے کہیں گی شاید
خبر نہ جسکی پیسری چھ پیس کی سمجھی جاتی ہے یا آم جبکہ سیکر اکین اٹھائیس پنجو کا کہیں چھ
پنجو کا سمجھا جاتا ہے لیکن جبکہ مقدار افزونی معین نہ ہو جیسو گوشت جو عموماً بہت جگتا ہوا لگتا ہے
یا ایسی اور چیزیں تو بیشک زیادتی کا نسبت مشتری کو دعویٰ کرنا خواہ ظلم ہے خواہ سوال اور
با بیع اگر اپنی رضا سے دے تو اوسے اختیار ہو لیکن عالی ہمت محتاط انسان کو کیا ضرور ہے
کہ مقدار قرار دادہ سے زیادہ لے اور یہ گمان کہ با بیع کی کم تو لے ہیں اس لیے زیادہ لیا جاتا ہے جو
مخبر ہے اس لیے کہ اولاً یقین کی کا کہ نہ کہ سو قوم مقدار کمی کے معلوم نہیں ہے جانور حرام ہو یا
اوسکی ہڈی اور اوسکا چتر اور فروغ کیا گیا ہو تو اوسکا گوشت جو بے پیمانی سے سوا
آدھے اور خسر کے ۱۵۰ ز یہ سے گوشت ۲۰ سیر منی لیا اور صنعت قطع
میں لگایا تو بیع فاسد ہے مگر جبکہ قبل قطع تعیین ہو جائے تو صحیح ہوگی اور بعد قطع از سر نو

میں معائنہ نہیں اور اگر شہر میں ایک تھالین پر خریدی ہو تو قسم معین کر دی یا اگر کسی صحیح و درست
 کو شہر میں ایک تھالین کی ہوتی ہے اور گشت مشافہات اگر کچھ الیاء اور جانب قطع نہ معین کیا تو
 بیع باعتبار عرف صحیح ہوئی اس لیے کہ تھان کو دو کنارہ ہوتی ہیں ایک نہایت عریض اور دوسرا تنگ
 اگر عریض اس طرف کو کچھ اوتار جائے تب پس جانب قطع معلوم ہوئے کہ زید تھان یا ایک تھال
 پر زائد حساب ہوئی یا اب کنارہ تھان کا بلا قیمت زید کو لیا چاہو اس لیے کہ عرف یہ ہے کہ تھان
 اگر کنارہ کی قیمت نہیں ہوتی اگرچہ کچھ وچھیں ایسا عرف ہوا دیکھیں بایں کو مذنیہ اور قیمت زیادہ
 لینے کا اختیار ہے باب اور بعد اس کو دادا یا وہ شخص جو نابالغ کا ولی قرار دیا جائے اس کی
 طرف سے خرید و فروخت کر سکتا ہے جبکہ نابالغ کو حاجت ہو یا کہ اگر لالہ نفع ہو اور خود بھی یہ لوگ
 یتیم کا مال خرید سکتے ہیں جبکہ غین فاحش نہ ہو اور اپنا مال ہی یتیم کے لیے خریدا سکتے ہیں جبکہ غیر کی
 حاجت یا منتفعت ہو البتہ اگر باب بچوں اور فاسق ہو تو بخوف اضرار و خیانت نہیں جائز ہے
 (مالگیری) یتیم کے مال اور ذات کی نگرانی اور خیر خواہی اولیاء پر لازم اور حبلہ مسلمانوں کو کے لیے
 بموجب حسنات ہو جب آدمی کسی یتیم کا ولی ہو تو نہایت احتیاط و انصاف و خدا متبتہ معاملہ کرے
 اور اس کا مال ناحق نہ خود کھائے نہ حنا لے ہو ورنہ ۱۰۰۰ جب کوئی چیز مثلاً واجب الادا ہو قیمت
 دنیا جائز نہیں مثلاً زینے عروس ایک گھر سو روپے کو یا بعض دس من گھیسو کو خرید یا لگی یا شکر
 یا غلہ اس کا حصہ کر لیا اب روپے یا گھیسو یا لگی یا شکر یا غلہ دنیا چاہیے مگر جبکہ وہ شو معدوم ہو جا
 جیسے شکر ممکن ہو تو قیمت پر فیصلہ ہو سکتا ہے ۱۰۰۰ زید فریہندوستان میں ایک کتاب چار روپے کو
 بیچی اور وہ میں مشتری سو یہ تصفیہ ہوا کہ چار روپے کو قیمت لیا اب قیمت باعتبار مکان و زمان
 بیع واجب ہوئی پس اگر ہندوستان میں چار روپے کا نہ ماشر سونا اوسدن ملتا ہو تو وہی
 ماشر لیگا نہ بیش روکم دشامی ۱۰۰۰ زید ذوال بیکیہ شرط کی کہ اس کی قیمت کو روپے کو عوض
 نگو فلاں مال لیگا وہ مال معلوم ہو یا مجول شرط فاسد ہو اگر داخل عقد ہو اور بعد ختم بیع قیمت قرار
 دادہ لازم ہوگی ۱۰۰۰ اگر وہ دونوں نے تمسخر اور نہ ل میں بیع کی منعقد ہوگی اور نکاح اور طلاق
 اور خلاق ہو جائیگا ۱۰۰۰ مدیون کو کوئی مال دین کو پاس بھیجے یا کہ قیمت بازار پر اسے
 حساب کر لے اور قیمت دو لون کو معلوم ہو تو بیع جائز ہوگی ورنہ نہ دشامی ۱۰۰۰ ہندوئی اور

لے اگر کسی بیع کا سبب ہو تو اگر خریدار یا بیع پر مشتری اگر بر خاندان کو کسی دوسری چیز خریدی یا بیع ہو تو اس میں بیع مقدار کا اضافہ ہے ۱۲

ان معارف میں اعتبار نہایت محل کے قواب ہو اور دنیا دنیا کا عموماً جائز ہے مسلم ہو یا کافر فقیر
 ہو یا غنی دوم حیات اور یہ خواہ ضروری ہو جیسے زکوٰۃ - قربانی - فطرہ - نفقات و اجیرہ - مندر
 کفرہ خواہ غیر ضروری جیسے مہر - غنی کو ان کا لیا نہ چاہیے اور جب تک حالت انتظار نہ ہو
 کرنا درام پر کئی احتکام مختصر بیان کرتا ہوں پہلے کہ کس کو اپنا مال ہمیشہ کر لے بلا عوض و دنیا حسین
 قبل شرط ہو اور جب تک قبضہ نہ پا کر ملک نہیں آؤ تو آپ کو ایسی سب کا اختیار ہے مگر سب جبکہ ذمے
 رحم رحم کو دیا گیا ہو مل مال ہلاک یا زیادہ ہو گیا جیسے مکان گر گیا یا خام پنچہ سب دیا گیا ہے جس حاملین
 سب سب کو کا ضرر یا موجب عار ہو مناسب وقت تک توقف لازم ہو گا شکار یا بے شکر کو ایک
 شمع اور کچھ سے کچھ برتن کچھ سے کچھ کشتی پر مال لاؤ اگر کچھ بیکر کسی مجمع یا بازار میں گیا برتن کو
 بکریب میں جیسے ہو زمین اب جب تک دوسرے کشتی کے یا عمارت سے گھر میں واپس نہ آئے یا بکریب
 تمام نہ واپس نہ کی سب جبکہ کچھ معاوضہ ہو گا دیا گیا ہو تو وہ سب بالعرض کہلا گیا اور بعد معاوضہ کا ایک
 قسم کی بیع سمجھ جائیگی مسئلہ زیر نے بکریب شرط کی کہ تو میرا فلان کام کر دے یا اپنی کسی حق سے ورنہ
 یا فلان چیز دے تو میں بگاڑ دے مکان سب کر دوں اگر بکریب شرط پوری کی تو زید پر سب لازم ہو اور واپسی
 مستمع ہو ورنہ نہ مجاہد سب کا یہ لیا جائز اور کر دے ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علماء
 فی ہر بکریب کتاب بیع و فی قصیدہ سب سب سے سب سب کا خریدنا کر دے ہو مگر جبکہ کمال لیا نکلت و اتحاد کیو جو ہو
 سب سب لہ و آپ کو دیکھ لے یا وہ سب بکریب حاجت روائی و اعانت سب سب لہ بکریب مناسب
 مولد و ذوق حق تعالیٰ سے امید و خوف ہے مسئلہ ایسا قارب و احباب میں جن میں کمال رہا کیو جو ہے
 غیرت نہیں رہتی اور ایک دوسرے کا مال بے تکلف مستعمل کیا کرتا ہے او نہیں نہ سوال محتوج ہے نہ ذکر
 سب سب کا استعمال کر دے بلکہ یہ باہمی بے تکلفی اور اجازت اور انبساط کا نتیجہ اور سب سب انویاد محبت ہو
 اور ان مختصرت سے اگر شرط لم شالہ سے کہنا نا وغیرہ طلب فرمایا ہے البتہ جبکہ ایسی شرط بولے جا کہ جو
 سب لہ یا سب پر صاف مساوت و لالت کر سہوں تو اوس کا حکم دیا جائیگا صدقہ واپس نہیں ہو سکتا
 صدقہ میری و اگر وہ بکریب کرنا اپنے نفس اور عیال اور ازواج پر بھی صدقہ ہو اور سب سب اجر عظیم
 خود کو صدقہ لینا یا بکریب میں سوال جو محتاج سب پر قادر ہو یا جس کو پاس انگین کی قوت موجود ہو
 اوسے سوال حلال نہیں اور سائل جو کچھ مانگ کر جمع کرے وہ مال خبیث ہے (عالمگیر نے)

حکام اسوال بالعلماء و اولاد کرام سب سب لہ و آپ کو دیکھ لے یا وہ سب بکریب حاجت روائی و اعانت سب سب لہ بکریب مناسب
 مولد و ذوق حق تعالیٰ سے امید و خوف ہے مسئلہ ایسا قارب و احباب میں جن میں کمال رہا کیو جو ہے
 غیرت نہیں رہتی اور ایک دوسرے کا مال بے تکلف مستعمل کیا کرتا ہے او نہیں نہ سوال محتوج ہے نہ ذکر
 سب سب کا استعمال کر دے بلکہ یہ باہمی بے تکلفی اور اجازت اور انبساط کا نتیجہ اور سب سب انویاد محبت ہو
 اور ان مختصرت سے اگر شرط لم شالہ سے کہنا نا وغیرہ طلب فرمایا ہے البتہ جبکہ ایسی شرط بولے جا کہ جو
 سب لہ یا سب پر صاف مساوت و لالت کر سہوں تو اوس کا حکم دیا جائیگا صدقہ واپس نہیں ہو سکتا
 صدقہ میری و اگر وہ بکریب کرنا اپنے نفس اور عیال اور ازواج پر بھی صدقہ ہو اور سب سب اجر عظیم
 خود کو صدقہ لینا یا بکریب میں سوال جو محتاج سب پر قادر ہو یا جس کو پاس انگین کی قوت موجود ہو
 اوسے سوال حلال نہیں اور سائل جو کچھ مانگ کر جمع کرے وہ مال خبیث ہے (عالمگیر نے)

حاصلیت اپنا مال پر چند دن کے لیے کسی کو قرض کر دینا کہ وہ نفع حاصل کرے پس یہ اجازت
 زمین و موقوفہ جو تو شرط سے زیادہ تصرف کرے درہم خداوند اور صورت کسی نقصان کے
 ضامن ہوگا اور زمین اور موقوفہ نمونہ تو جتنا مال ملک طلب کرے استعمال جائز ہے اور دوسرے کو
 بھی ستاروی کہتا ہو اگر وہ شرط اختلاف استعمال سے خراب ہو مالک کو ہر وقت اختیار ہو کہ اپنا مال
 واپس لے کر موقوفہ میں قبل وقت و عہد خلائی ہو جان چکے وہ ایسی ضرورتوں میں جو جنگا ذکر ہے
 میں گزرا یا زمین بغرض زراعت لی تھی اور کسیت ابھی تیار نہیں ہو تو مال یا زمین باجرت مثل
 وقت حاجت تک مستعیر کے پاس رہی مسئلہ زمین موصوبہ پر باغ لگایا یا مکان بنوایا تو اگر زمین
 موقوفہ تھی اور مالک ذوق قبل وقت واپس طلب کی یا کوئی مدت معین نہ تھی ان صورتوں میں مالک زمین
 کو مع باغ یا مکان کے لے لے اور مستعیر کو قیمت حوالہ کرے اس لیے کہ اسے اسے اسے اسے اسے اسے اسے اسے اسے
 عموماً کو دینے یا باغ کاٹ لینے پر راضی ہو اور زمین کا کوئی نقصان نہ ہو اور اگر بعد بیت طلب کی تو
 ضرورت ہے کہ مستعیر اپنے اہل و عیال کے اگر زمین کا نقصان نہ ہو اور زمین کٹی ہو اور وقتوں اور کدھی ہو
 عموماً کی بیگی اس لیے کہ مالک پر کچھ الزام نہیں ہے (یہ سب ہر ایسے صورتوں میں ہے جن چیزوں سے بدون
 ہلاک عین نفع نہیں مل سکتا جیسے روپیہ یا غلے انہیں عاریت نہیں و نصیبت میں شرط ہے کہ
 سادھی حربی ہو و وارث نہ ہو و تہائی مال سے زیادہ وصیت کی صورت بعد موت وصی و بعد
 تکفین و اداسے دین واجب الادا ہے اگر وصیت تہائی مال سے زیادہ کے اور وارث راہی
 ہو گئی یا اور کوئی وارث نہیں تو بیشک بقدر وصیت ملے گا ورنہ وہی تہائی بیگی اس کا نام سکتا ہے
 سکا ایسا حکم نافذ ہے جس کو ذریعے سے سکو ایک قیمت معین پر مروج ہوتا ہے جس اگر مسابک مشن
 اصلی یعنی چاندی سونا ہے تو اس شے کے جائز ہونے میں کچھ کلام نہیں اور اگر مشن حکم یعنی صرف
 سکے کے وجہ سے یا اصطلاح عام یا بحکم سلطان مشن قرار پایا ہے تو اس کو موقوفہ میں ہر اول
 مال مستحق ہے جیسے فلوس و غیرہ کہ اگر وہ مشن نہیں تب بھی قیمت ان کی قیمت رو بہ
 قریب تر ہے جو وہ مال بہت کم کہ جو بقیہ کوئی مال نہیں اور جب رو بہ قریب تر ہے تو یہ نسبت مشن و
 مستحق سمجھ جائیں جیسے شامی نوٹ پس سکا اول یعنی فلوس و غیرہ مشن صحیح ہیں اور جہاں حکام
 مشن اصلی ان پر ترتیب ہو کر گئے تقابض البدلین قبل الاقتراق شرط ہوگا (عالمگیری) ہے

یہ سب ہر ایسے صورتوں میں ہے جن چیزوں سے بدون ہلاک عین نفع نہیں مل سکتا جیسے روپیہ یا غلے انہیں عاریت نہیں و نصیبت میں شرط ہے کہ سادھی حربی ہو و وارث نہ ہو و تہائی مال سے زیادہ وصیت کی صورت بعد موت وصی و بعد تکفین و اداسے دین واجب الادا ہے اگر وصیت تہائی مال سے زیادہ کے اور وارث راہی ہو گئی یا اور کوئی وارث نہیں تو بیشک بقدر وصیت ملے گا ورنہ وہی تہائی بیگی اس کا نام سکتا ہے سکا ایسا حکم نافذ ہے جس کو ذریعے سے سکو ایک قیمت معین پر مروج ہوتا ہے جس اگر مسابک مشن اصلی یعنی چاندی سونا ہے تو اس شے کے جائز ہونے میں کچھ کلام نہیں اور اگر مشن حکم یعنی صرف سکے کے وجہ سے یا اصطلاح عام یا بحکم سلطان مشن قرار پایا ہے تو اس کو موقوفہ میں ہر اول مال مستحق ہے جیسے فلوس و غیرہ کہ اگر وہ مشن نہیں تب بھی قیمت ان کی قیمت رو بہ قریب تر ہے جو وہ مال بہت کم کہ جو بقیہ کوئی مال نہیں اور جب رو بہ قریب تر ہے تو یہ نسبت مشن و مستحق سمجھ جائیں جیسے شامی نوٹ پس سکا اول یعنی فلوس و غیرہ مشن صحیح ہیں اور جہاں حکام مشن اصلی ان پر ترتیب ہو کر گئے تقابض البدلین قبل الاقتراق شرط ہوگا (عالمگیری) ہے

اگر تینہ خرید اور بیع پر قبضہ پانچ سو روپے کا رواج جاتا ہے باقی بیع ختم ہوگی یہ کسی جو زمین اس کے
 دوائی ہوتی اور رواج ختم ہے تو مفتی یا برویست کو نزدیک قیمت یوم قیض اور امام محمد کے نزدیک
 قیمت آخر یوم رواج ختم ہوگی (مذاہب مختلفان) اور اسی پر فتویٰ ہے (خرائنہ) اور امام کو نزدیک
 بعینہ و امانین (دہاویہ) بان کہ نرخ گھٹ جاتی تو گزشتہ معاملات میں فرق نہ آئیگا (مذاہب مختلفان)
 ایک پیسہ سے دو یا تین پیسہ نقد یا نقدین خریدنا جائز ہے (عالمگیری) کیونکہ کسی ایک میں دو
 لحاظ نہیں رہتا اب یہ معہ دو سو گواہ اور حالت رہا اس پر صرف جست باقی رہے پس تفاضل
 طلال ہو اختلاف اثمان اصلی کے کہ انہیں اسکو گیت سکر کوئی اثر نہیں ہوتا واضح رہے کہ ہندو
 میں پیسہ نکا دو طرح پر حساب ہوتا ہے گندہ و نیا گندہ و نیا پیسہ نکا اعتبار سے مثلاً یہ چیز چار کی
 یاد گندہ یا آٹھ پیسہ کے انہیں باہم خرید و فروخت میں بیشی کی جائز ہے اور اختیار ہے کہ روپیہ
 کے مقابلہ میں قرض یا نقد یا سطرچ چاہو پیسے آفر آدھ آفر پاؤ آفر کے اعتبار سے مثلاً یہ چیز
 ایک آٹھ یا دہائی ہے بیشی کی جائز نہیں اسلیو کہ یہ حقیقت میں روپیہ کو خرید میں پیسہ نکا
 ارزان ہو یا گران اگر روپیہ کو سولہ آفر بیشیہ رہے تو ہر اسلیو کہ کوئی مقدار میں نہیں کہیں روپیہ
 کہیں تین کہیں چار کہیں پانچ کہیں چھ پیسہ نکا آٹھ ہوتا ہے اور اسلیو دوائی چوٹی آٹھنی کہتے ہیں
 نصف روپیہ روپیہ نہیں کہتے پس جب آٹھ بمقابلہ دو آٹھ یا دھار بمقابلہ عدا رہے تو کوئی پندرہ
 بمقابلہ سترہ چوبیس کہی اور یہ قرض میں بیشک متفق ہو کہ نقد میں بوجہ ہونے قیمت حقیقی کو منع
 نہیں آفر و پندرہ کو کسی خرید کی طرف منسوب نہیں نہ پیسوں اور اشرفیہ کی طرف اور جب وزن منقص
 نہو اور نقد معاملہ کیا جاوے تو یہ سکر اپنی جنس سے متفاضل ابھی تک مکتوہ ہیں جیسے فلوس سے طرف
 سی خریدنا اسلیو کہ اب فلوس محدود ہو گئے ورنہ نہیں رہے انکی قیمت باعتبار عدد اور طرف کو
 قیمت باعتبار وزن ہوگی لہذا فضل ملال ہے مسئلہ دیکھو صرف کو ایک روپیہ دیا اور کہا کہ ہم ۲
 گندہ و نیا نہ شکی یا دہ پیسے نیکی یہ معاملہ جائز ہے اور سوت لریا دوسرے وقت مسئلہ زید نے
 صرف سدر روپیہ کی آفر آدھ آٹھ لینیو کا اقرار کیا تو یہ معاملہ نقد میں صحیح ہے اور قرض میں فاسد
 واضح رہے کہ ہر کار و رواج حال ڈبل ہے ہو پاؤ آفر کے حکم میں داخل ہیں اسلیو کہ وہ ہمیشہ پاؤ
 آٹھ کو گنتوہ ہیں بیشی کی اونکو حسب حکم ہر کار ممنوع اور جرم ہر بان اگر یہ قید اوٹھا جاوے تو اونکا حکم

مذاہب مختلفان میں امام محمد کے نزدیک اگر تینہ خرید اور بیع پر قبضہ پانچ سو روپے کا رواج جاتا ہے باقی بیع ختم ہوگی یہ کسی جو زمین اس کے دوائی ہوتی اور رواج ختم ہے تو مفتی یا برویست کو نزدیک قیمت یوم قیض اور امام محمد کے نزدیک قیمت آخر یوم رواج ختم ہوگی (مذاہب مختلفان) اور اسی پر فتویٰ ہے (خرائنہ) اور امام کو نزدیک بعینہ و امانین (دہاویہ) بان کہ نرخ گھٹ جاتی تو گزشتہ معاملات میں فرق نہ آئیگا (مذاہب مختلفان) ایک پیسہ سے دو یا تین پیسہ نقد یا نقدین خریدنا جائز ہے (عالمگیری) کیونکہ کسی ایک میں دو لحاظ نہیں رہتا اب یہ معہ دو سو گواہ اور حالت رہا اس پر صرف جست باقی رہے پس تفاضل طلال ہو اختلاف اثمان اصلی کے کہ انہیں اسکو گیت سکر کوئی اثر نہیں ہوتا واضح رہے کہ ہندو میں پیسہ نکا دو طرح پر حساب ہوتا ہے گندہ و نیا گندہ و نیا پیسہ نکا اعتبار سے مثلاً یہ چیز چار کی یاد گندہ یا آٹھ پیسہ کے انہیں باہم خرید و فروخت میں بیشی کی جائز ہے اور اختیار ہے کہ روپیہ کے مقابلہ میں قرض یا نقد یا سطرچ چاہو پیسے آفر آدھ آفر پاؤ آفر کے اعتبار سے مثلاً یہ چیز ایک آٹھ یا دہائی ہے بیشی کی جائز نہیں اسلیو کہ یہ حقیقت میں روپیہ کو خرید میں پیسہ نکا ارزان ہو یا گران اگر روپیہ کو سولہ آفر بیشیہ رہے تو ہر اسلیو کہ کوئی مقدار میں نہیں کہیں روپیہ کہیں تین کہیں چار کہیں پانچ کہیں چھ پیسہ نکا آٹھ ہوتا ہے اور اسلیو دوائی چوٹی آٹھنی کہتے ہیں نصف روپیہ روپیہ نہیں کہتے پس جب آٹھ بمقابلہ دو آٹھ یا دھار بمقابلہ عدا رہے تو کوئی پندرہ بمقابلہ سترہ چوبیس کہی اور یہ قرض میں بیشک متفق ہو کہ نقد میں بوجہ ہونے قیمت حقیقی کو منع نہیں آفر و پندرہ کو کسی خرید کی طرف منسوب نہیں نہ پیسوں اور اشرفیہ کی طرف اور جب وزن منقص نہو اور نقد معاملہ کیا جاوے تو یہ سکر اپنی جنس سے متفاضل ابھی تک مکتوہ ہیں جیسے فلوس سے طرف سی خریدنا اسلیو کہ اب فلوس محدود ہو گئے ورنہ نہیں رہے انکی قیمت باعتبار عدد اور طرف کو قیمت باعتبار وزن ہوگی لہذا فضل ملال ہے مسئلہ دیکھو صرف کو ایک روپیہ دیا اور کہا کہ ہم ۲ گندہ و نیا نہ شکی یا دہ پیسے نیکی یہ معاملہ جائز ہے اور سوت لریا دوسرے وقت مسئلہ زید نے صرف سدر روپیہ کی آفر آدھ آٹھ لینیو کا اقرار کیا تو یہ معاملہ نقد میں صحیح ہے اور قرض میں فاسد واضح رہے کہ ہر کار و رواج حال ڈبل ہے ہو پاؤ آفر کے حکم میں داخل ہیں اسلیو کہ وہ ہمیشہ پاؤ آٹھ کو گنتوہ ہیں بیشی کی اونکو حسب حکم ہر کار ممنوع اور جرم ہر بان اگر یہ قید اوٹھا جاوے تو اونکا حکم

دوسرے خاوس کا ہر دیا گیا سکہ قسم دوم تھیں اس سوال مبتدا کہ بیشک سکیات ناجائز سے ہیں کیونکہ ہر
 سکتا ہو کسی مستحق کو ایسی چیز دیا جائے جس سے بدون لزوم شرط لازمہ و مشرکے دیا یا ناقص نہ پاسکے
 اور ان سکوٹے نفع کیلئے یوں ضرور نہ کرے کہ اس کو اس قسم سے سبب نہ کرے مثلاً ضرر اور زبردستی یا
 سلطنت یا غصب یا حکم کا خوف ہو کہ اس سکوٹے کا ایجاد اور وضع کرنا سلطان وقت کو یا خود کر لیا
 اگرچہ بعد حکم کا یا کو حق میں ضرر نہ تھا تو نہ لیکن سوداؤں میں شخص کو جس کو اس سے وضع کیا یا جس سے
 اس کو پایا ہے اور کیونکہ حکم دنیا اور بصورتہ انکار بکرم و راجح مجبور کرنا یا بیت المال اسلامی یا مصلحت میں
 یا دوسرے امور حسنہ کے اجراء و اعانت یا کسی مستحق کی حق میں ایک نہ کی لیے جمع کرنا جو فطن انسانیت کا جائز ہے
 اور مرکب مناسن اور نوٹ وغیرہ میں زکوٰۃ چاند کی وجہ ہو اور تقابض مبدلین ساقط اور جس
 صورت میں ایسے ناجائز سکوٹے یعنی واجب الادا ہوں اور رواج نہ ہے قیمت دنیا پر لگی جیسے زید و الیہ
 کا نوٹ قرض لیا یا کسی مساوی یا اجرت میں اس پر عائد ہوا یا اس کو پاس رہن یا امانت رکھی گئی اور
 اس کو ضائع کر دیا یا امانت یا رہن میں تاخیر کر یا مناسن ہو اور رواج جاتا رہا اب قیمت کو سکو
 یعنی ایک نہ اردینی ہو گز نہ وہی شے یعنی کیونکہ اگر وہی کا غرض ایک وقت میں ہزار کا مقابل تھا دلا یا جا کر
 تو مستحق بالکل محروم رہے گا اور مدیون پر نفس الامری ہزار واجب ہو اور رواج رہتا تو مدیون کو
 روپے اور نوٹ کسی میں غدر ہوتا نہ نفع نہ نقصان پس اب بھی اس کا نقصان نہیں ہے اس لیے کہ
 مقصود ان سکوٹوں میں غشیت اصطلاحی ہے اور اسی لیے مستحق اس کے لینے میں غدر نہیں کرتا پس
 جب رواج جاتا رہا اور سکوٹیت مرتفع ہو گئی غشیت بھی نہ رہی اب اگرچہ صورت باقی ہیں مگر حقیقتہ
 ضائع اور ہلاک ہو گئی پس کوئی مستحق کسی مال بیکار شدہ نہیں لیتا جیسے سود یا جانور جو بڑیا مر جا
 قابل استرداد نہیں رہتا ہاں اگر یہ سکوٹے بطور ذمہ داری نہ ہوں جیسے امانت یا مال میراث یا دوسری
 مہون وغیرہ تو وہی سکوٹے یعنی دیکھ جائیں گے مسئلہ مستحق کے حکم یا رضاسو کہیں جمع کر دے یا روانہ کرے
 یا اپنے قبضہ سے خارج کر دے اور قبل از وصول رواج جاتا رہا تو مدیون ذمہ دار نہیں بخلاف قسم دوم
 کہ محض رواج اور سکوٹہ ہی مقصود نہیں بلکہ اصل میں مالیت ہو اور غشیت عارضہ اور حسب طرہ اٹھان
 وسیلہ حصول اموال میں ہی مال سے ہی مال اور منہا سکتا ہے اب او کو غیر مروج ہو نہیں لیتا نقصان
 نہیں آسکتا کہ بالکل محروم سمجھ جائیں بلکہ بوجہ مخالفت جس بیشی و کم کو تمیز شکل ہے اور کجا

سلیح محرم ہر قسم سے اور اس سلفیہ و غیرہ اللہ ان جیوہ و ان امور صورت است اختلاف شکل کا کوئی نہ واقع ہو تو ضائع نہیں ہوتا کہ نہ ہیکہ بیشی و پور میں نہ اس قدر نقصان ہو کہ وہ مکرر نہ ہو یا نہ اس قدر نقصان ہو کہ وہ مکرر نہ ہو یا نہ اس قدر نقصان ہو کہ وہ مکرر نہ ہو

نایاب ترست کہ خریدار اور بیچن جاتا رہا تو بیع قبضہ میں آیا ہو یا نہ بیع باقی اور قیمت سکرو واجب الادرار
 ہو کی بخلاف قدس وغیرہ کہ بیع کا یہ حقیقہ مقابل بیع کر میں اور نوٹ و خرید باعتبار رائے
 قیمت کر میں قرار پاتے ہیں کا غزوات زر اول وہ نوٹ جو تمام ملک فربان میں روپیہ
 طرح ایک معین قیمت پر چلتی ہیں اور نہ لینی والا مجبور کیا جاتا ہے یہ مسئلہ نا جائز ہی اور نوٹ
 کی قیمت سے ملحق ملک اوسمین فنا ہو پس بیشی دہی اسکی روپیہ سے جائز نہیں اور اشرفی سے
 جائز ہے نیز کہ انان حکم بالضرور کسی اصل میں کفرج ہو تو ہیں اور نوٹ روپیہ کر نام سے وضع کیا
 گیا ہے اور قیمت اسکو روپیہ کر اعتبار سے معین ہے اور اشرفی کا مستحق لینے پر مجبور نہیں ہو سکتا
 جب ایک شہر کے نوٹ پر دوسرے شہر میں بٹا پڑے پس اگر بٹ معین ہے تو بعد منہائی بٹ دہی
 قیمت اصل سے جو بائگی اور اگر بٹ معین نہیں بلکہ بائع و مشتری کی رائے پر ہے تو یہ مثل تمسک کو
 ہے حکم اسکا اس صفحہ میں مذکور ہو گا وہ وہ نوٹ جو ایسے نہیں اور ان کے قیام قیمت میں
 سے وثیقہ سے نوٹ امانتوان دونوں معین بہت ہوتا فرق ہے انکے پیچہ رہیں کہ جو جب کرینگر
 سرکار سے مانعت ہو اسلیو کہ اصل روپیہ دینو والیکہ یہ عرض ہوتی ہے کہ سود اسکا اسکی اولاد کو
 سلا بعد نسل ملی اور کسی قسم کا انتقال اختیار ہی و اختیار ہی اوسکے ہیں سو تب سودی جب کا سود کار
 سے رہتا ہے اور قیمت کم زیادہ ہو اگر فی ہر اور بدون رجسٹری سرکار تک نہیں سکتا کہ نوٹ قسم اول
 جبکہ اول کار و راج نہ ہے یہ چار دن نوٹ مثل تمسک کی ہیں انکا پیچہ کہ نارہن رکنا ممنوع ہے
 اگرچہ کہ دیگر نوٹ خرید اور قیمت میں بیشی دہی ہو بان بائع جو بیشی عنقرودی تو منہا کہ نہیں آئیں
 جس قدر روپیہ بطور سود وصول کیا گیا ہے وہ اصل روپیہ میں محسوب کرنا لازم ہے اور زیادہ لینا حرام
 اگر بدون لینے سے انکار کرے تو مالک زر سود اصل میں شمار کرتا جاوے جب پر اہلجا ہو پر تے اور یہاں
 کہ بدون سود کو نام سے دیا ہے لینے والیکہ مضر نہیں مسئلہ زیر نے میراث میں عمر و کیلیف سے کہیں
 کہ نوٹ سودی پایا اب زیر کو اکیزار روپیہ کامل لینا جائز ہے اسلیو کہ عمر و نے جو روپیہ بطور سود لیا
 نہ وہ عمر کے ملک میں آیا نہ اصل روپیہ میں محسوب ہو اسلیو کہ جو روپیہ سودی نوٹ میں لیا دیا جاتا
 وہ سودی ہر اصل روپیہ نہیں مگر یہ کہ لینے والا یا دینو والا اصل روپیہ کی قیمت کر کے اور دوسرا سے
 مجبور ہو تو یہ قیمت فقہاء و دیانہ سے بیوگی مسئلہ قسم کر کو نہیں زکات واجب ہے مگر سودی نوٹ کو نہیں جو ہر

مسئلہ نا جائز ہے کہ خریدار اور بیچن جاتا رہا تو بیع قبضہ میں آیا ہو یا نہ بیع باقی اور قیمت سکرو واجب الادرار

انیسویں سو فیصد اور جوین کے لئے بیعت کی کہ اصل مال میں سے قسب سے نوٹ کیا یہ مقدار ہے جہاں جہاں بیعت
 نہیں ہوئی اس کے لئے قسب کی طرح قسب نہیں ہو سکتا جہاں اگر اصل مال بیعت ہو گیا تو اس کے لئے قسب سے نوٹ کیا
 نہیں ہوگا اور زیادہ لیتا منع ہے اور کسی بطور استثناء میں جہاں بیعت نہ ہوئی قسب سے نوٹ کیا اور شامی وغیرہ
 محل سکونت کا یہ قیاس ہے اگرچہ کچھ کچھ کہتے ہیں کہ بیعت میں ایک شے یا معاہدہ جو جو تاجر
 یا کسی اور چیز پر کرتا ہے کیا ہے مسئلہ یہ کہ سود پر جو کالوٹ پاراشر فیکو جو ۷۰ روپیہ کی جوتی پر
 خریدی یہ معاملہ فقہاء جہاں بیعت اور قسب سے قسب سے نوٹ کیا ہے یا قسب سے نوٹ کیا ہے یا قسب سے نوٹ کیا ہے
 جہاں نہیں مسئلہ یہ کہ سود پر کالوٹ ۹۰ روپیہ کو قسب سے نوٹ کیا ہے یا قسب سے نوٹ کیا ہے اور قسب سے نوٹ کیا ہے
 گندون یا گندون یا پیسوں کی طرح جہاں بیعت ہے مسئلہ یہ کہ سود پر کالوٹ ۹۰ روپیہ کی جوتی پر
 اب روپیہ یا نوٹ کی الفوری دنیا میں بیعت میں ان قیمت مساوی ہے اسٹامپ اصلی دو قسمیں
 ہیں ایک اجرتی جس پر ریل یا ڈاک کے ٹکٹ یہ ایک رسید پر جس پر ایک جہاں بیعت میں لیا گیا ہے و شامی
 انکی ہر طرح جہاں بیعت حقیقتہً اجارہ ہے اور صورتاً بیعت اور یہ عرض میں نہیں پس انہیں
 نکات بدولت بیعت تجارت کو جہاں نہیں بیعت نکات نوٹ کر پس جب کوئی مانع قوتی پیش آوے یا ٹکٹ
 قبل از حصول منافع معینہ بیکار ہو جائیں تو بیعت انکو صرف محکمہ ریل و ڈاک میں جہاں بیعت کے اسلیو
 وہ فی الحقیقت فسخ اجارہ ہے سو اس شخص کے جس نے زراعت لیا ہے دوسرے متوسلین اس کے
 ذمہ دار نہیں ہو سکتے اور یہ شرط کہ اگر اتنے مدتیں نفع حاصل کیا جائے تو کچھ حق نہ ہوگا اگر نصرت یا
 کی گئی تو صحیح ہے ورنہ لغو ہوگی کیونکہ حق انتفاع قطعی اور منصوص ہے اور شرط استقاء صرف
 ذہنی البتہ وہ لوگ جو ایسی قوانین سے خوب واقف ہیں پابند ہو گئے کیونکہ سوائے شریعت اسلامیہ
 دوسرے حکام کو قوانین عام اور قوی النفاذ نہیں ہو سکتے یا زیادہ نفع اوٹھانا ان سے حرام ہے جس کو ٹکٹ
 ریل کے ذریعہ سے دوبارہ سوار ہونا کسی فریب سے محروم ہے کہ کوئی جانا یا یا علو درجہ میں بیعت
 جانا یا یا بیعت اجازت سے زیادہ سوار ہونا یا کسی فریب سے محروم ہے کہ کوئی جانا یا یا علو درجہ میں بیعت
 ڈاک کو قانون میں ہے بیعت یا بیعت کا محصول گراں ہے اس کو کم محصول والی چیز و زمین مخفی کر دینا
 جب تک ثابت نہ کر دیا جائے کہ ان ٹکٹوں سے ہرگز نفع نہیں اوٹھایا گیا اور یہ کہ اب بحسب قوانین
 معینہ واجب الزم ہے اور وقت تک تردید قیمت لازم نہیں ہے و و م اسٹامپ سے فرسودہ

حکام جنگ کوئی معتبر معاوضہ نہیں دیا جاتا جس کی بغیر ورت و مجبوری جائز ہے نہ تجارت اور
 حقیقت میں یہ مال نہیں مسئلہ مختار الاقتیار میں بعض کا قول یہ بھی نقل کیا ہے کہ اگر مدعا علیہ
 سرکش و شرارت و دارالافتقار میں حاضر نہیں ہوتا یا دین جو اس کی ذمہ ثابت ہو اور انہیں کرتا تو
 قاضی پیادہ و نوکری و آرسی کرالہ اور خرچہ اس سرکش سے اس سے مفہوم ہوتا ہے کہ مدعی
 کو خرچہ اسٹامپ مدعا علیہ سے لیا جائے پھر اگرچہ حکام کی نسبت جواز شرع ثابت ہو مگر اس لیے کہ
 مدعو ایسی ظاہر بنا پر جو جس سے مدعی کے صدق اور مدعا علیہ کو ظاہر نہیں غالب ہو جائے جیسے
 لشکر جیشی شدہ یا مدعا علیہ کی طرز تقریر وغیرہ سے مدعا علیہ نے بدون کسی معقول عذر کہ
 اوامری سے انکار کیا ہو اس وقت کہ در شرارت مدعا علیہ کے معلوم ہو جائیگی کیونکہ وہ یقین کر سکتا
 کہ ایسے صورتوں میں مدعی ضرور اپنا حق بذریعہ حکام وصول کر لیا اور حسب قانون سرکار اس سے استفادہ
 خرچہ کا بیوہ متحمل ہونا پڑ گیا پس یہ خود باعث نقصان ہوا اس کو نظائر مسائل ضرور وغیرہ سے نقل سکتا
 ہیں لیکن وہی مصارف لیا جائے جیسے بنام مدعو ہی موقوف ہو نہ مصارف زائد جیسے بعض بقول
 وغیرہ جو صرف تائید و کرایا استیطاق و دلائل کے لیے ہوتے ہیں اور احتراز اس سے محتاط ہو والہ اعلم
 ہندوی و منی آرڈر ہندی ایک سند ہے کہ تاجر کسی شخص سے روپیہ لیکر لکھدے کہ یہ روپیہ فلاں
 تاجر فلاں شہر میں فلاں شخص کو بمعاذہ اس سند کو اتنا اجرت پر دیا جائیگا اور منی آرڈر کا یہی ہے
 منشا ہے ہر گز یہ حکام کی طرف سے ہوتا ہے انکی جواز اور امتناع میں بہت تاویلین ہیں اور اقوال مختلف
 اکابر سے اس میں کوئی روایت نہیں اس لیے کہ کراہت سنتیہ کہ کتب فقہ میں منقول ہے اور ہندی
 دوسری شے ہے پس قیاس ہندی کا سنبھتی پر صحیح نہیں ہو سکتا پس ضرور ہے کہ بقدر وسعت معلوم
 اکثر منافع و حفظ اموال و امن و راحت عام و ابتلا سے عام تاویلات جواز پر زیادہ توجہ
 کی جائے کیونکہ شتر کمین قریہ اور ساویمین وجہ ترجیح ضرور ہے اور قریہ جواز معاملہ اہل اسلام ہے
 اور ترجیح اس و راحت عام میں کیا ضرور ہے کہ امانت یا بیع قرار دیکر ممنوع کر دین بلکہ وہ
 خواہ قرض ہے کہ دائن نے روپیہ دیکر دیون سے اس کو گماشتہ کے نام جو مثلاً کانپور میں ہو حالہ کرالہ
 یا یہ کہ جہان تم یا تمہارے گماشتہ ہوں ہیکر روپیہ لے لیا اختیار ہے اب یہ قرض جبر نفع نہ لیا کیونکہ
 دیون سے کسی مقام پر روپیہ لے لیا یا کسی شخص کے نام دیا نہ لیا جاتا ہے اور فی الحقیقت

ہندوئی دینی آئینہ کسی مقام کو ساتھ خاص نہیں بلکہ جہاں اوسکو گناشتہ ہوں روپیہ مل سکتا ہے
 اور جو کچھ دیا جائے تا جو وہ اوس کو گناشتہ اور تحریر کی سعادہ منہ جزو مہاجن سے لیا جاتا ہے خواہ اجرت نہ
 اور اس میں جو شیوہ پیدا ہو تو اس میں اوکو جو اس پر بھی شہید دل اجیر ہلا کر ہٹا کر وہی روپیہ یعنی پونہ پانچ
 روپیہ اس کے لئے نہیں ہو سکتا کہ وہی روپیہ نہیں دیا گیا ہے یہ شرط ہے۔ انبارہ نہیں بلکہ اجیر
 لازم ہر میں اسکی مخالفت میں اجیر مقرر ہو گا شہید وہم اجیر مقرر نہیں ہے جو اس کے لئے
 شہید ہے یہ شرط اجارہ ہی نہیں بلکہ مستاجر کو ایسا ہی کرنا چاہیے ہے اگر مہجوری غلطہ وغیرہ ضمان ہے
 تو کیا ضمان ہے شہید سوم ہندی کار و پید تاریخ ادا سے قبل ہر روز سود نہیں دیا جاتا ہے اگر
 میں قسین وقت تا ہر ہفتہ قبل از وقت مستاجر کو کوئی حق نہیں اب اگر طاب کیا تو سوا طرہ برید ہوا
 اور یہ روپیہ بطور اطمینان مستغرق رہا اور سود کی شرط اس سوا طرہ متعلق نہیں نہ فکد یہ سب شرط
 حاسدہ نہ اصل عقیدین داخل ہیں نہ مقررین حسب طرح وکیل اور مضارب اگر خود ضامن نہیں یا
 جائیں تو ضمانت باطل ہو کر وکالت اور مضاربیت میں خلل نہ پڑے گا یہاں یہ ہر نفع ہندی اجرت
 ہو سکتا ہے اور جو کچھ دیا جاتا ہے وہ خواہ اجرت تحریر یا حمل وغیرہ ہے لیکن اسکا پیشہ کرنا ایسی لغو شرط و طرہ
 مستحسن اگر کر دینا اجرت یہ کام کیا جائے تو موجب انتفاع عام ہو گا ہر اسکی چند شکلیں ہیں۔ کہ میں
 روپیہ چاہا بین شرط کہ فلان تاریخ دیا جائے اس سے کہ وہ دیکھتی ہی دیا جائے یہ کہ مہاجن ہر روپیہ
 دید و اور وہ روپیہ سند سے دینے ہر سہ رقعہ کر فلان شخص سے فلان شہر میں فلان تاریخ تک
 کرے اس میں اگر مکتوب الیہ نے قبول کیا تو جب قدر زیادہ دن گذرے تو سود ماہ پر ہر ہفتہ ہر اور بصورت و اگر
 یا ادا وہی سود جو اول لیا گیا کافی ہے یہ کہ کسی شخص کے نام بقید تاریخ رقعہ لکھا جائے مہاجن کر دینا
 مہاجن بشرط وصول کاتب کو روپیہ دیا اور نہ رقعہ واپس کر گیا یہ سوا ہی شکل سوم کہ جس میں قرض
 بشرط روپہ اپنی باقی سب صورتیں جائز ہیں اور جو دیا جاتا ہے سود نہیں ہے اجرت تحریر وغیرہ بطور پر دنیا
 پڑتی ہے کتاب الدیون اسکو پانچ قسمیں ہیں۔ وہ جو کسی مال یا فعل کے عوضین لازم ہو چھوٹے
 مہاجن ہر۔ یا کر ایہ۔ یا اجرت۔ یا ضمانت۔ یا جو مہاجن اقرار یا جزاء فعل سے ہو جیسو دیت اگر
 ضمانت ضمانت وغیرہ سے جو احساناً فرض دیا جائے اس میں قرض خواہ ہر وقت تقاضا کر سکتا ہے نجوان اور
 قرضوں کو کہ اوچین بے مدت گذر کر حق طلب نہیں ہے رہن جو کسی حکم المہیمان کر لے دیوں اپنا مال گرد کر

فی حق اللہ میفرماد کہ اگر وہ زکوٰۃ قرض پر فطرہ وغیرہ پس قرض مکمل ہو و جب تک مال میں جائز نہیں
 اختیار کرے جائز نہ کہ کوئی اسباب مذموم یا اسکو دینے کا وعدہ کرے اور باقی اسکو کو نہیں صرف اتنا
 دینی اور کبھی اور وعدہ می مقدار میں قرض جائز نہیں کیونکہ دوسرے اعیان کا معاوضہ کافی ممکن نہیں
 اور تیس میں بھی جمل ہے قرض کا بیع یا ہب کرنا جائز نہیں مگر اسی مایوں کو نقد حینا اور ہب کرنا جائز نہیں
 مقاصد کر لینا جائز ہے مسئلہ نزدیک سوروپ کو فروز می ہیں اور سونے کا پانچ اشرفیائی زید پر ہیں جائز
 ہر کہ باجم بطور بیع و شراک معاوضہ کر لیا جائے اور اگر مال عمر و کا زیادہ قرار دیا جائے تو نقد زید یا قرض
 کو ذمی باقی رہے یا صرف زید قرضدار تھا اب عمر و زید کو پوسل لیا یا کام کر لیا اور پانچ قرض ایسے میں
 محسوب کر دیا جائے ہر ایسے کہ بیع قرض کی مدیون سو میج ہے (شامی) لیکن شخص ثالث کو ذمی محسوب نہ
 مثلاً زید کو سول ایک شہر خریدی اور کہا کہ بکر میرا قرضدار ہے میں اور روپیہ تیرے اس قرض میں اور اگر
 ہوں اب عمر و بکر و دونوں رضی ہو جائیں تب بھی زید بھری اور عمر دیون نہ متصور ہو گا ان کو
 یا ضمانت جائز ہے (عالمگیری) ایسی ہی روشریک ہیں جنکا کچھ مال موجود ہے اور کچھ قرضدار و کچھ
 ذمی اب ایک شخص قرض لے لے اور دوسرا شخص مال موجود دے جائز نہیں قرض منکر ذریعہ سے کوئی
 نفع موصول دیا جائے اگر نا جائز نہیں استقاط قرض جائز ہر مکمل ہو یا جز قرضدار کو ایسی چیز جو اسکی قرض
 کے مثل ہے اگر لمبی اور وقت ادا کیا ہو تو اس چیز کو کو حق میں ہر الینا جائز ہے (قاضی خان) تو
 جب قرض پر قبضہ کرے پھر قرضدار کا دعویٰ میں قرض پر نہیں ہوتا مثلاً امانا کیون قرض لیکر قبضہ کر لیا
 اب قرضدار کو کو حق نہیں کہ وہ کہیوں کہ مالک امداد اس مقدمہ کا قرضدار ہے (عالمگیری) بقیہ اسکو
 پیسے اسکو پاس چھوڑ دینا تاکہ وہ عمر و کو لیا کر جائز نہیں ان سپیچ وصول کر کے لانت رکھو اور تو مینا
 نہیں پھر قرض کی تین قسمیں ہیں ۱۔ متعلق بعین شے جیسو زید زعر کے پاس ایک باغ میں ہے
 یا مکان ایک سالگی لیے کرائے پر دیا اب عمر کو حق ہے کہ اولاً اوسی چیز سے اپنا حق وصول کرے
 تب مالک کو حق تصرف ہو گا چند انگہ تجزیہ و تکفین پر بھی مقدم ہے سہ وہ جو صرف مدیون کے
 ذمہ ثابت ہیں کسی حاملہ اسے متعلق نہیں تو اگر مدیون مر گیا اور بحالت صحت ان قرضوں کا
 اقرار قاضی کے سامنے کر چکا ہو یا شاہ عدل موجود ہیں یا معافیہ سے ثابت ہوتا ہو تو دین
 صحت ہر اور بلا عذر مدیون کے مال سے واجب الادا ہر صرف میت کو اقرار ہی سے ثابت ہر

لے
 متعلق
 ہر
 ذمہ
 ثابت
 ہر
 مالک
 کو
 حق
 تصرف
 ہر
 قرض
 دار
 کو
 حق
 نہیں
 کہ
 وہ
 کہیوں
 کہ
 مالک
 امداد
 اس
 مقدمہ
 کا
 قرضدار
 ہے
 (عالمگیری)
 بقیہ
 اسکو
 پیسے
 اسکو
 پاس
 چھوڑ
 دینا
 تاکہ
 وہ
 عمر
 و
 کو
 لیا
 کر
 جائز
 نہیں
 ان
 سپیچ
 وصول
 کر
 کے
 لانت
 رکھو
 اور
 تو
 مینا
 نہیں
 پھر
 قرض
 کی
 تین
 قسمیں
 ہیں
 ۱۔
 متعلق
 بعین
 شے
 جیسو
 زید
 زعر
 کے
 پاس
 ایک
 باغ
 میں
 ہے
 یا
 مکان
 ایک
 سالگی
 لیے
 کرائے
 پر
 دیا
 اب
 عمر
 کو
 حق
 ہے
 کہ
 اولاً
 اوسی
 چیز
 سے
 اپنا
 حق
 وصول
 کرے
 تب
 مالک
 کو
 حق
 تصرف
 ہو
 گا
 چند
 انگہ
 تجزیہ
 و
 تکفین
 پر
 بھی
 مقدم
 ہے
 سہ
 وہ
 جو
 صرف
 مدیون
 کے
 ذمہ
 ثابت
 ہیں
 کسی
 حاملہ
 اسے
 متعلق
 نہیں
 تو
 اگر
 مدیون
 مر
 گیا
 اور
 بحالت
 صحت
 ان
 قرضوں
 کا
 اقرار
 قاضی
 کے
 سامنے
 کر
 چکا
 ہو
 یا
 شاہ
 عدل
 موجود
 ہیں
 یا
 معافیہ
 سے
 ثابت
 ہوتا
 ہو
 تو
 دین
 صحت
 ہر
 اور
 بلا
 عذر
 مدیون
 کے
 مال
 سے
 واجب
 الادا
 ہر
 صرف
 میت
 کو
 اقرار
 ہی
 سے
 ثابت
 ہر

دینی سے نفی ہر لا ۱۵ اسکا کراس تر نہیں تھا دراصل ہے

اور ایسی مرض میں جس میں دو مرتبہ دین مرض ہوا اور دین صحیح سے سو قرا اور قرض مال میں ہون
 سے لازم ہے اگر میت غلبہ ہو تو پورا مال ازیم نہیں اور اگر اوکریں تو زمین میت سے ساقط ہو
 مختصت نہیں ہے ہر حال اگر زمین اس میں محفوظ ہو اور اگر کسی مال غلال شرط نہیں ہے یہ مال میں اسکا
 الحاق ضروری نہیں اگر زمین دیکر سے دوسرے قرض لینے اور کسی مال حرام سے اور اگر تو قرض مال ہو گیا
 مگر اگر کو معلوم ہو تو لکنا چاہیے اور یہ فعل غالی از گناہ نہیں اس لیے کہ کسی مسلمان کو مال حرام دنیا
 ایک قسم کا خالص ہے کیونکہ اگر وہ پائتا تو فوراً انکار و نفرت کرتا مسئلہ زید مسلم کہ سور و پیر عمر مسلم اور بکر
 بند و دو نو پیر قرض ہیں پیر عمر و بکر سور و سیالائی حسین سے پچاس روپیہ سود اور رشوت وغیرہ
 بیع کیا تھا اور پچاس شراب کی قیمت و اس صورت میں اگر عمر مسلم روپیہ سے زید کا قرض باؤ اگر کیا
 تو زید کو جان بوجھ کر لکنا جائز نہ ہوگا اور لیا تو عمر یہی ہو جائیگا اور اگر بکر بند واد اگر سے تو وہ پچاس جو
 شراب کی قیمت سے لکنا جائز ہے اس لیے کہ یہ اوکو حجتیں جائز اور مباح ہیں اور دوسرے پچاس کا جو رشوت
 سے لکھیں لکنا حرام ہے اس لیے کہ اس میں ملک ہو نہیں اگر زمین یہ قرض کو چوتھی قسم ہے جس میں ہر دون
 اپنا مال دامن کے اطمینان کے لئے اسکی حوالہ کر دیتا ہے اس میں ایجاب و قبول اور مہلت کا قبضہ کامل
 شرط ہے پس ایسی چیز جو زمین کے تعلق سے علیہ ہو کر مرتن کو قبضی میں نہ آسکے رہن ہو سیکے جیسے نصف
 مکان یا شاخ وخت وغیرہ اور جب کا بیچنا ہے ہر اسکے رہن رکنا بھی منع ہے (عالمگیری) رہن اگر
 ضایع کیا گیا تو قیمت دنیا پر لگی اور اگر خود ضایع ہوا پس اگر قرض کے برابر ہے یا زیادہ یا مقدار قیمت
 معلوم نہیں تو قرض کا معاوضہ ہو گیا اور اگر قرض سے کم ہے تو بقدر کمی کے قرض باقی رہا کیونکہ مرہون
 بقدر زیادہ قرض امانت اور بقدر قرض مضبوط ہو تا ہے مرتن اگر فک رہن کا دعوی کرے تو پہلے مرہون
 کو حاضر کر دے یقین مدت از جانب راہن معتبر ہے تاکہ ادا ہو کر قوت حاصل کرے بخلاف مرتن
 کے کہ دوسرے ہر دم واپسی پر قدرت ہے مرتن میں کسی قسم کا تصرف راہن یا مرتن کو طرف سو جائز نہیں
 پس اجارہ یا اعارہ اور بیع اور رہن وغیرہ رہن کا بدو ان اجازت فریقین ناروا ہے کیونکہ یہ تصرفات
 از جانب راہن قبضہ مرتن کو مانع ہیں اور از جانب مرتن ملک راہن کو سنانی مسئلہ زید و عمر
 کے پاس اگر عمر نے بکر کو پاس اور بکر نے خالد کے پاس ایک مکان رہن کیا پس وہ مکان اگر تریا
 گرایا گیا تو زید کو حق ہے کہ خواہ عمر و خواہ خالد قبضہ سے اسکی قیمت وصول کر لے کیونکہ یہ سب اس تصرف

میں نامصب اور خائن ہو کر کسی عرصہ و مفقود الخیر یا بالادوارث مرایا زائدہ ہو کر شرارت سے وسوسہ
 نہیں کرتا نیز یہ کو حق ہو کر زور رہن او اگر کسی وہ مکان خالد قابض ہے اور یا کسی اور قسم کا تصرف
 کرے اور اگر خالد کا قرض اوس مکان پر نسبت قرض عہد زیادہ جو تب بھی خالد کو بقا بلکہ زید عند نہیں
 ہو سکتا اپنا دعویٰ بکرتے کرے کیونکہ عمر فاصب اور خالد شریعت کا قابض ہے اور یہی حکم ہے جس سے
 مستعار کا زید فر ایک گھر یا عمر کو پاس رہن رکھا اور شرط ہو گئی کہ بکر وکیل بیع ہو یا بعد اتمام عقد
 بکر وکیل کیا تو شکل اولین بالتاق اور ثانی میں باختلاف زید کو حق نہیں ہے کہ بکر کو دکان سے
 حلق کرے وہاں یہ منافع مرہون رہن کر ملک اور مرہون کو پاس امانتاً محبوب رہن رہن
 اسباب میں کہ یہ منافع مرہون کو حلال ہے یا نہیں بڑا اختلاف ہو مگر مذہب مختار بلکہ امر حق وہی ہو جو
 جناب استاد و مولانا فاضل فخر الاکابر ابو الحسنات مولوی محمد عبدالحمی عظیمیہ النحوی والجلالی نے
 اپنی رسالہ فلک المشعرون فیما يتعلق بالتقاع المرہون بالمرہون میں بدلائل واضحہ تحقیق فرمایا ہے کہ بکر
 حلق کر رہن چاہے اگر پاس نہ ہو بکر وکیل عقد و قبضہ کا مالک ہو جو شرعاً اجازت دی تو بطریق ترک اولیٰ
 جائز ہے اور اگر اجازت مقصور رہن یا داخل عقد ہو تو کمال کمالات و اسودہ ہو اور اگر اجازت خیانت اور
 غصب ہو اور یہ بھی فرمایا کہ بحسب عادت و عرف زمانہ موجودہ اسکی قطع ممانعت لازم ہے کیونکہ
 منہ سے جو چاہیں کہیں لیکن رہن کو موجب نفع اور تجارت اور تدبیر معاش اور منافع کہ
 معاوضہ دین تصور کرتے ہیں و واقعہ تعلیم باقی التسمیٰ اگر سوین و والیک نیک نیت ہوں تو بھی عا
 فتویٰ نہیں ہو سکتا پس اگر رہن فر مرہون کو اجازت دی تو اسرافتیا رہا رہا ہے کہ جب چاہے
 رجوع کرے اور کوئی اثر اس سے عقد رہن پر نہیں پڑ سکتا ہاں وہ مصارف جو مرہون نے بکر
 نفع رہن کا چاہے رہن سے لے سکتا ہو مثلاً زید فر باغ عمر کو پاس رہن کر کہ منافع اوس کا عمر و کو
 کر یا عمر و فر جو کچھ اوسکی پرورش اور عمدگی میں صرف کیا ہو وہ زید سے لے سکتا ہو اگر زید فر قبل از
 نفع رجوع کے یا رہن چھڑا کر اپنے قبضہ میں لایا اور مرہون کو نفع لینے سے روکا ورنہ نہ مصا
 مزہول (۱) مصارف دوم کہ رہن سے وہ جو مرہون کی بقا و اصلاح سے متعلق ہیں جیسے چاہے
 لباس - نوکر - باغبان - سائیس - سینچا - بوٹا - مکان کی مرستہ وغیرہ جو حفظ اور واپس
 سنی متعلق ہیں جیسے کرایہ مکان و وغیرہ پس مصارف اول رہن کے ذمہ ہیں اور قسم دوم

میں نامصب اور خائن ہو کر کسی عرصہ و مفقود الخیر یا بالادوارث مرایا زائدہ ہو کر شرارت سے وسوسہ نہیں کرتا نیز یہ کو حق ہو کر زور رہن او اگر کسی وہ مکان خالد قابض ہے اور یا کسی اور قسم کا تصرف کرے اور اگر خالد کا قرض اوس مکان پر نسبت قرض عہد زیادہ جو تب بھی خالد کو بقا بلکہ زید عند نہیں ہو سکتا اپنا دعویٰ بکرتے کرے کیونکہ عمر فاصب اور خالد شریعت کا قابض ہے اور یہی حکم ہے جس سے مستعار کا زید فر ایک گھر یا عمر کو پاس رہن رکھا اور شرط ہو گئی کہ بکر وکیل بیع ہو یا بعد اتمام عقد بکر وکیل کیا تو شکل اولین بالتاق اور ثانی میں باختلاف زید کو حق نہیں ہے کہ بکر کو دکان سے حلق کرے وہاں یہ منافع مرہون رہن کر ملک اور مرہون کو پاس امانتاً محبوب رہن رہن اسباب میں کہ یہ منافع مرہون کو حلال ہے یا نہیں بڑا اختلاف ہو مگر مذہب مختار بلکہ امر حق وہی ہو جو جناب استاد و مولانا فاضل فخر الاکابر ابو الحسنات مولوی محمد عبدالحمی عظیمیہ النحوی والجلالی نے اپنی رسالہ فلک المشعرون فیما يتعلق بالتقاع المرہون بالمرہون میں بدلائل واضحہ تحقیق فرمایا ہے کہ بکر حلق کر رہن چاہے اگر پاس نہ ہو بکر وکیل عقد و قبضہ کا مالک ہو جو شرعاً اجازت دی تو بطریق ترک اولیٰ جائز ہے اور اگر اجازت مقصور رہن یا داخل عقد ہو تو کمال کمالات و اسودہ ہو اور اگر اجازت خیانت اور غصب ہو اور یہ بھی فرمایا کہ بحسب عادت و عرف زمانہ موجودہ اسکی قطع ممانعت لازم ہے کیونکہ منہ سے جو چاہیں کہیں لیکن رہن کو موجب نفع اور تجارت اور تدبیر معاش اور منافع کہ معاوضہ دین تصور کرتے ہیں و واقعہ تعلیم باقی التسمیٰ اگر سوین و والیک نیک نیت ہوں تو بھی عا فتویٰ نہیں ہو سکتا پس اگر رہن فر مرہون کو اجازت دی تو اسرافتیا رہا رہا ہے کہ جب چاہے رجوع کرے اور کوئی اثر اس سے عقد رہن پر نہیں پڑ سکتا ہاں وہ مصارف جو مرہون نے بکر نفع رہن کا چاہے رہن سے لے سکتا ہو مثلاً زید فر باغ عمر کو پاس رہن کر کہ منافع اوس کا عمر و کو کر یا عمر و فر جو کچھ اوسکی پرورش اور عمدگی میں صرف کیا ہو وہ زید سے لے سکتا ہو اگر زید فر قبل از نفع رجوع کے یا رہن چھڑا کر اپنے قبضہ میں لایا اور مرہون کو نفع لینے سے روکا ورنہ نہ مصا مزہول (۱) مصارف دوم کہ رہن سے وہ جو مرہون کی بقا و اصلاح سے متعلق ہیں جیسے چاہے لباس - نوکر - باغبان - سائیس - سینچا - بوٹا - مکان کی مرستہ وغیرہ جو حفظ اور واپس سنی متعلق ہیں جیسے کرایہ مکان و وغیرہ پس مصارف اول رہن کے ذمہ ہیں اور قسم دوم

کتاب الاجار است

یعنی مسافع پس وہ اجارہ زمین اس معقود علیہ ملک ہو جائے یا نہ ہو زمین مثلاً ایک باغ
 و باغ و پلکار تھی مدت میں جب قدر لاکھ سی خشک ہو یا پل پیدا ہو رہ میرا ہر ایک بکری کا گروہ و وہ پل
 کے لیے اجارہ پر لینا درست نہیں۔ ایسی معاملات میں اگر امتداد معقود علیہ کے معلوم ہوئے تسلیم ہو جائے
 مسافع کی اور شرط لے بھی مخالفت نہ ہو مسافع کا حکم دیا جائے گا اگر کسی زمین کے آسپاس شریکین مجتہدین
 لیکن اول جبکہ اجارہ میں اہل شراک نہیں ہوتی تھی عمل یا منافع مال اس کا قائم مقام کیا گیا ہو یا یہ
 جیسے مکان وغیرہ یا اس کے مکان پر کوئی تھی نہیں کرایہ دار صرف نفع سکونت وغیرہ کا اس کے پاس کیا گیا ہو کہ کام لینے کو
 اختیار ہو و اسے ملازم پر ان تیار نہیں اور ایسی ہی ضرورت ہو کہ منافع مال مستقیم و مفید بھی ہوں پس جو منافع
 شرعاً حرام ہیں جیسو اجرت زنا و رقص وغیرہ یا جو منافع عیبت و لہذا زمین جیسو درخت خاص کیر خشک کرنے کو
 یا بعض ظروف چاندی سو کے پیشہ شہ آلات وغیرہ صرت و کاروان کر زمینت کے لیے کہ یہ لینا یا جس کے لئے
 باطن ہلاک زمین کے لیے جیسو زمین بننا یا زمین و وہ منافع غیر محدود ہوتے ہیں جیسو مکان کے نفع
 سکونت برابر حوادث ہو کر رہتے ہیں اور مسافع مجہول فائدہ ہے لہذا مسافع کے لینے میں متعلقات کے تعیین سے
 منافع کی تعیین کی جاتی ہو (ہدایہ) جس طرح مسافع ظرف وغیرہ سے معین ہوتا ہو مثلاً یہ گھوڑا و بھڑا ایک سو
 کے دو کوس یا دو دن کے لیے یا غیر زمین بھڑا و س دو پیر کے ایک سال کے لیے یا غیر کپڑا اگر روز و رات گنا
 تو دو آواز و صبح ہو تو چار آواز غرض کسی قسم کے تعیین سے رفع جہالت معقود علیہ شرط ہو و نہ اجارہ فاسد
 ہو گا ہدایہ جب کوئی زمین یا جانور یا عمارت پر کے تو اسے تو اس کے تقرر ہو نا چاہی جو اس اجارے سے
 مقصود اور متعلق ہیں جیسو اس گھوڑے پر وہ آدمی سوار ہونگے یا غلام چیز اس قدر لاوی جائیگی اور غلام
 مقام تک غلام راہ سو غلام وقت لیجا جائیگے یا اس زمین میں غلام چیز لہوئی جائیگی یا غلام قسم کے
 آدمی بسا (جائینگے) اور اگر بعض متعلقات کی تصریح نہ کی اور معقود علیہ ہلاک یا ناقص ہوا تو اس کی تین ہوتی ہیں

مسافع کی تصریح ضروری ہے کہ زمین یا جانور یا عمارت پر کے تو اس کے تقرر ہو نا چاہی جو اس اجارے سے
 مقصود اور متعلق ہیں جیسو اس گھوڑے پر وہ آدمی سوار ہونگے یا غلام چیز اس قدر لاوی جائیگی اور غلام
 مقام تک غلام راہ سو غلام وقت لیجا جائیگے یا اس زمین میں غلام چیز لہوئی جائیگی یا غلام قسم کے
 آدمی بسا (جائینگے) اور اگر بعض متعلقات کی تصریح نہ کی اور معقود علیہ ہلاک یا ناقص ہوا تو اس کی تین ہوتی ہیں

ایک مکان ایک سال کو یکے کر اگر دیا اب پر نفع سکونت پر اور قبول کی تجدید پر ہی خواہ مستاجر
نے مدت گذر کر بعد سکونت کیا اور مالک نے منع نہ کیا اگر یا بھی عقد دہرے ہو گیا چھ عرصہ اجارہ ایجاب
و قبول کے بعد لازم ہو پس اگر مکان ایک سال کو یکے کر اگر دیا اب پر نفع سکونت پر اور قبول کی تجدید پر ہی خواہ مستاجر
کر ایہ لینا مستحق ہے اگر وہ قبضہ و دخل کرے مسئلہ ایک شخص ایک سو ڈالین ہر کر یکے کر دے پیر
بکر ایہ لیا اور دیکھ سے چھوڑ دیا اب مالک اگر سوار ہو لیا اور سو اور کسی قسم کا نفع حاصل کیا تو نہ روز
و ہی نہ عائد ہو گا اگر کسی ایسے کام کرے سوار سے یا قبضہ و دخل سے یا قبضہ و دخل سے یا قبضہ و دخل سے
جیسے پانی پلانٹیکو وریا پر لیا یا کسی خوف اور مرکز مقام و انگریز ام پر لیا یا کسی شے اجارہ مانع
توی سو نفع ہو سکتا ہو و ہا یہ مسئلہ عاقلین سے کہ کوئی نہ کیا یا عذر صحیح جسکے بیان آئیے لاکھ ہوا
تو اجارہ دفع ہو جائیگا بخلاف بیع کہ وہاں دفعہ بیع مشتری کی ملک میں اجارہ پر اب ہر چیز غیر
ممکن ہے اور منافع آئندہ لا ہوا ہر مستاجر کے ملک میں نہیں آکر درتہ کا کیا ذکر اور تجدید عقد حکم ایک
فزوری امر تھا اپنی مقام پر مختصر رہیگا نہ وراثت مستاجر سے متعلق ہو نہ نہ حالت عذر صحیح میں ہر
بلکہ صرف بحالت ضرورت اجارہ خاص مستاجر سے متعلق ہوگا اور معاہدہ لازم اسکا معاوضہ نہیں
کیونکہ دفع اور اتقنا و وقوع میں فرق ہے اگر ملے جبکہ یہ معاہدہ ہو گیا ہو کہ نفع لیا جاوے یا نہ لیا جاوے
اجرت ضرور دی جائیگی نہ اجیر کا کوئی ہرج مہتر ہو اور عیسوی زید کی گاڑی عمر سے باجرت لیتا ہے
اور بکر سے کہ اگر دیر سے معاملہ نہ کر دیم اسقدر اجرت دیکو یا عرصے بکر سے کہ اگر دیر سے معاملہ نہ کر دیم
قطع کر کے اس شرط پر معاملہ کرتا ہوں کہ تم اسکو دفع کر کے مجاز نہ ہو یا عمر و بطلب زید کیسین و و
آیا یا اسکی فرمائش سے کوئی شو خاص بنوا کی اب شکل و دم میں کل اجرت اور باقی مشکوٹین بقدر
ہر جو بکر سے پانچا مستحق ہوگا اور یہ شرط اسکو ذمہ لازم اور تعاقبات عقد ہو کہ کیونکہ اول المینان و اگر
سے متعلق ہوا ثانی آسایش امر و نفاست عقود علیہ کا سبب ہو جب کہ وہ عقد و اجارہ دفع ہوں
یا بکرت گذر جاوے اور عقود علیہ متعلق ہو تو مملکت مناسب شرط ہو پس اگر زمین یا کشتی یا کوئی برتن
بکر ایہ لیا اور مدت اجارہ ختم ہو کر یا دو سو ایک ہو گیا اگر ایسی کشتی یا برتن یا کوئی برتن یا کوئی برتن
میں ملتا تو ایک مناسب مملکت ضرور دی جائیگی اور اتو دلوں کا اگر ایہ بحساب کرے سابق عائد ہو گا اور
ایک کو اپنی چیز واپس لینے کا ہر گز حق نہیں دیکر اگر ایسی چیز یا کوئی برتن یا کوئی برتن یا کوئی برتن یا کوئی برتن

لے کر
گھر
یا
بازار
میں
لے کر
دے
دے

لے ہرگز نہ تھکا نہ سہا سزا اگر تھکتا ہے ہرگز نہ تھکا نہ سہا سزا اگر تھکتا ہے

خبر کر مریا قطع تعلق یا سہو تو ایک معنی وقت تک میسر کیا یا کیا سپاہی بر وقت خیال جب یا دیکل
 بر وقت معذور کام پر مزدور یا مین یا کسی خود تاک مقام پر قطع تعلق نہیں کر سکتا مگر اگر کسی کو سہو معذور
 ہو کہ مجبور بر وقت اختیار ہو اگر وہ ضرورت ہو یا جہاں سزا خداوند کا ذکر کیا عطا او سکون طلب کر
 یا مین یا غیر ان شرط احکام میں یا مین مسئلہ جو مزدوری یا نوکری ایسی جو حسین ہمیشہ کام کرنا نہ چہ
 یا جو کام یا یا نام وہ بہت کم یا غیر مقصود یا مین قلع مشق کیلور پر ہو یا سپاہی یا بعض یا ہکا فیض
 کو خاص وقت پر کام نہ سنا نظر ہو تا ہو اور جو کہ کیا کر تو مین وہ مقصود نہیں جو تا یہ لوگ مین ہر
 کیلور معذور نہیں کر سکتا اسلئے کہ اسلئے او کو نہ تو مین سے اجرت دینی ہے بشرطیکہ وہ کام او کو منصب
 شکر کو غلات نہ وادے ہو معلوم کر ادا کیا ہو کہ کسی ضرورت پر اس قسم کام کرنا یا نہ کرنا مگر حکم عدت
 یا غیر مین ہر کار ہو تو التبت مناسب انتشار کہ بعد وہ مزار ہو گا مثلاً ایک سپاہی نوکر رکھا اور لڑائی کا
 ایسا فیال ہے جب کا وقوع غالباً بر سو مین ہو یا زمین یا بچ برس سکیر کر ایلی اور ایسا باغ لگایا
 ہو دس برس مین تک یا ز اور لڑائی اسکی بکار آمد ہو یا اور کوئی ایسا کام کیا جو ایک عدت مین
 ہو یا ہو گا یا کسی کسی مقام پر یا مین شہرادی اور مالک اور تریا اور کر گیا کہ ہم برس جب مین مین
 دایں آئنگے تو ایسی صورت مین انتشار لازم نہیں ہے اقسام اجارہ اسکو مین مین مین
 اول محض متافع ایسا صلح مکان یا زمین کر او پر دنیا الیہ چیز مین استعمال مناسب مین مقدر
 خراب ہوں متاجر سے کہ تعلق نہیں بلکہ بقدر ضرورت مالک سو مروت کر لیا او سکون حق جو
 و وہ محض عمل جسے مزدوری یا نوکری اسمیں یہ شرط کہ اسقدر وقت مین یا کام مزدور
 ہو اور اگر وقت یا کام کسی مین کی ہو تو اجرت کم ہو کہ مقصد ہے کیونکہ ایک اجرت کو مقابل مین
 وہ مقصود علیہ مین ہو سکتی ہے وقت سے کام اور اگر یہ قید کام لینے اور تاکید کر لیے ہو اصل عقد
 مین داخل نہ ہو اور ایک امر پر کی اجرت اور دوسری پر صرف عتاب کیا جاو جائز نہیں ہے مگر سے
 ہرگز نہ مزدور حاضر ہو اور اسقدر کام کر و اب تنخواہ باعتبار مآثر ہے تو کام کی کمی بیشی محسوب نہ ہوگی
 اور کام پر یا نہ ہے تو حاضری سے بحث نہ ہوگی البتہ اگر حاضری کی اجرت علیہ اور عمل کا محض
 علیہ ہو تو جس امر مین کی ہو اسکو اجرت کم ہو سکتی ہے مزدور اجرت مین مال مین ہرگز نہ سکتا
 ہرگز نہ بشرط کہ جب نوکری جو پڑنا تو وہ ایام ہر اطلاق دنیا ہر ایک مقدار جزو نہ لیا دیا گیا

لے ہرگز نہ تھکا نہ سہا سزا اگر تھکتا ہے ہرگز نہ تھکا نہ سہا سزا اگر تھکتا ہے

منصفہ عقد ہو کر نفس الامری میں تمامات عقد ہو کر کہ وہ فضا کے نہ کشی میں بڑا بہت اور کثرت ہوا تھا اس
 اور کمال بی اطمینانی کا استعمال ہوتا ہے ہر صاحب کشتی دریا میں اور صاحب زمین قبل بنگلی زرعت
 ہو کر کیے جا تو میں اس طرح آقا و بھو شیار و معتبر شہنشاہ ہر کو کو کہ سکتا تھا لیکن جبکہ ایسے آدمی کم
 مانا کسی مدت پر موقوف نہ تھا اور مدت غیر معلوم تک پابندی شکل ایک مدت خاص کر تین برس یا چار
 و س کے قائم مقام ہو اور بصورت محبت تو اگر تیرہواہ ایام موعود و سکادسی طرح دینا پڑے گی جس طرح کہ
 اور ضرورت راحت کا نقصان دینا اور یہ میں مشتری سو شہر و کفیل یا رہن یا عقد زمین میں رہا ہے
 وکیل بالیج کا لزوم منصفہ نہیں اور بیس میں یہ شرط کہ اگر فلاں وقت تک قیمت نقد کی توجیح ہوگی
 جاسکتا ہو یا کسی طرح یہ لزوم بھی محال و ممنوع نہیں ہو سکتا جہر حادثہ زمین قسم ہی بلکہ معاوضہ
 جو کسی صریح شرط کی مخالفت ہو فائدہ ہوتا شرط یعنی اگر آئندہ تو کوئی منصفہ ہو تو کہ منصفہ معمول ہوگی و اشیا کہ
 نسبت جہر مانہ و نہ اختیار ہو اس طرح اور قسم کی سزا میں بلکہ بھر یعنی بوجہ فلاں مخالفت کر خواہ مخواہ
 جہر مانہ لیا جائیگا پس قسم اول کی دو صورتیں ہیں کہ وہ مخالفت جس سے کہ نقصان مالی یا عمل ہو جیسے
 کوئی شے منافع کو دے یا غیر حاضری یا کسی خود رانی سے کام پورا ہو گیا یا ایسے کام پر تو کہ تہا جسے چاہو
 انجام دے سکتے ہیں تہا نہیں ہو سکتا جیسے جہاں پناہ صحت کرنا یا دوسرے کام اور سپر موقوف ہے جیسے
 کسی کارخانہ کا لایتم و غیر اس صورتیں جہاں نہ جائز ہو اور ثبوت اور سکا جہر ارضان سے کتب فقہ
 میں موجود ہوتا وہ مخالفت جس میں سوای ناخوشی و ناظرانی و شرارت کو کوئی نقصان نہیں ہوتا تو
 اور سکا حکم مثل قسم دوم کے ہو اور قسم دوم بوجہ شرط و منافع مجرم و انتظام و ضرورت جائز ہو
 اور رسوم محض ظلم و مستوح تو کہ کو اوقات تو کہ زمین کوئی کام اپنا کر ناجائز نہیں بلکہ اسے ادائی فراموش
 و سنن کا حاجات ضروری جیسے کہانا پینا وغیرہ مگر نوافل باتفاق منع میں اور جامع مسجد و ہوتو
 بمقتدار مناسب جرت کم ہوگی (دعا لکھیری) میرے نزدیک اگر دونوں مسلمان ہیں تو نماز جمعہ و نوافل وغیرہ
 کا پہلے ہر لحاظ کے مسائل کریں کیونکہ بنا وافر و مطلع مال سے جہہ ترک کر دے اور آقا کو بھی بعت ہوا
 مزارع و عیالات شخصیت اہرہ شان اسلام سے بعید ہو اور یہ قیود و تب ہیں کہ مالک اور کار کا منصفہ
 منع کر دے یا بوقت اطلاع ناخوش ہو یا اسکے کام میں نقصان کا خیال ہو ورنہ بحسب عرف
 و تعامل ہر معاملہ فقہ نہیں ہے اور ایسی تو کہ یا ان جنہیں دوسرے کام نخل نہیں ہو تو یا نہ مستفاد

صل
 فقہ و کلام
 دین و دنیا
 مشہور
 ہر ایک
 قلمبر
 سلیم ان

رہتی ہے ایسی امور کے لئے ہمیں جیسے ایک شخص پہلے ہی دیتا ہو اور کہہ دے بتایا سہیاب و رسوم
 منع و حلال جیسے کہ درکنان حسین و کنگہ گنہگار اور رنگینی کی اجرت ہے اس میں اگر مال گناہ کا
 ہے اور اجرت خود دے کر تو ایسا بد ہے ورنہ استغناء سے کہنے اور موت کی تین بڑی منع طاع
 بنو ہے یہ لوگ بھروسہ اجرت مال روک سکتے ہیں جو مال نکالنا صرف ہوتا ہے وہ معذور علیہ نہیں تاکہ
 ہاں کہ عین لازم آئے بلکہ اگر وہ اسے تسلیم معذور علیہ ہے دہا یہ اعذر ہاں ہی فسخ اجارہ
 کا صحیح ہے جیسے گاڑی کرار پر لی اور گھر و امیر کا گاڑی ٹوٹ گئی حاکم کے عافیت کو یہ خود پیار
 ہو گیا یا وہ مرین جسکے طبیب لایا گیا تھا گیا فوت غرض جیسے مرین اجارہ ہو گیا مقدر غرض
 کر دیا یا میں صحت اور جس قسم کا نفع معذور علیہ سے منظور تھا وہ اس میں نہیں ہے موت احد
 المستحق قلمین اباجارہ باقی نہ رہا البتہ وراثت اور فریق ثانی راہنی ہون تو یہ معاہدہ جدید
 ہوا جس سے اصل عینا کہ معمول ہے کہ موت کے تمام معاملات اور ملازمین اور معاہدے قائم
 اور باقی رہتے ہیں اسکا جواز بحکم تعارض ہے اور سکوت قائم مقام رضا ہی جدید لیکن جب تک کہ فی
 امر متضمن رضا و لفظ فی معنوم ہوا اختیار باقی ہے مثلاً کوئی مکان ایک سال کر لیے کر ائے پر لیا
 یا دیا یا کسی کو سال بہر کمال کی شرط پر نوکر رکھا یا نوکر کی اب ایک شخص مر گیا تو وہ سرسکڑ کو گناہ
 یا نوکر کی چوڑی یا چوڑا دینے کا اختیار ہو گیا مگر جبکہ کوئی نقصان معتبر ہو تو اسکی رعایت
 کی جائیگی مثلاً کشتی یا زمین یا مکان یا ظروف متعلق ہیں تو ربح و تلف کا جائزہ باقی رہیگا یا ملازم وغیرہ
 سے اگر اتنا رہا کہ عین ضرورت کو وقت یا بدون مصلحت چند ہوم نوکر کی چوڑی سینگے تو اس ضرورت
 یا مصلحت کی رعایت لازم ہو اسلئے کہ یہ شرط اصل اجارہ سے متعلق نہیں بلکہ غرض حفظ حقوق و اموال
 و اعراض و عافیت کو قرار ہیں اور یہ حقوق میراث اور مملوک وراثت ہیں اجارہ است مشروطہ
 یعنی بشرط قربا شراعت و بیجا بیگی جیسے طبیب وکیل عامل جنسے بشرط کامیابی ایک مقدار اجرت پھر
 تصفیہ کیا جاوے ان میں کسی قسم کا عین الیوت وغیرہ شرط ہو کیونکہ اثر کا ہونا یا ہونا کسی کو اختیار میں ہون
 کسی وقت خاص سے متعلق اور شہ معلوم ہو سکتا ہو کہ اب اثر مرتب ہو گا پس بدون تین کے
 شرط خاتم ہے اسلئے کہ امر کی تک انتظار کرے اور اگر بوجہ کسی چہر ہوئی خرابی کی جسکا فوٹو شکل ہو
 مگر کہ ناچار ہو تو اجرت کس اعتبار سے دیا جائے اور اگر امر کو مطلقاً اختیار دیا جائے تو وہ ہر وقت اسکی

مفسرین اور تفسیر کنندگان پر تفسیر مستحق و تفسیر کے بغیر نہیں کہتا اس پر تفسیر مستحق نہیں قرار
 ہوا ہے کہ جبکہ بعض مفسرین تمام مفسرین کوئی مانع قوی پیش کیا مثلاً مکان انصاف کیا گیا۔
 فرق ہوگا اس کو کیا قرار دیا۔ بقدر حد اجرت کہ کسی دکانگیر کی اسخ اجارہ میں حضور خاندان میں
 سب عام زمین کہ خود ہوں یا وکیل یا نوکر یا محرم یا غیر محرم مستحق و علیہ کسی باعتبار عمل سبکی ہے
 جیسو یہ کام اس قدر کر دے اور کسی باعتبار وقت کہ جیسو صبح سو شام تک موجود ہو اور کام کرنا مستحق
 میری تمام وقت متوسطت سے کہ کم کرنا اور کام نہ ہو تو ماضی میں لازم ہے مگر خالی وقت کی وہ خدمات
 نہیں ہو سکتی تفسیر و اسخ و اجارہ است فاسد و ابارہ و شرف فاسد و فاسد مگر تاہر
 اور شرف فاسد و کا ذکر صحت میں ہو گیا لیکن مستحق و علیہ جیسو زمین جو سب کی طرح واپس ہو سکتے
 پس دیگر جو جو جبل اجرت ابارہ فاسد و اجرت شل دلاؤ جائیگی اور اگر دوسرے وجہ سے فساد کیا
 تو اجرت قرار دادہ اور اجرت شل سے جو کم ہو وہی دلاؤ جائیگی مثلاً مستحق کی طرح اکل تک سید و تو
 در نہ مرا داند فاسد و ابارہ ہوں کہ کیا جاوے کہ ابارہ ہر حال میں ہے اور زیادہ تو بطور انعام و شرف و سلطان
 زمین ہو گیا کیونکہ اگر کل نہ سید و گو تو زمین کو گرجا جین ایسی شرطیں استحقاقاً جائز کہ زمین اور جائیداد
 میں اسکو ترجیح دی ہے و خیر کو ابارہ کیونکہ فقہانے باتفاق منع فرمایا ہے اور و خیر اسکی سبب عدم فساد
 کے عدم حاجت قرار دی ہے میں کتابوں کہ عدم تعامل محبت نہیں خصوصاً اہل امر و دین میں جو
 خصوصاً خولی و فعلی دونوں سے ثابت ہوں باقی رہے حاجت وہ ہمارے زمین میں اس پر ہے کہ اگر
 زمین میں انہو اور جب دخت با جا رہا دلیا اور جو جبل کو خرید و فروخت و اس پر زمین پختہ ہو جائے تو زمین
 جو شجر سے مستفاد ہر شافع شجر ہے اسلیک کہ نو ایک قوت جو زمین سے حاصل ہوتا ہے نہ پاک نہیں شجر
 زائد و نہ بالیگی نذر امت جائز نہ ہو کہ وہ شبکہ دخت تابع ارض ہے اور تابع کا اجارہ غیر ثابت
 بالا خانہ کا اجارہ ہے پر جو وار و ہوتا ہو باتفاق جائز ہے اور جبکہ شجر اعیان سے ہر تو او سے تابع قرار
 دینے کی ضرورت ہوا و امام محمد سے شرط ترک اٹھا دی ہے (ہر ایہ) مالی اجارہ زمین جبل مطلقاً
 منسوب ہو پس جبکہ زمین کو ایک مکان یا زمین سو رہیہ سالانہ کر کے پر دیا زمین شرط کہ جس قدر زمین ہے
 یا جو اسکی تعمیر میں خرچ ہو وہ جو تمہارے زمین سے پس مگر مقام اور تعداد اور لاگت معین اور معلوم ہو
 تو خیر و خاجارہ فاسد ہو کہ زمین کے احوال متعلق ہیں اور اس میں زمین جو بنایا جاوے وہ پاک

اسی طرح کہ زمین و اجارہ و شرف و فاسد و ابارہ و شرف فاسد و فاسد مگر تاہر

در زمین فاسد و ابارہ

مالک ہر سال کو یہ فقیر درست داخل اجرت ہزار گز زمین گنا یا کر مکن یا دوکان انہر طرف تر بنو النعام
 اور شمس ناس معین کی مانند باریک اور کرایہ حق زمین کا ہو گا اور علم ملک مستاجر اور شرط
 و عام نہ ہو تو بھی مالک کرایہ نہیں ہر باسکتا اور نہ مستاجر کم کر سکتا ہر اور بغیر مناسبتی مستاجر زمین
 مالک سے لے کر تو قیمت خود مستاجر مالک ہوگی وقت اور کام کا جمع کرنا موجب فساد ہو جیتے
 دو دفعہ حاضر ہی رہا اور اس قدر کام ہو کر اور ان دونوں میں کم کر کے ہر ایک کی سیاح
 مال کو نکالنا اجارہ اسکی دو قسمیں ہیں ۱۔ سیاح مال کو اجارے پر دنیا یہ باطل ہے ۲۔ سیاح مال
 حاصل اور حیح کرنے پر کسیکو یا اجرت معین کرنا یہ جائز ہے تفصیل شکل اول شارع عام۔ دریا بنگل
 بہار شکار وغیرہ کو اجاری پر دنیا جائز نہیں مگر جبکہ ایسی چیزیں اپنی نعمت اور صرف ہوتی کر کے
 جیسے نہ کہ وہ پہلے دنیا یا چرگاہ نیکی مسئلہ دریا یا شہرہ کا بند کر دینا نیز درت عام و مستفاد نظام
 جائز ہے جیسے ناو کا پل بنانیسے کشتیوں کی راہ بند ہو جاتی ہے یا پل کی وجہ سے دوسرے گھاٹ رک
 دی جاتے ہیں اگرچہ یہ نظام نہ ہو کہ نہ ممنوع لیکن اگر پل کشتی گذرنا یا جاے تو بڑا ضرر ہے
 پس بغیر منافع عظیم و راحت عام کے یہ ملاقات ظلم نہیں استیلاچ ہمار کو بہتر جنگل کی لکڑی۔ دریا
 کا پانی۔ سوئی۔ جھڑکی۔ سد نیات۔ ٹی۔ بہر شہر کے شکار اور جھنڈ پر چرچیس و ٹیس ان مقامات میں یا
 بائین زمین و رائے علاقے برابر تھی اور جو پھر قبضہ کر لے وہ مالک ہو مگر جبکہ حکم وقت محافطت اور نظام
 کرنے اور خلق اللہ کو خوف و نقصانات سے بچانے باہم جنگ و جہل ظلم و تعدی ہو و کو ایسا
 مخصوص بر قیمت کے قریب قریب ہو جائے تو ایسا محکم و قبضہ جو حد ملک تک نہ پہنچے اور ان
 رہتا تو عام لیاقت سے خارج نہ کرے جائز ہے تفصیل شکل دوم نوکر یا مزدور کو اپنے کام کے تو زمین
 جو کہ حاصل ہوا اسکی چار قسمیں ہیں ۱۔ کھانا و نقد جیسے خرید و فروخت وغیرہ مگر لازم ہے کہ یہ سادہ منہ
 اور سگزدہمت کو عین سے نہ ہو جیسے ایک شخص نوکر کرنا چھینے اور خرید سے کہ ہے تو وہ سواست
 تجارت خانگی کے بطور تجارت اپنے لیے کچھ خرید و فروخت نہ کرے بلکہ بے فائس لینے ایسے جو
 سے جو جبکہ معیضہ فزست ہو تو دل نہ ہو جیسے میراث مہر وغیرہ بلکہ بے شکر و شہد یعنی جسکو
 اپنی طرف ہی منسوب کر کے جیسے خاص تجارت کی وجہ سے کسی شخص سے ملاقات ہو گئی اور کم
 فتنہ ہر اس میں اولاً لیاقت تجارت اور ثانیاً مراعات ذات اجیر دونوں میں توازن غلبہ نہیں

تفسیر اور مثال
 مالک ہر سال کو یہ فقیر درست داخل اجرت ہزار گز زمین گنا یا کر مکن یا دوکان انہر طرف تر بنو النعام
 اور شمس ناس معین کی مانند باریک اور کرایہ حق زمین کا ہو گا اور علم ملک مستاجر اور شرط
 و عام نہ ہو تو بھی مالک کرایہ نہیں ہر باسکتا اور نہ مستاجر کم کر سکتا ہر اور بغیر مناسبتی مستاجر زمین
 مالک سے لے کر تو قیمت خود مستاجر مالک ہوگی وقت اور کام کا جمع کرنا موجب فساد ہو جیتے
 دو دفعہ حاضر ہی رہا اور اس قدر کام ہو کر اور ان دونوں میں کم کر کے ہر ایک کی سیاح
 مال کو نکالنا اجارہ اسکی دو قسمیں ہیں ۱۔ سیاح مال کو اجارے پر دنیا یہ باطل ہے ۲۔ سیاح مال
 حاصل اور حیح کرنے پر کسیکو یا اجرت معین کرنا یہ جائز ہے تفصیل شکل اول شارع عام۔ دریا بنگل
 بہار شکار وغیرہ کو اجاری پر دنیا جائز نہیں مگر جبکہ ایسی چیزیں اپنی نعمت اور صرف ہوتی کر کے
 جیسے نہ کہ وہ پہلے دنیا یا چرگاہ نیکی مسئلہ دریا یا شہرہ کا بند کر دینا نیز درت عام و مستفاد نظام
 جائز ہے جیسے ناو کا پل بنانیسے کشتیوں کی راہ بند ہو جاتی ہے یا پل کی وجہ سے دوسرے گھاٹ رک
 دی جاتے ہیں اگرچہ یہ نظام نہ ہو کہ نہ ممنوع لیکن اگر پل کشتی گذرنا یا جاے تو بڑا ضرر ہے
 پس بغیر منافع عظیم و راحت عام کے یہ ملاقات ظلم نہیں استیلاچ ہمار کو بہتر جنگل کی لکڑی۔ دریا
 کا پانی۔ سوئی۔ جھڑکی۔ سد نیات۔ ٹی۔ بہر شہر کے شکار اور جھنڈ پر چرچیس و ٹیس ان مقامات میں یا
 بائین زمین و رائے علاقے برابر تھی اور جو پھر قبضہ کر لے وہ مالک ہو مگر جبکہ حکم وقت محافطت اور نظام
 کرنے اور خلق اللہ کو خوف و نقصانات سے بچانے باہم جنگ و جہل ظلم و تعدی ہو و کو ایسا
 مخصوص بر قیمت کے قریب قریب ہو جائے تو ایسا محکم و قبضہ جو حد ملک تک نہ پہنچے اور ان
 رہتا تو عام لیاقت سے خارج نہ کرے جائز ہے تفصیل شکل دوم نوکر یا مزدور کو اپنے کام کے تو زمین
 جو کہ حاصل ہوا اسکی چار قسمیں ہیں ۱۔ کھانا و نقد جیسے خرید و فروخت وغیرہ مگر لازم ہے کہ یہ سادہ منہ
 اور سگزدہمت کو عین سے نہ ہو جیسے ایک شخص نوکر کرنا چھینے اور خرید سے کہ ہے تو وہ سواست
 تجارت خانگی کے بطور تجارت اپنے لیے کچھ خرید و فروخت نہ کرے بلکہ بے فائس لینے ایسے جو
 سے جو جبکہ معیضہ فزست ہو تو دل نہ ہو جیسے میراث مہر وغیرہ بلکہ بے شکر و شہد یعنی جسکو

جس پر کفار کی نگرانی یا مزدوری کر کے معیجہ اور آثار صوابہ سے ثابت ہو لیکن یہ کفار کی شکست اور
 قوت زیادہ ہو یا اسلام کو ضرر پہنچے یا غلبہ اسلام اور ان کے ہونا ان کے مدد سے حق کے اور اعمال کے اعانت ہو یا
 شریع اسلام کو نقصان لگے یا قیام کی یا ضروریات دین مثل حجاب و جماعت وغیرہ کو اور اگر نہیں مانع ہوا یا اگر
 ہو اور موجب مصلحت ہو اگر تمام بلاؤں سے خالی صرف ضروری ہو تو جائز ہو اور حکم ایسی ممنوع ہو کر دین
 یا ضروریوں کا حالات یا مقتضات کو اعتبار سے بدلجایا کرتا ہو اور اس پر بنا پر خیار و فساد کو نگرانی اور
 اجرت نہیں زیادہ اہتمام اور احتیاط لازم ہو کیونکہ غالباً کام او کو مستمرات و خالی نہیں ہو تو اور او کو محبت
 سے ایمان ضعیف ہوتا ہو نیز سے نزدیک کفار و فساق کو نگرانی سے او کو ضروری اور ملت اسلامیہ کے آقا
 کو نگرانی و شفقت و اعتقاد اور نگرانی کو آقا سے محبت اور اعتقاد ہو تو ہر حکم الناس علی دین ملکہم اثر
 زیادہ ہے تاہم ضروری کو استقدر تعلقات نہیں ہو تو پس جبکہ راہی خراب تعلق قوی ہو تو گرا ایمان ضعیف
 ہو گا تا فہم و اعلیٰ صاحب کو اگر کسی شرط کی مخالفت سے معزول کیا جائے پس اگر وہ مخالفت ضعیف
 نہ اور اجرت اجزائے عمل یا وقت پر منقسم ہو بلکہ مجموعہ کی اجرت ہو تو بالکل اجرت منافع ہو گا
 اگر بافتور و خیریت یا اجرت منقسم ہے تو بحسب تفصیل و تقسیم دنیا چاہیے شاہد اجازات بعض
 اطمینان اور اعتماد اور پسند خاص پر مبنی ہیں جیسو وکیل - طبیب - معلم - غافل - وغیرہ او کو فسخ کر کے
 یہ غازی معیجہ کو ضرورت نہیں اس لیے کہ یہ امور قلبی ہیں اور دلیل ان پر قائم نہیں ہو سکتے لیکن جبکہ سیوا
 کو اندازہ فسخ کیا اجرت بقدر عمل یا وقت یا اثر فائدہ ہو گی مثلاً زمین سے طبیب جسکو علاج سے روکا
 مریض دور ہوا علاج ترک کیا یا کسی عامل سے چالیس روپے اتار دیا بیوی بچہ قتل کیا یا کسی وکیل کو جو چار و بکار کو مین
 پور پر اجرت کا سٹی تھا دو و بکار کو بی بی معزول کیا نہ صرف اجرت دنیا پر بلکہ اسمہ و اول جہالت ناجائز میں جیسو کہ
 میں معمول ہے کہ گینہ پیشہ و رجحان - دیوبند - چار - پاسی - وغیرہ زمینداروں کو ہر قسم کا کام کرنے پر لزوم
 مجبور کیا جاتا ہے مین اور صرف بعض تقریبات میں او کو کچھ بطور انعام ملا کرتا ہے کوئی اجرت اور محل
 مخصوص اور معلوم نہیں یہ سب شروط و اسباب اور لزوم فاسدہ ہیں اگر کچھ مصلحت و تہلیل و تفسیر میں
 رہے اور کسی قسم معلوم کے کام کے وہ دن و رات مین اور تقریبات اور فضل مین ہو انعام ملا کر سے تو مصلحت
 نہیں اس لیے کہ جو مین اصل اجرت ہو اور باقی انعام کے نزدیک ایک مکان عمر کو بکریا دیا اور غیر
 سے پہلے کر کے ہفتہ چار یا کسی اور کو بکریا دیا بعض کو نزدیک صرف اجارہ اول لازم ہے ملا

فمنسولی بشر و مذکور در مجمع ہے ۱۹ شریک اجرت کا مستحق نہیں ہو سکتا جیسے زید دیکر ایک مستحق
 کو بیکریت مالک بنی ہر زید بیکریم کہ دوست دوست شریکین یکساں اور اگر پیر اجرت قرار پائی اس پر کسی
 اجرت نہ لگا اس لیے کہ بیکریم جبر میں مستحق کا مالک ہو پیر اپنے چیر کر اجرت کیونکر لے سکتا ہو (دعا) سنا
 جس کام کا کرنا واجب ہو اس کا اجارہ مجمع اور اجرت ساقط ہے اس لیے کہ ان کے لئے کوئی دود و بلا لگا آجارد
 کرے تو اجرت کی مستحق نہ ہوگی اگرچہ اولاً ان پر دود و بلا واجب نہیں کہ جو حکم بلا یا تو گویا امر واجب اور کیا
 ہے نہ تو لازم پر لازم جمیع اور حج اگر نہیں واجب ہو جاتا ہے ۲ زید بیکر کسی کام کا ٹھیکہ دیکر مستحق کام
 ہو اس قدر اجرت دیکر ایک کی گویا اس غرض سے کہ نہیں معلوم کہ سقوت ضرورت ہو تو فلاں وقت تک
 راضی ہو ضرور ہے اب بیکر کو کام ہو یا نہ ہو راضی لازم ہے اس لیے کہ کوئی بیکر نے یہ شرط کی ہے کہ فلاں وقت
 سے فلاں وقت تک ہر جہز ہونا یا کسی کا ۳ زید بیکر ٹھیکہ لیا کہ اس تمام مکان میں جس قدر چھپر یا خس کہ
 میان مطلوب ہونگی یا کسی ٹھیکہ کو چھپر کرنے کو یا فلاں باغ سمجھے کو یا فلاں جماعت کو ضروریات کو جس قدر
 پانی مطلوب ہو گایا ان مواد میں کوئی جس قدر طعام یا فلاں کتاب چھپر میں جس قدر سیار یا فلاں
 مکان اگر آرایش میں جس قدر فروش درکار ہوں یا اس جلسہ کی روشنی میں جس قدر تیل صرف ہو وہ
 سب اپنی پاس سے صرف کر دے گا پس اگر مقدار اور وصف اون چیز و مخارج جو نگویاں یا صرف
 سے معلوم ہو جس سے اس قسم کا لکھا یا فلاں قسم کا فلاں فلاں مقامات کا فرش اور معاونہ بقدر اسوال ہے
 جیسے فی حق عہد پانی چاندنی عہد پانی سیر طعام ۴ تو یہ معاوضہ ہے اور انعقاد اس کا روزانہ ہو کر لگایا
 اور نمونہ معین ہے تو اختیار رویت ہو نہ لگایا اور اگر قسم و مقدار معلوم ہے مگر ایک معین معاوضہ ہے
 عہد ہزار روپیہ یا سوار تو یہ اجارہ ہے اور معقود علیہ فقط اثر ہے نہ وہ اشیاء یعنی اوس مکان کا خس کو
 ہو جانا یا چھپر لگنا نہ ہونا یا باغ یا کمیت کا سیر ہو نا یا کتاب یا چھپر جانا یا آدمیوں کا آسودہ ہونا
 یا روشنی کا ہونا اور اس کے نظر کے تحت فقہ میں بہت ہیں جیسے بیکر ازار روز عرفہ شہر رنگہ ویکر اسخ
 رشیم سے سید و یا یہ کتاب شیخیت سو لکھ دیہان ہونا مال ہے اور اس کو مد معلوم نہیں مگر اصل
 معقود علیہ وہی اثر ہے یعنی زنگنا سنا وغیرہ اور یہ اسوال موقوف علیہ یا آلات یا توابع معقود علیہ
 میں اور پانی پیو اور حمام من جائز کا عوض بالتفاق جائز ہے باوجودیکہ کوئی شخص یا زکرم شیا ہو اور کوئی
 زیادہ اور حمام میں بعض آدمی پانی کم گرائی میں اور جلد فارغ ہو جائی میں اور بعض آدمی دیر تک

فمنسولی شریک اجرت کا مستحق نہیں ہو سکتا جیسے زید دیکر ایک مستحق کو بیکریت مالک بنی ہر زید بیکریم کہ دوست دوست شریکین یکساں اور اگر پیر اجرت قرار پائی اس پر کسی اجرت نہ لگا اس لیے کہ بیکریم جبر میں مستحق کا مالک ہو پیر اپنے چیر کر اجرت کیونکر لے سکتا ہو (دعا) سنا جس کام کا کرنا واجب ہو اس کا اجارہ مجمع اور اجرت ساقط ہے اس لیے کہ ان کے لئے کوئی دود و بلا لگا آجارد کرے تو اجرت کی مستحق نہ ہوگی اگرچہ اولاً ان پر دود و بلا واجب نہیں کہ جو حکم بلا یا تو گویا امر واجب اور کیا ہے نہ تو لازم پر لازم جمیع اور حج اگر نہیں واجب ہو جاتا ہے ۲ زید بیکر کسی کام کا ٹھیکہ دیکر مستحق کام ہو اس قدر اجرت دیکر ایک کی گویا اس غرض سے کہ نہیں معلوم کہ سقوت ضرورت ہو تو فلاں وقت تک راضی ہو ضرور ہے اب بیکر کو کام ہو یا نہ ہو راضی لازم ہے اس لیے کہ کوئی بیکر نے یہ شرط کی ہے کہ فلاں وقت سے فلاں وقت تک ہر جہز ہونا یا کسی کا ۳ زید بیکر ٹھیکہ لیا کہ اس تمام مکان میں جس قدر چھپر یا خس کہ میان مطلوب ہونگی یا کسی ٹھیکہ کو چھپر کرنے کو یا فلاں باغ سمجھے کو یا فلاں جماعت کو ضروریات کو جس قدر پانی مطلوب ہو گایا ان مواد میں کوئی جس قدر طعام یا فلاں کتاب چھپر میں جس قدر سیار یا فلاں مکان اگر آرایش میں جس قدر فروش درکار ہوں یا اس جلسہ کی روشنی میں جس قدر تیل صرف ہو وہ سب اپنی پاس سے صرف کر دے گا پس اگر مقدار اور وصف اون چیز و مخارج جو نگویاں یا صرف سے معلوم ہو جس سے اس قسم کا لکھا یا فلاں قسم کا فلاں فلاں مقامات کا فرش اور معاونہ بقدر اسوال ہے جیسے فی حق عہد پانی چاندنی عہد پانی سیر طعام ۴ تو یہ معاوضہ ہے اور انعقاد اس کا روزانہ ہو کر لگایا اور نمونہ معین ہے تو اختیار رویت ہو نہ لگایا اور اگر قسم و مقدار معلوم ہے مگر ایک معین معاوضہ ہے عہد ہزار روپیہ یا سوار تو یہ اجارہ ہے اور معقود علیہ فقط اثر ہے نہ وہ اشیاء یعنی اوس مکان کا خس کو ہو جانا یا چھپر لگنا نہ ہونا یا باغ یا کمیت کا سیر ہو نا یا کتاب یا چھپر جانا یا آدمیوں کا آسودہ ہونا یا روشنی کا ہونا اور اس کے نظر کے تحت فقہ میں بہت ہیں جیسے بیکر ازار روز عرفہ شہر رنگہ ویکر اسخ رشیم سے سید و یا یہ کتاب شیخیت سو لکھ دیہان ہونا مال ہے اور اس کو مد معلوم نہیں مگر اصل معقود علیہ وہی اثر ہے یعنی زنگنا سنا وغیرہ اور یہ اسوال موقوف علیہ یا آلات یا توابع معقود علیہ میں اور پانی پیو اور حمام من جائز کا عوض بالتفاق جائز ہے باوجودیکہ کوئی شخص یا زکرم شیا ہو اور کوئی زیادہ اور حمام میں بعض آدمی پانی کم گرائی میں اور جلد فارغ ہو جائی میں اور بعض آدمی دیر تک

جیسے شبہ سوچنے تک متصل نہ رہت کر اور جب خبر متصل یعنی یومِ پیشہ تمام ہوا اور نہ یومِ جمعہ کے
 دو چھٹا الا اسوئی اسلیک کہ کوئی شخص راضی نہیں ہوتا صرف دو تین دن کی تو کریمین تمام یوم جمعہ کے
 تعطیل و بیک چھ یوم کامل کے بعد ایک یوم دیا جاتا ہے ایسی ہر دوسری تعطیلین مثل خید و غیرہ کے
 پھر عینہ کی طرف منسوب اور ایام سابقہ سے متعلق ہیں پس تعطیل سید الشہداء کی مجموعہ سے متعلق ہے
 اور تعطیل عید الفطر آخر یوم رمضان یا رویت ہلال پر موقوف ہے اس کے بعد تعطیلین ہیں مثلاً زید
 مقدردینی ہفتہ یا تاہر میں ابتدا میں غیر حاضر رہا بیسے شبہ سوچنے تک اس اعتبار میں تو جانے
 ہوا ہے کہ شبہ سوچنے تک دریا نہیں غیر حاضر رہا ہے دو شبہ سوچنے تک اس اعتبار میں تو جانے
 لکھتا ہے آخر یوم میں ذکر ہوا ہے آخر واول میں ذکر تھا صرف دریا نہیں ہر طرف ہو گیا تھا تعطیل
 کامل ایک یوم آخر یوم یا پنجہ نہ کر ہر طرف ہو گیا تھا تعطیل بالکل غائبی نہ رہت۔ وقت یوم متبیل تک و
 اگر وہاں منغات ہو تو کل تعطیل ورنہ بقدر قدرت اگر کی ہو لیگی۔ عید وغیرہ کی تعطیلات کو یوم
 متصل میں حاضر تھا اور اول سے کچھ غیر حاضری تو اولیہ کر تعطیل و منع نکلی جاسے۔ تقسیم حسب
 تنخواہ کا دن ایام کو اعتبار سے ہو گا جو بعد و منع تعطیلات باقی رہیں پس زید و سید و ہر بار کا کو
 ہے۔ زید و مہینہ ۲ یوم اور چار جمعہ کا چھاب ۵ یوم و ہر وقت ہو تو لاء یوہیرایا دیا جاوے اور اگر آج
 ۶ یوم غیر حاضر بھی ہے تو لاء عید و منع ہو گا شکر الہی اگر ۷ یوم ہیں ۸ دو نو طرف سے مال
 سے دو نو طرف سے عمل سے دو نو طرف سے مال و عمل سے ایک طرف سے مال و عمل سے مال و عمل اور

۱۔ جب بیک و عید الفطر
 ۲۔ جب بیک و عید الفطر
 ۳۔ جب بیک و عید الفطر
 ۴۔ جب بیک و عید الفطر
 ۵۔ جب بیک و عید الفطر
 ۶۔ جب بیک و عید الفطر
 ۷۔ جب بیک و عید الفطر
 ۸۔ جب بیک و عید الفطر
 ۹۔ جب بیک و عید الفطر
 ۱۰۔ جب بیک و عید الفطر
 ۱۱۔ جب بیک و عید الفطر
 ۱۲۔ جب بیک و عید الفطر
 ۱۳۔ جب بیک و عید الفطر
 ۱۴۔ جب بیک و عید الفطر
 ۱۵۔ جب بیک و عید الفطر
 ۱۶۔ جب بیک و عید الفطر
 ۱۷۔ جب بیک و عید الفطر
 ۱۸۔ جب بیک و عید الفطر
 ۱۹۔ جب بیک و عید الفطر
 ۲۰۔ جب بیک و عید الفطر
 ۲۱۔ جب بیک و عید الفطر
 ۲۲۔ جب بیک و عید الفطر
 ۲۳۔ جب بیک و عید الفطر
 ۲۴۔ جب بیک و عید الفطر
 ۲۵۔ جب بیک و عید الفطر
 ۲۶۔ جب بیک و عید الفطر
 ۲۷۔ جب بیک و عید الفطر
 ۲۸۔ جب بیک و عید الفطر
 ۲۹۔ جب بیک و عید الفطر
 ۳۰۔ جب بیک و عید الفطر
 ۳۱۔ جب بیک و عید الفطر
 ۳۲۔ جب بیک و عید الفطر
 ۳۳۔ جب بیک و عید الفطر
 ۳۴۔ جب بیک و عید الفطر
 ۳۵۔ جب بیک و عید الفطر
 ۳۶۔ جب بیک و عید الفطر
 ۳۷۔ جب بیک و عید الفطر
 ۳۸۔ جب بیک و عید الفطر
 ۳۹۔ جب بیک و عید الفطر
 ۴۰۔ جب بیک و عید الفطر
 ۴۱۔ جب بیک و عید الفطر
 ۴۲۔ جب بیک و عید الفطر
 ۴۳۔ جب بیک و عید الفطر
 ۴۴۔ جب بیک و عید الفطر
 ۴۵۔ جب بیک و عید الفطر
 ۴۶۔ جب بیک و عید الفطر
 ۴۷۔ جب بیک و عید الفطر
 ۴۸۔ جب بیک و عید الفطر
 ۴۹۔ جب بیک و عید الفطر
 ۵۰۔ جب بیک و عید الفطر
 ۵۱۔ جب بیک و عید الفطر
 ۵۲۔ جب بیک و عید الفطر
 ۵۳۔ جب بیک و عید الفطر
 ۵۴۔ جب بیک و عید الفطر
 ۵۵۔ جب بیک و عید الفطر
 ۵۶۔ جب بیک و عید الفطر
 ۵۷۔ جب بیک و عید الفطر
 ۵۸۔ جب بیک و عید الفطر
 ۵۹۔ جب بیک و عید الفطر
 ۶۰۔ جب بیک و عید الفطر
 ۶۱۔ جب بیک و عید الفطر
 ۶۲۔ جب بیک و عید الفطر
 ۶۳۔ جب بیک و عید الفطر
 ۶۴۔ جب بیک و عید الفطر
 ۶۵۔ جب بیک و عید الفطر
 ۶۶۔ جب بیک و عید الفطر
 ۶۷۔ جب بیک و عید الفطر
 ۶۸۔ جب بیک و عید الفطر
 ۶۹۔ جب بیک و عید الفطر
 ۷۰۔ جب بیک و عید الفطر
 ۷۱۔ جب بیک و عید الفطر
 ۷۲۔ جب بیک و عید الفطر
 ۷۳۔ جب بیک و عید الفطر
 ۷۴۔ جب بیک و عید الفطر
 ۷۵۔ جب بیک و عید الفطر
 ۷۶۔ جب بیک و عید الفطر
 ۷۷۔ جب بیک و عید الفطر
 ۷۸۔ جب بیک و عید الفطر
 ۷۹۔ جب بیک و عید الفطر
 ۸۰۔ جب بیک و عید الفطر
 ۸۱۔ جب بیک و عید الفطر
 ۸۲۔ جب بیک و عید الفطر
 ۸۳۔ جب بیک و عید الفطر
 ۸۴۔ جب بیک و عید الفطر
 ۸۵۔ جب بیک و عید الفطر
 ۸۶۔ جب بیک و عید الفطر
 ۸۷۔ جب بیک و عید الفطر
 ۸۸۔ جب بیک و عید الفطر
 ۸۹۔ جب بیک و عید الفطر
 ۹۰۔ جب بیک و عید الفطر
 ۹۱۔ جب بیک و عید الفطر
 ۹۲۔ جب بیک و عید الفطر
 ۹۳۔ جب بیک و عید الفطر
 ۹۴۔ جب بیک و عید الفطر
 ۹۵۔ جب بیک و عید الفطر
 ۹۶۔ جب بیک و عید الفطر
 ۹۷۔ جب بیک و عید الفطر
 ۹۸۔ جب بیک و عید الفطر
 ۹۹۔ جب بیک و عید الفطر
 ۱۰۰۔ جب بیک و عید الفطر

مستطیلات میں جانب افراط و تفریط سے اجتناب کرنا ہے

حالت و صورت و اعتبار میں کوئی امر خلاف قرار داد کرے پھر اس خیال سے کہ یہ اسکی
 مشکل یا فحش ہے تو نرم نہیں بلکہ تقسیم شرکت کو باطل کرتی ہے لاکسی شریک کو یا جو شرکتی صورت کے
 یہ یا فرقت یا رہن کرنا اختیار نہیں ہے جب تک دوسرے شرکا منظور نہ کر لیں اور خریدار کو مال
 پر قبضہ نہ دین اور بعد قبضہ شرکت اول فسخ ہوگی اور شری سے اسنو معاہدہ ہو سکتا ہے اسلیک
 منہج بشرط شرکت جائز ہے نہ شرکاء و عموماً استیفاء قبول کہتا ہے غیر مذہب سے شرکت نکرتے
 اسلیک کہ مفسی الی الشرائع و آتشاہ میں ذمی و شرکت کو کوہ لکھا ہے عالمگیری میں ہے کہ لفظ شریک
 مفہوم ہے کہ دو سے اور معاملات فاسد کرے تو ناجائز چونکہ غیر مذہب واسے سے خلاف شرع
 اور ضرر ہے اور خیال یہ ہوگا کہ اسکی شرکت سے اثر لازم ہو و اللہ اعلم سبب جسین و کالت نہیں شرکت نہیں
 پس و غلط گوئے کہ شرکت باقرین بلکہ استحقاق نفع کا نواز بعض مال ہوتا ہے ملبور ب المال کو خواہ
 برتجہ عمل کے جسو سفار ب کو فرو کہ بر حجبہ عثمان و دوسرے کی جیسو شرکت فی الوجود میں ان تینوں
 سے کوئی بات نہ تعلق نفع کا استحقاق نہ ہو سبب یہ ہے کہ کوہ و سور و پو قرین و لوا دیے
 پس اگر خود و دوسرے وار ہر وار کو بکر پر کچھ دعوی نہیں تو زید بکر کا نفع میں شریک ہو سکتا ہے نہیں
 بلکہ نفع میں مال اور نسبت کا اعتبار نہیں بلکہ اول ضمان بعد از ان شرط جبر و حجاب ایضاً کرد و
 شریکوں میں یہ قدر پایا کہ مال یا روپیہ قرین لیا جائیگا او میں نہ چھام یا نصف کا مناسب ہوا گا کہ دوسرے
 اس صورت میں نہ بقیہ ضمان و بکر بقیہ ضمان نفع پایا گا جو بعد شرط اسکا نواز ہو چھوڑے گا اور اگر نواز نہ ہو
 زید کا مال سہ ہونے میں چار گشتہ ہو گا اور بکر کا مال پچاس روپیہ اور غنت دو گشتہ ہو میرے ہے اور نفع
 یا ہم برابر قرار پایا تو جائز ہے نہ شک و عہد کا اعتبار ہے گر جبکہ روپیہ میں ضمانت شلار ہو
 بکر سور و پو قرین مال اور زید پچہ پتر کا اور بکر پچیس کا دوسرے وار اور ضامن ہوا تو اس صورت میں بکر
 ہر وار زید کا نفع سے ضرر نہیں اگر عہد اسکا خلاف ہو وہ معتبر نہیں نہ شک مال میں دوسرے وار
 تو نفع بقیہ و مرداری ہوگا و عہد بلکہ نقصان بقیہ مال ہے و حجاب یعنی اگر تجارت میں
 نقصان جیسو نفع خواہ برابر ہو خواہ بیش و کم گر نقصان مال پر تقسیم ہوگا جیسو زید کا سور
 بکر کا پچاس روپیہ بقیہ و عہد نقصان زید پر اور ایک حصہ بکر پر عائد ہوگا کہ شریک اپنے شریک
 معاہدہ میں نہ جبر میں سکتا ہے نہ دوسرے کو اجرت کا مستحق ہو جائیے کہ شریک یا سور نہیں ہو سکتا مگر جو

بشرط شرکت جائز ہے نہ شرکاء و عموماً استیفاء قبول کہتا ہے غیر مذہب سے شرکت نکرتے
 اسلیک کہ مفسی الی الشرائع و آتشاہ میں ذمی و شرکت کو کوہ لکھا ہے عالمگیری میں ہے کہ لفظ شریک
 مفہوم ہے کہ دو سے اور معاملات فاسد کرے تو ناجائز چونکہ غیر مذہب واسے سے خلاف شرع
 اور ضرر ہے اور خیال یہ ہوگا کہ اسکی شرکت سے اثر لازم ہو و اللہ اعلم سبب جسین و کالت نہیں شرکت نہیں
 پس و غلط گوئے کہ شرکت باقرین بلکہ استحقاق نفع کا نواز بعض مال ہوتا ہے ملبور ب المال کو خواہ
 برتجہ عمل کے جسو سفار ب کو فرو کہ بر حجبہ عثمان و دوسرے کی جیسو شرکت فی الوجود میں ان تینوں
 سے کوئی بات نہ تعلق نفع کا استحقاق نہ ہو سبب یہ ہے کہ کوہ و سور و پو قرین و لوا دیے
 پس اگر خود و دوسرے وار ہر وار کو بکر پر کچھ دعوی نہیں تو زید بکر کا نفع میں شریک ہو سکتا ہے نہیں
 بلکہ نفع میں مال اور نسبت کا اعتبار نہیں بلکہ اول ضمان بعد از ان شرط جبر و حجاب ایضاً کرد و
 شریکوں میں یہ قدر پایا کہ مال یا روپیہ قرین لیا جائیگا او میں نہ چھام یا نصف کا مناسب ہوا گا کہ دوسرے
 اس صورت میں نہ بقیہ ضمان و بکر بقیہ ضمان نفع پایا گا جو بعد شرط اسکا نواز ہو چھوڑے گا اور اگر نواز نہ ہو
 زید کا مال سہ ہونے میں چار گشتہ ہو گا اور بکر کا مال پچاس روپیہ اور غنت دو گشتہ ہو میرے ہے اور نفع
 یا ہم برابر قرار پایا تو جائز ہے نہ شک و عہد کا اعتبار ہے گر جبکہ روپیہ میں ضمانت شلار ہو
 بکر سور و پو قرین مال اور زید پچہ پتر کا اور بکر پچیس کا دوسرے وار اور ضامن ہوا تو اس صورت میں بکر
 ہر وار زید کا نفع سے ضرر نہیں اگر عہد اسکا خلاف ہو وہ معتبر نہیں نہ شک مال میں دوسرے وار
 تو نفع بقیہ و مرداری ہوگا و عہد بلکہ نقصان بقیہ مال ہے و حجاب یعنی اگر تجارت میں
 نقصان جیسو نفع خواہ برابر ہو خواہ بیش و کم گر نقصان مال پر تقسیم ہوگا جیسو زید کا سور
 بکر کا پچاس روپیہ بقیہ و عہد نقصان زید پر اور ایک حصہ بکر پر عائد ہوگا کہ شریک اپنے شریک
 معاہدہ میں نہ جبر میں سکتا ہے نہ دوسرے کو اجرت کا مستحق ہو جائیے کہ شریک یا سور نہیں ہو سکتا مگر جو

دیکھو کہ چیز اپنے ساتھ جو شراکت کرنا ہے اور یہ چیز اور شراکتی تجارت میں داخل کیا جائے
 جائے کہ شراکت کے لئے جو معاہدہ ہے شراکت میں شراکتیں اس کے لئے جو معاہدہ ہے کسی شراکت
 کو کہ انصاف نہیں رہتا بلکہ سب ایک قاعدہ کو فرمان پذیر قرار پاتے ہیں اور ہر شخص آخرت میں رہتا ہے
 ان کے لئے اگرچہ زمانہ سابق میں نہیں ہو سکتی مگر بعض خلفاء کا اپنی وفات میں عین ان کے لئے ہوا
 میں دوسرے کو قاضی بنانا اس امر کو ثابت کرتا ہے کہ کسی قاعدہ کا واجب العمل ہو جانا اس کی پابندی
 اور رعیت کی حد سے گزرتا ہے اور ظاہر ہے کہ خاص شراکت میں اگر کسی شراکت میں شراکت اوریت کے
 شریعہ کی بنا پر تو امر بدولت امر کے رجحانی اور وقت دوسرے شراکت کو امر قرار دینے سے ترجیح دے
 اور امر کے خلاف تجارت قائم ہے کہ اس میں کسی شراکت کی گزرتا ہے داخل نہیں ہوتی بلکہ جس میں وقت کا
 شراکت بھی ہو جائے کہ شراکت کا دینا اور مال میں برابر ہوں اور جملہ کاروبار میں شراکت میں شراکت کا وہ ہر شراکت میں
 معاوضہ میں داخل نہیں ہوتا نفع و نقصان اس میں مساوی ہو گا سہ اسمیں دونوں میں کسب
 و ضیاع میں جو دیون و دعاوی میں حیشہ تجارت عام ہوں اور میں دونوں شراکت ہو گا اور ایک
 نے اگر کہ خرید یا بیچ یا ضمانت کی یا قرض لیا یا دیا دوسرے میں یا خود مستحق ہو گا بخلاف ان میں اگر
 جو حیشہ تجارت لاول حصہ صدقہ ہے یا ان میں دیون ادا یا قرض یا ضمانت یا بدل خلع یا دین
 بنا کہ یا سیرت یا انعام وغیرہ لیا یا دیا جو معاملات ذاتی خانگی طور پر ہوں اسمیں جیسے غلام لباس
 وغیرہ خریدنا ان سے دوسرے کو کہ واسطہ نہیں مگر جب کسی وجہ سے ایک شراکت کا وہ مال جو اس تجارت
 میں شراکت کو قابل تھا کم زیادہ ہو گیا تو یہ شراکت عثمان ہے مشکل نہیں اسمیں داخل ہے
 اسمیں اختیار ہو کہ بعض انواع میں شراکت کرے اور بعض میں نہ کرے اور اگر ایک طرف سے عمل اور
 دوسرے طرف مال ہے تو اسی معاشرت کہتی ہیں اس شرط پر کہ مال مفاد پر قبضہ میں دیر یا
 جاری اور حسب قرار دیا عرف تجارت اور اس پر قسم کے تصرف کا موقع ملے پس رب المال کو یہ شرط
 کہ لیا کہ میں جو عمل میں شراکت رہوں گا یا تمام امور میری اجازت پر موقوف رہیں یا مال میرے
 قبضہ یا حفاظت میں رہے گا اور ایسی شرطیں جو نہ مال کو پوری کوشش و تدبیر سے زمین
 یا بابت تجارت سے ہوں مفاد پرست کو فاسد کرنے کا ہوں بدون شرط مالک کو کام کرے یا اپنے
 مال کی حفاظت کرے یا احتیاط کسی خاص قسم کی تجارت یا مقام وغیرہ معین کرے یا مالک بعض معاملہ

اس میں جو قبضہ مال ضمانت کی حفاظت ہو بلکہ عام تجارت اور اس کے خلاف شراکت میں اسمیں کس قبضہ میں مال کا ہونا

تجارت میں یا قرض یا مسافر وغیرہ سے منع کر دے تو جائز ہے اور شریعت میں لازم ہے مضارب اس میں ہر گز حاکم نہ ہو
شرط کرنا کہ کوئی شرط نہ ہو مگر تجارت کے مفاد کے لئے مناسبت بنا یا جائے گا مثلاً مضارب
نفع میں بحسب قرار دو شریک ہو اور نقصان اس کو نہ ہو نہیں ہاں اگر مال میں کچھ نفع ہو تو مال
نفع نقصان میں وضع ہو گا پہر کچھ تو مضارب اس میں شریک ہو ورنہ اپنی پاس سے نہ دے گا
بالتعمین مدت ہر شریک نفع ہو جائے مگر جبکہ رب المال قبل مدت یا مدت منو تو اپنی خیر
سے مضارب کو موزول کرے تو مضارب کو اختیار ہے کہ مال ہیکر وہ یہ نفع و نقصان کا حساب کر لے اور
بہ حساب وقت قبض مال اس میں اور بوقت معاملہ وکیل اور جب نفع ہو تو شریک اور مضارب
فاسد ہو تو اجیر اور منافقت کرے تو غاصب و ضامن ہر عیب مضارب اس میں ہر گز شکو
کھر میں نہ ہے تو خرید و فروخت اس مال سے رب المال کو اختیار نہیں ہے کہ کوئی چیز کم قیمت
شل سے یا زیادہ مضارب یا خود خریدے مگر مضاربیت فاسد ہو جائے تو اجرت شل دلو
جائیگی اور اگر دونوں طرف سے عمل ہو جیسے خیاط و نان پز وغیرہ یہ شرکت حلال ہے ہر ایک دوسرے
تقاضا اور اجرت کا اخذ و مستحق ہے۔ اور جو نفع قرار دین صحیح ہے۔ شریک یا غریب یا بلا عذر کام نہ کرے
تو بھی نفع کا مستحق ہے اس لیے کہ نفع عموماً ضمان مال ہے (احکام العالیہ) ایسے صورت میں چاہے کہ
شریک سے اجازت لیکر اس کی طرف سے دوسرا اجیر متعین کرے اور اگر چند آدمی کوئی مال قرض لیں
بیچا کریں تو یہ شرکت فی الوجہ ہے اس میں نفع بقدر ذمہ داری ہو اور ہر ایک دوسرے کا وکیل ہے مسئلہ
سباح بالوین شرکت جائز نہیں جیسو جنگل کا گھاس شکار۔ دریا کی چلیاں کیونکہ یہ کسی کے
ملک نہیں اور تقسیم حق قابض کا متعلق ہو جائے یا پھر زمین پر قبض ہو کو ایک مالین شریک کیا
اور زر حصہ بطور قرض رہا تو عمر مال مشتری کا مستحق اور مالک ہی اور زر شرکت کا ذمہ وار ہے
عمر شرکت آئیں میں زر اعت کرنا یہ ایک قسم کی شرکت ہے اور محل اسکا زمین اور زمین کو زمین
قسمین نہیں بلکہ ملک مگر سلطانی خراج یا عشر دنیا پڑتا ہو غیر ملک جو اجارے پر لیا ہو سے خواہ
ملک ہو یا کسی سے اجارے پر ہو مگر خراج وغیرہ اس میں نہ تو کسی اول و دوم میں تمام شریک یا
یعنی وقت و مقدار اجرت و تقسیم قسم منفعت وغیرہ کا لحاظ لازم ہے اور سوم میں اگر ملک ہے تو
اختیار ہے اور مستعار ہو تو اس کی لوازمات کی پابندی ہوگا ہر گز کہتے شرکت کیا ہو تو اس کی پابندی

مباح بین شرکت

[illegible]

۱۸۶۱ء کے آخر اور ستمبر کے آخر کی کو اصل نذرانہ دست - یہ پیر چوٹی کا - جسے دیکھ کر وہ بین معلوم کیا کہ یہ قلعہ گھڑی کی طرح تعمیر کیا گیا ہے۔

